ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ:- نصیر احمد قمر

جلد ۵ جمعۃ المبارک ۱۹/ جون ۱۹۹۸ء شمارہ ۲۵
۲۳/ صفر ۱۴۱۸ ہجری ☆ ۱۹/ ہجرت ۱۳۷۷ ہجری شمسی

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں

"جب خدا تعالیٰ کا ارادہ کسی بات کے کرنے کے لئے توجہ فرماتا ہے تو سنت اللہ یہ ہے کہ اُس کا کوئی مخلص بندہ اضطرار اور کرب اور قلق کے ساتھ دعا کرنے میں مشغول ہو جاتا ہے اور اپنی تمام ہمت اور تمام توجہ اس امر کے ہو جانے کے لئے مصروف کرتا ہے۔ تب اس مردِ فانی کی دعائیں فیوض الٰہی کو آسمان سے کھینچتی ہیں اور خدا تعالیٰ ایسے نئے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن سے کام بن جائے۔ یہ دعا اگرچہ بعالم ظاہر انسان کے ہاتھوں سے ہوتی ہے مگر در حقیقت وہ انسان خدا میں فانی ہوتا ہے اور دعا کرنے کے وقت میں حضرت احدیّت و جلال میں ایسے فنا کے قدم سے آتا ہے کہ اس وقت وہ ہاتھ اُس کا ہاتھ نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہی دُعا ہے جس سے خدا پہچانا جاتا ہے اور اس ذوالجلال کی ہستی کا پتہ لگتا ہے جو ہزاروں پردوں میں مخفی ہے۔ دعا کرنے والوں کے لئے آسمان زمین سے نزدیک آجاتا ہے اور دعا قبول ہو کر مشکل کشائی کے لئے نئے اسباب پیدا کئے جاتے ہیں اور ان کا علم پیش از وقت دیا جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ میخ آہنی کی طرح قبولیت دعا کا یقین غیب سے دل میں بیٹھ جاتا ہے۔ سچ یہی ہے کہ اگر یہ دُعا نہ ہوتی تو کوئی انسان خداشناسی کے بارے میں حق الیقین تک نہ پہنچ سکتا۔ دعا سے الہام ملتا ہے، دُعا سے ہم خدا تعالیٰ کے ساتھ کلام کرتے ہیں۔ جب انسان اخلاص اور توحید اور محبت اور صدق اور صفا کے قدم سے دعا کرتا کرتا فنا کی حالت تک پہنچ جاتا ہے تب وہ زندہ خدا اُس پر ظاہر ہوتا ہے جو لوگوں سے پوشیدہ ہے"۔ (ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۲۳۹)

تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلاتے ہو اپنے اندر صحابہؓ کا رنگ پیدا کرو

صحابہ رسولؐ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام احکام کو پوری طرح تعمیل کرتے تھے۔
مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۵/ جون ۱۹۹۸ء)

لندن (۵/ جون): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے سورۃ التحریم کی آیت نمبر ۷ کی تلاوت کی اور فرمایا کہ اس آیت کے الفاظ يَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ آج کے خطاب کا بنیادی نکتہ ہے۔ یہ فرشتوں کی ایک صفت ہے۔ مامور ہمیشہ فرشتوں سے مشابہت رکھتے ہوئے وہی کچھ کرتا ہے جس کا اسے حکم دیا گیا ہے۔ مگر بعض لوگ صرف مامور ہوتے ہیں اور بعض مامور بھی ہوتے ہیں اور اولوالامر بھی۔ یعنی مامور ہونے کے لحاظ سے وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے اور اولوالامر ہونے کی حیثیت سے وہ اپنے دائرہ کے اندر رہتے ہوئے حکم دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ ضرورت پڑتی ہے کہ سلسلہ کے کارکنوں کو ان کے دائرہ کار سے متعلق سمجھایا جائے۔ مثلاً معتمد کو جو کہا جائے وہ بعینہ وہی کام کرتا ہے۔ اگر اپنے طور پر حکم دینے لگے گا تو وہ معتمد ہی نہیں رہے گا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کام فرشتوں کے قریب کام ہے یعنی انہیں جو حکم دیا جائے صرف اس پر عمل کرتے ہیں۔ اگر اس نظام کو ساری دنیا میں جماعت احمدیہ اسی طرح اپنا لے تو کسی معتمد کی سبکی کا بھی کوئی امکان نہیں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات پڑھ کر سنائے اور ساتھ ساتھ ان کی ضروری وضاحت اور تشریح بیان فرمائی۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دس ہزار صحابہ کو پہلی کتابوں میں ملائکہ لکھا ہے اور حقیقت میں ان کی شان ملائکہ ہی کی تھی۔ حضور نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے سمجھایا کہ دس ہزار صحابہ کا ملائکہ ہونا ان معنوں میں ہے کہ وہ آنحضرتؐ کے تمام احکام کی پوری طرح تعمیل کرتے تھے۔ پھر حضور علیہ السلام نے انسانی جسم کی مثال دی ہے اور بتایا ہے کہ انسانی قویٰ اگر دماغ کے اندر جو حکم دینے والا ہے اس کے حکم کی تعمیل نہ کریں تو تمام نظام مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔ اس کا

باقی صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر روزانہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ "ملاقات" کا پروگرام نشر ہوتا ہے۔ یہ پروگرام احباب کی دینی اور روحانی تعلیم و تربیت کے لئے بے حد مفید اور اہم ہے۔ مختصرات کے اس کالم میں ہم ہفتہ بھر کے پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کرتے ہیں تا کہ اگر کوئی دوست اصل پروگرام سن یا دیکھ نہیں سکے تو وہ مطلوبہ پروگرام کا حوالہ دے کر اپنے ملک کے شعبہ سمعی و بصری سے یا شعبہ آڈیو ویڈیو (یو۔ کے۔) سے اس کی ویڈیو حاصل کر سکیں۔ اس ہفتہ کے پروگرام ملاقات کا مختصر خلاصہ اپنی ذمہ داری پر ہدیہ قارئین ہے۔

ہفتہ، ۳۰/ مئی ۱۹۹۸ء:

حضور انور کے ساتھ آج بچوں کے ساتھ ریکارڈ کی گئی کلاس براڈکاسٹ کی گئی۔ حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا اور ایک بچی نے سورۃ النور کی آیات ۵۵ تا ۵۸ کی زبانی تلاوت کی اور زبانی ترجمہ کی کوشش بھی کی لیکن کبھی کبھی کاغذ کی طرف دیکھنا پڑتا تھا۔ حضور نے ساری کلاس کو ہدایت فرمائی کہ تلاوت اور ترجمہ زبانی ہونے چاہئیں۔ لیکن اگر ترجمہ ضرورتاً دیکھ لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

اس کے بعد خلافت راشدہ پر تقریر کی گئی۔ بعدہ ایک نظم سنائی گئی۔ ایک اور تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کے اجراء کے موضوع پر کی گئی۔ اور آخر میں سوال کئے گئے۔ اور انگریزی میں نظم بھی سنائی گئی۔

اتوار، ۳۱/ مئی ۱۹۹۸ء:

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ انگریزی بولنے والے نوجوان جو مختلف یونیورسٹیوں سے مختلف مضامین کے طلباء تھے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے اور اکثر سعید الفطرت قبول احمدیت سے مشرف ہو چکے تھے۔ آج کی مجلس ایک خاص انداز لئے ہوئے تھی۔ سوال و جواب اپنی ذمہ داری پر مختصراً درج ذیل ہیں:

☆......سائنس اور ٹیکنالوجی تو روز افزوں ترقی پر ہے۔ نت نئی ایجادات سامنے آرہی ہیں تو قرآن مجید اور احمدیت آج سے دو سو سال بعد کے مسائل کیسے حل کرے گی؟۔ حضور انور نے فرمایا قرآن خدا تعالیٰ کی نازل کردہ کتاب ہے جو تمام زمانوں، تمام نسلوں کے لئے تعلیمات اور تمام مسائل کا حل لئے ہوئے ہے۔ قرآن انسانی فطرت اور نفسیات کے مطابق ہے جو کبھی نہیں بدلتیں۔ نہ قرآن کبھی بدلے گا اور نہ انسانیت کبھی بدلے گی۔ اگر تعلیمات فطرت کے مطابق ہیں تو ان میں ضرورت کے مطابق لچک ہو سکتی ہے۔ اس لئے تمام مسائل کے حل کی بنیاد قرآنی تعلیم پر رکھی جاتی ہے حالانکہ قرآن مجید کے نزول کے وقت یہ مسائل موجود نہ تھے لیکن اس کا نازل کرنے والا ان مسائل سے آگاہ تھا اور اس کے مطابق اس نے احکامات اتارے ہیں۔

☆......Genetic Engeneering کے متعلق اخباروں میں مختلف خبریں آتی رہتی ہیں اور بین الاقوامی لوگوں نے اسے رد کر دیا ہے تاہم بہت سے سائنس دان اپنے طور پر تجربات کر رہے ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں اس قسم کے تجربات انسانیت کو بہتر بنانے کے لئے جاری رہنے چاہئیں یا یہ Risky Business ہے؟۔ حضور نے فرمایا کہ میں اس بارے میں بہت کچھ کہہ چکا ہوں اور اسے Risky خیال نہیں کرتا۔ حضور نے بہت دلچسپ پیرائے میں کلوننگ کے امکانی نتائج پر سیر حاصل بحث کی اور فرمایا کہ کلوننگ کا خیال چھوڑ دینا چاہئے۔

☆......عیسائیت کے پس منظر میں سوسائٹی میں عورت کے مقام پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ کے زمانے کا پاکیزگی کا منظر آج کی عیسائی دنیا میں مفقود ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آج کی سوسائٹی کی بنیاد جواب دہی پر نہیں ہے نہ اخلاق پر ہے نہ مذہب پر ہے۔ ٹی وی پر مخرب اخلاق تصویریں دوسروں کو نقصان پہنچانے کے منصوبے، Child Abuse، عورتوں سے بدسلوکی، خود غرضی اور سینکڑوں قسم کی سفاکانہ باتیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ نتیجہ ہے قدرت کے اٹل قانون Cause اور effect کو بھول جانے کا۔

☆......ایک نوجوان نے کہا کہ میں عیسائی تھا اور اب احمدی ہو گیا ہوں۔ تو کیا یہ میری پہلے سے لکھی ہوئی تقدیر تھی، Destiny تھی یا خوش نصیبی؟۔ حضور نے فرمایا خوش نصیبی۔ اور خوش نصیبی جو خدا کی طرف سے ہو وہ اتفاق نہیں ہوتی۔ آپ کا احمدیت قبول کرنا آپ کی خوش قسمتی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کو مستحق پایا اور یہ نعمت عطا کی۔

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا

جرمنی میں ورود مسعود

مجالس عرفان اور جرمن و عرب مہمانوں کے ساتھ دلچسپ مجالس سوال و جواب، انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کے ایمان افروز پروگرام

(حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے جرمنی کے سفر ۱۴/مئی تا ۲۶/مئی ۹۸ء کی مختصر رپورٹ)

قسط سوم

جرمنی کی مرکزی ہومیوپیتھک ڈسپنسری کا معائنہ

۱۶ر مئی ۹۸ء کے روز ناصر باغ میں جرمن احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب کے اختتام پر حضور انور کچھ دیر کیلئے ناصر باغ میں قائم کی جانے والی جرمنی کی مرکزی ہومیوپیتھک ڈسپنسری میں تشریف لے گئے- اس ڈسپنسری کا قیام قریباً ایک سال قبل عمل میں آیا تھا جبکہ اِس وقت ملک بھر میں سولہ سے زائد ذیلی ڈسپنسریاں کام کر رہی ہیں- جرمنی میں ہومیوپیتھک امور کے نگران مکرم رانا سعید احمد صاحب ہیں جن کے ساتھ ان کے معاونین کی ایک ٹیم کام کر رہی ہے- انہوں نے حضور انور کو بتایا کہ صرف ناصر باغ کی ڈسپنسری میں دواؤں کی تعداد گیارہ سو سے زائد ہے اور یہاں سے قریباً پانچ سو مریض ہر ماہ استفادہ کرتے ہیں- حضور انور نے جرمنی میں ہومیوپیتھی کی ٹیم کی کارکردگی پر خوشنودی کا اظہار فرمایا- حضور انور کے دورہ کے دوران مکرم رانا سعید احمد صاحب، عبدالقادر صاحب اور ہارون بابر صاحب اپنی موبائل ڈسپنسری کی مدد سے ہر جگہ مریضوں کو ہومیوپیتھک ادویات فراہم کرتے رہے-

فیملی ملاقاتیں

۱۷ر مئی ۹۸ء کی صبح دس بجے مسجد نور فرینکفرٹ میں فیملی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری ہوا جو بعد دوپہر ختم ہوا- اس دوران پینتیس فیملیوں کے ایک صد انچاس افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا- بعد ازاں حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی اور مجلس انصاراللہ جرمنی کے سالانہ اجتماع کے اختتامی اجلاس میں شرکت فرمانے کے لئے Bad Kreuznach تشریف لے گئے-

اجتماع انصاراللہ جرمنی

۱۷ر مئی ۹۸ء کو مجلس انصاراللہ کے اٹھارویں سالانہ اجتماع کے آخری روز حضور انور نے انصار کی ٹیموں کا کبڈی کا میچ ملاحظہ فرمایا اور فٹ بال کی گراؤنڈ میں بھی تشریف لے گئے جہاں فائنل میں پہنچنے والی دونوں ٹیموں کو اول قرار دے دیا- اس کے بعد حضور انور نے مقام اجتماع پر آنے والے بہتر (۷۲) نومبائعین کو مصافحہ کا شرف عطا فرمایا اور مختلف قومیتوں کے افراد کی خواہش پر ان کے ساتھ کھڑے ہو کر تصاویر بنوائیں-

بعد میں حضور انور نے مارکی میں تشریف لے جا کر اجتماع سے اختتامی خطاب فرمایا جس کا خلاصہ قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل میں شائع کیا جا چکا ہے-

گروپوں سے اجتماعی ملاقات اور تعلیم القرآن کے متعلق اہم نصائح

مقام اجتماع سے واپس تشریف لانے کے بعد شام ساڑھے آٹھ بجے حضور انور نے مسجد نور فرینکفرٹ میں دو گروپوں سے علیحدہ علیحدہ اجتماعی ملاقاتیں فرمائیں اور انہیں اہم نصائح سے نوازا- پہلا گروپ بوزنین احمدیوں کا تھا جبکہ دوسرا لجنہ اماء اللہ جرمنی کی مجلس عاملہ کا-

حضور انور نے لجنہ اماء اللہ کی مجلس عاملہ کو قرآن کریم ناظرہ اور اس کا ترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کے بارے میں خصوصی ہدایات ارشاد فرمائیں- حضور نے فرمایا کہ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر نشر ہونے والی میری کلاسوں کی آڈیو اور وڈیو کیسٹس تیار کر کے ان سے استفادہ کیا جائے اور یہ بھی کہ ترجمہ قرآن سیکھنے کی خواہشمند ہر شاگرد اپنے نوٹس کی کاپی اِس نیت سے تیار کرے کہ وہ کاپی اس کے لئے ساری عمر کام دے گی-

حضور نے فرمایا کہ میں نے ترجمہ قرآن عربی گرامر کے تمام پہلوؤں کو سامنے رکھ کر تیار کیا ہے لیکن جب میں اُن علماء سے سوال کرتا ہوں جو جامعہ میں قرآن پڑھاتے رہے ہیں اور عرب ممالک میں جا کر عربی کی تعلیم حاصل کرتے رہے ہیں تو انہیں بھی اکثر میرے سوال کی سمجھ نہیں آتی-

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم شروع سے آخر تک پڑھنا ضروری ہے- اور جو ترجمہ قرآن سیکھنے کا عہد کرے اسے چاہئے کہ اپنی ساری زندگی کے نوٹس جمع کرنے کیلئے کاپی تیار کرے- بعض کی زندگی گزر جائے گی، بعض کے دس سال لگ جائیں گے تب کچھ حاصل ہو گا لیکن اگر آپ یہ کر لیں تو اگلی نسلوں کو سنبھال سکیں گی- پھر قرآن کا ترجمہ سیکھنے کے لئے دعائیں کریں-

حضور نے فرمایا کہ میں نے بھی ترجمہ سیکھنے کیلئے دعائیں کی ہیں- میری تعلیم القرآن کلاس میری زندگی کا ماحصل ہے- پس ترجمہ قرآن سیکھنے کے لئے اس سے فائدہ اٹھائیں- البتہ ناظرہ آپ پڑھا سکتی ہیں اُس کی کلاسیں شروع کریں-

فیملی ملاقاتیں

۱۸ر مئی ۹۸ء کی صبح دس بجے مسجد نور فرینکفرٹ میں فیملی ملاقاتوں کا پروگرام دوپہر ایک بجے تک جاری رہا- اس دوران انتیس فیملیوں کے ایک صد چوبیس افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا- بعد ازاں حضور انور نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی-

جرمنوں کے ساتھ مجلس سوال و جواب

۱۸ر مئی ۹۸ء بروز سوموار نیڈا (جرمنی) میں جرمن احباب کے ساتھ ایک کامیاب مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا جس میں ایک سو ستاسی جرمن احباب و خواتین نے شمولیت کی- حسب پروگرام حضور انور ایدہ اللہ شام چار بجے کے بعد مسجد نور فرینکفرٹ سے نیڈا کے لئے روانہ ہوئے اور قریباً پونے چھ بجے وہاں پہنچے- تقریب کے مقام پر پہنچنے پر بچوں اور بچیوں کے ایک گروپ نے جھنڈیاں لہرا کر اور جرمن زبان میں ایک ترانہ کورس میں پڑھتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا- سوا چھ بجے تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ سے ہوا- اس کے بعد Kreis Wetterrau Landrat کے نمائندے نے حضور انور کو خوش آمدید کہتے ہوئے حضور کی وسیع حوصلگی کی تعریف کی اور اپنے صوبے کی جانب سے یادگاری شیلڈ پیش کی- حضور نے بھی انہیں ایک شیلڈ عطا فرمائی- پھر شہر کے میئر کے نمائندے نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور انکے شہر کو اپنی مجلس کے لئے پسند کرنے پر حضور کا شکریہ ادا کیا- پھر یادگاری شیلڈز کا تبادلہ کیا گیا اور اس کے بعد حضور انور نے مہمانوں کے تشریف لانے پر ان کا شکریہ ادا کیا اور سوالات کرنے کی دعوت دی- اس مجلس میں کئے گئے بعض سوالات اور ان کے مختصر جوابات اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہیں :

☆ اس سوال کے جواب میں کہ کیا اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے، حضور انور نے فرمایا کہ قرآن کریم کی آیت "لآ اِکراہ فی الدّین" طاقت کے استعمال کے ہر پہلو کو ختم کرتی ہے- آنحضرت ﷺ کی زندگی میں طاقت ہمیشہ دشمنوں کی طرف سے استعمال ہوئی- مکّی زندگی میں بھی اور مدنی زندگی میں بھی ہمیشہ دشمنوں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھائی گئی لیکن آنحضور ﷺ نے کبھی خود تلوار نہیں اٹھائی حتّٰی کہ فتح مکہ کے وقت بھی نہیں جب آپؐ پر تلوار اٹھانے والا دشمن شکست تسلیم کر چکا تھا- اس لئے اگر آپ تعصب سے بالا ہو کر تاریخ کا مطالعہ کریں تو آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے گی-

حضور انور نے فرمایا کہ کونسی تلوار نے اسلام کو انڈونیشیا میں، ہندوستان میں، بنگلہ دیش اور مشرق بعید میں پہنچایا ہے؟ دراصل یہ اسلام کی سچائی تھی جس نے لوگوں کے دلوں کو فتح کیا- حضور نے فرمایا کہ بعض بنیاد پرست مسلمان اِس مغربی انداز فکر کی تائید میں ہتھیار اپنے ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ہیں لیکن آج بھی مسلمان ممالک کے ہتھیار دراصل مغربی طاقتوں ہی کے عطا کردہ ہیں-

حضور انور نے چین میں اسلام کی تعلیم کے پہنچنے کی مثال پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں تو اسلام آنحضور ﷺ کے زمانے میں ہی پہنچ گیا تھا اور وہاں کسی قسم کی طاقت استعمال نہیں کی گئی-

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اسلام کے مطابق تمام مذاہب آغاز میں خدا کی طرف سے ہی نازل کئے گئے تھے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ مذہبی لیڈروں کی بددیانتی نے خدا اور عقیدے کا غلط تصور عوام الناس کے ذہنوں میں بٹھا دیا-

☆ مسلمانوں اور عیسائیوں کے مختلف اندازِ معاشرت (کلچر) رکھتے ہوئے بھی یورپ میں اکٹھے رہنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کے نزدیک اگر مملکت سیکولر اور منصف مزاج ہو تو خواہ کتنے ہی مذہبی یا معاشرتی گروپ ہوں، وہ اکٹھے رہ سکتے ہیں- اور دراصل Culture is a growth of civilisation اور اسلام اس بات کے خلاف نہیں ہے- بلکہ اسلام صرف اس کلچر کے خلاف ہے جو غیر مذہبی ہے اور خدا کے خلاف ہے اور یہی انداز فکر عیسائیت کا بھی ہے-

حضور انور نے جرمنی میں بسنے والے احمدیوں کو نصیحت کی کہ وہ اپنے کلچر کو جرمن لوگوں اور ان کے ملک پر Impose نہ کریں کیونکہ یہ ان کے ملک کا کلچر ہے نہ کہ اسلام کا- حضور نے مزید فرمایا کہ بعض لوگ ایسے کلچر سے آئے ہیں جو اچھا نہیں ہے تو انہیں اپنے کلچر کو ختم کرنا چاہئے کیونکہ اچھے کلچر کو اپنے ملک سے یہاں لانا تو ٹھیک ہے لیکن برائیوں کو لانا ٹھیک نہیں-

☆ ایک ملک سے کسی دوسرے ملک میں جا کر بسنے والے لوگوں کی ملک کی دفاعی ذمہ داریوں کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ یہ ایک عالمی سطح کا سوال ہے- کسی بھی مملکت میں جب کئی قوموں کے لوگ آکر آباد ہو جائیں (جیسا کہ امریکہ میں ہوا ہے) تو وہ اس ملک کے شہری ہیں اور اسلام میں مملکت کے ہر شہری کو اپنی مملکت کا وفادار ہونا چاہئے اور اس بات کو بھول جانا چاہئے کہ اس کے ملک کے مدمقابل اس کے ہم مذہب ہیں یا کوئی اور- اس لئے کوئی اپنے ملک کے لئے لڑنے سے یہ کہہ کر انکار نہیں کر سکتا کہ مدمقابل اس کا ہم مذہب ہے- اگر یورپ کی تاریخ دیکھیں تو جو قومیں آپس میں برسرِ پیکار رہی ہیں وہ عیسائی تھیں لیکن ان کے درمیان یہ سوال کبھی نہیں اٹھا تھا کہ مدمقابل کا مذہب کیا ہے کیونکہ اُن کا اپنا ضمیر صاف تھا کہ دفاع کا تعلق مملکت سے ہے-

☆ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم کے بارے میں سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جب احمدیوں کو دوسرے مسلمان تکلیف پہنچاتے ہیں تو یہ بات تاریخِ مذاہب کے عین مطابق ہے- ہر مذہب کا جب آغاز ہوتا ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے- اور یہ بھی کہ جو قوم خدا کی خاطر دکھ دی جاتی ہے اللہ اس کی مدد کرتا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ ان مظالم اور روکاوٹوں کے باوجود ہم آج ہر طرف ترقی کرتے چلے جا رہے ہیں-

☆ اس سوال کے جواب میں کہ کیا جماعت احمدیہ کا ماٹو "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں" ایک تصوراتی بات نہیں ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ نہیں- کیونکہ ہم جہاں بھی گئے ہیں محبت لے کر گئے ہیں اور محبت کے ساتھ پھیلے ہیں- اور اگر ہم نفرت پھیلانے والے ہوں گے تو یہ بات ہمارے خلاف کام کرے گی- اگر ہم جرمنی میں آئے ہیں تو محبت کے ساتھ آئے ہیں- اگر نفرت کے ساتھ آتے تو زیادہ نفرت جواب میں ملتی- چنانچہ دنیا کے کئی ایسے حصوں میں جہاں

باقی صفحہ ۱۶ پر ملاحظہ فرمائیں

تبلیغ کے میدان میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ اخلاص کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ اگر پیغام پہنچایا جائے تو یہاں اچھے لوگ بے شمار مل سکتے ہیں

سورۃ فاتحہ کو صحیح تلفظ کے ساتھ اور ترجمے کے ساتھ اس کے مضامین پر غور کرتے ہوئے پڑھنے کی نصیحت، تربیت اور دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں اہم ہدایات

(جلسہ سالانہ بیلجئیم کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطاب)

(خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا، "لجنہ کے آج کے خطاب کے لئے میں ان چھوٹی چھوٹی باتوں کو دہراؤں گا جو اکثر لجنہ کے خطابات میں کہہ چکا ہوں لیکن بد قسمتی سے ان پر عمل در آمد کروانے کے لئے کوئی نگران دکھائی نہیں دیتا۔ لجنہ تقریروں کی تو عادی ہے مگر تقریروں پر عمل کرنے کی عادی نہیں۔ یہ سب سے بڑا مسئلہ ہے۔ بعض باتیں میں نے ہالینڈ میں بھی کہی تھیں۔ اگر آپ لوگ سب لجنات کو ہالینڈ والی کیسٹ سنوانے کا انتظام کر لیں تو بہت اہم پیغامات مل جائیں گے۔ اسی طرح انگلستان میں بھی لجنہ اماء اللہ کو میں نے بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر توجہ دینے کی درخواست کی تھی۔

لمبے عرصے سے میں کہہ رہا تھا مگر کوئی ایسا انتظام نہیں تھا کہ ان باتوں کو جاری کر کے دیکھ لے کہ واقعتاً ان باتوں پر عمل ہو گیا۔ اس لئے میں نے اُن سے بھی ناراضگی کا اظہار کیا تھا کہ آپ لوگ ایک معمولی بات سمجھ کر اس کو نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ ان پر عمل کئے بغیر آپ کی آئندہ نسلوں کی بنیاد درست نہیں ہو سکتی۔ مثلاً یہاں جتنی بچیاں بیٹھی ہوئی ہیں ان کو سورۃ فاتحہ صحیح تلفظ کے ساتھ اور ترجمے کے ساتھ یاد ہے کہ نہیں۔ ہاتھ کھڑا کرنے کو تو بہت سی کر دیں گی مگر سنا جائے تو بھول جائیں گی۔ حالانکہ سورۃ فاتحہ وہ سورۃ ہے جس کو ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھا جاتا ہے۔ اس کے بعد جو تلاوت ہے وہ پہلی دو رکعتوں کے علاوہ چھوڑی جا سکتی ہے لیکن سورۃ فاتحہ تو لازماً ہر رکعت میں پڑھنی ضروری ہے۔ اس کے بغیر رکعت بنتی نہیں۔ وہ سورۃ جو آپ نے دن میں کم از کم پانچ نمازوں کی ہر رکعت میں پڑھنی ہے کیسی عجیب بات ہے کہ وہ یاد ہی نہ ہو۔ یعنی اس طرح یاد نہ ہو کہ پڑھتے پڑھتے اس کا مضمون خود بخود ذہن میں جاری ہو جائے۔ پس یہ غفلت کی زندگی بسر کرنا بند کر دیں۔ اس کے نتیجہ میں کوئی بھی اصلاح کا کام نہیں کر سکیں گی۔ جو اپنی نسلوں کو نہ سنبھال سکے اس نے آئندہ نسلوں کو کیا سنبھالنا ہے۔ سورۃ فاتحہ کو اتنا ضروری قرار دیا گیا ہے، جیسے کہ میں نے بیان کیا ہے کہ ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھنی لازم ہے۔ کوئی بات ہو گی ورنہ اللہ تعالیٰ ایک بات دھر ادھر اکر آپ کو بور تو نہیں کرنا چاہتا۔ ظاہر بات ہے کہ سورۃ فاتحہ کے مضامین ہر انسان کی سوچ کے مطابق بدلتے تو نہیں مگر اپنی طرف متوجہ کرتے رہتے ہیں۔ اتنے وسیع مضامین ہیں کہ ہر نماز کی ہر سورۃ فاتحہ ایک نئے رنگ میں آپ کے سامنے ظاہر ہوتی ہے۔ حالانکہ وہی رہتی ہے۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے ؎

لو شمع حقیقت کی اپنی ہی جگہ پر ہے
فانوس کی گردش سے کیا کیا نظر آتا ہے

سورۃ فاتحہ بھی ایک ایسی لو ہے جو اپنی جگہ پر قائم رہتی ہے مگر آپ کی سوچ کا فانوس جب اس کے ارد گرد حرکت کرتا ہے اس میں سورۃ فاتحہ کے نئے نئے مضامین چمکتے ہیں۔ یہ وہ بات جو میں سمجھا سمجھا کر تھک تو نہیں گیا مگر سمجھا سمجھا کر کچھ آپ لوگوں سے مایوس ضرور ہوا ہوں کہ سمجھتے کیوں نہیں۔ اتنی اہم سورۃ کو آپ میں سے اکثریت جو اس وقت بیٹھی دیکھ رہی ہے وہ اس طرح نہیں جانتی کہ نماز میں پڑھے تو فوراً ساتھ ساتھ اس کے مضامین دل پر جاری ہوں۔ اب یہ ایک چھوٹا سا کام تھا جو بظاہر چھوٹا مگر اپنی اہمیت میں بہت بڑا ہے۔ یہ میں لجنات کو کہہ رہا ہوں مگر اس پر عمل نہیں ہو رہا۔ ایسی کوئی مشینری بنائیں، ایسا کوئی انتظام کریں کہ آپ کو (صدر لجنہ کو) یقین ہو کہ ہر بچی، ہر عورت اور ہر چھوٹا بچہ بھی جو نماز پڑھنے کی عمر کو پہنچ جائے اس کو سورۃ فاتحہ یاد کروائیں اور اتنا اس کے معنی بتائیں اور اس سلسلہ میں جو میں نے انگلینڈ میں اردو کلاس میں سورۃ فاتحہ کے مضامین بچوں کو سمجھائے تھے اگر وہ کیسٹ گھر گھر عام ہو جائے اور سب بڑے اور چھوٹے اس کو غور سے بار بار سنیں تو ان کو اتنے مضامین پتہ چل جائیں گے کہ ساری عمر کے لئے سورۃ فاتحہ ان کی ہر ضرورت پوری کرے گی۔ جب بھی کسی انسان کو کوئی ضرورت ہو۔

(اس موقعہ پر ایک بچے کے رونے کی آواز خطاب میں مخل ہوئی تو حضور انور نے فرمایا، "اب آپ دیکھیں بچے کے رونے کی آواز پھر آ رہی ہے۔ بہرحال سمجھتی ہے کہ میں مستثنیٰ ہوں۔ مجھے مخاطب نہیں کیا جا رہا اور جب بچہ شور مچاتا ہے تو صاف نظر آ جاتا ہے۔ ان کو چاہئے کہ نیچے (ہال میں) چلی جائیں۔ بچہ تو ایک ٹائم بم ہے ایک دم چل جاتا ہے اور لوگوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ کب یہ بم پھٹے گا اس لئے بہتر یہ ہے کہ بموں سے جگہ کو صاف ہی رکھیں..........")۔

پھر حضور نے خطاب کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

"میں عرض کر رہا تھا کہ لمبی تقریروں کا وقت گزر چکا ہے۔ خطبات میں جو باتیں میں کہتا رہتا ہوں ان پر عمل کریں تو کئی زندگیاں آپ کو چاہئیں ان پر سچا عمل کرنے کے لئے۔ مگر صرف یہ ایک بات جو سورۃ فاتحہ کی کہہ رہا ہوں اس پر بھی آپ عمل کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ، اگر سارے مضامین سمجھ لیں، آپ کی ہر ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ جب کوئی انسان ضرورت مند ہو وہ کسی سے کچھ مانگنا چاہے تو سورۃ فاتحہ میں اس کا حل موجود ہو گا۔ کوئی بھی مزاج ہو، کسی قسم کی حالت طاری ہو، خوشی ہو یا غمی ہو ہر مضمون کے لئے سورۃ فاتحہ اس کو الفاظ مہیا کرے گی کہ ان الفاظ میں اپنے رب سے مانگو۔ تو اتنی ضروری چیز ہے جس سے آپ غافل بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس پر توجہ دیں، اس کو ازبر کریں اور پھر سورۃ فاتحہ کی زبان عربی محسوس نہ ہو بلکہ اپنی زبان لگے۔ جو فرنچ سپیکنگ ہیں ان کو یوں لگے کہ جیسے وہ فرانسیسی زبان میں خدا سے مخاطب ہیں۔ یعنی عربی زبان کا وہ حصہ اتنا واضح اور قطعی ہو جائے کہ اپنی مادری زبان کی طرح وہ سمجھ آنے لگ جائے۔ اسی طرح ہر زبان کا حال ہے۔ یہ ممکن ہے اگر آپ بار بار سنجیدگی سے اس کی طرف توجہ کریں اور نماز پڑھتے وقت ذہن کو حاضر رکھیں کہ کیا واقعی سمجھ آ رہی ہے کہ نہیں۔ اگر نہ سمجھ آ رہی ہو تو زیادہ وقت لے لیں۔ نماز میں کھڑے ہو کر جب تک سمجھ نہ آئے لفظوں کو دہراتے رہیں۔ اور جب مختلف مضامین آپ کو سمجھ آئیں تو پھر اپنے مزاج کے مطابق جب کوئی خاص مضمون آپ کے دل پر اثر انداز ہو تو سورۃ فاتحہ کی آیات کو اس کے مطابق پڑھیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ کھڑے ہو کر مجھے کئی دفعہ نماز پڑھنے کی توفیق ملی ہے۔ حضرت مولوی صاحب کو الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ والی آیت کے بہت سے مضامین سمجھ آگئے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ ہر مضمون دوبارہ اسی آیت کو پڑھتے ہوئے ان کے ذہن میں آئے۔ بعض دفعہ وہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، اتنی دفعہ پڑھتے تھے کہ اس عرصے میں ساتھ کھڑا ہونے والا نمازی اپنی ساری نماز مکمل کر لیتا تھا۔ اور مولوی صاحب وہیں کھڑے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ، اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ پڑھ رہے ہیں۔ وہ اس لئے نہیں پڑھتے تھے کہ ان کو سمجھ نہیں آتی تھی۔ اس لئے بار بار پڑھتے تھے کہ بہت زیادہ سمجھ آتی تھی۔ صراط مُستقیم میں بے شمار لوگوں کا ذکر ہے جن کو خدا نے صراط مُستقیم عطا فرمائی۔ ان میں صالحین بھی ہیں، ان میں شہداء بھی ہیں، ان میں صدیقین بھی ہیں، اور انبیاء بھی ہیں اور صراط مستقیم پر چلنے والوں کی اتنی قسمیں ہیں کہ اگر ان میں سے ہر قسم کے حالات پر غور کریں کہ اے خدا میں یہ مانگ رہا ہوں، میں یہ بھی مانگ رہا ہوں تو ہر نماز مولوی شیر علی صاحب کی نماز بن جائے گی، نہ ختم ہونے والی۔ لیکن ہماری مصروفیتوں کی وجہ سے اور دوسرے کاموں کی وجہ سے اتنا وقت تو نہیں ہوتا کہ ایک ہی نماز میں ان ساری باتوں کو دہرا لیں، مگر الگ الگ نمازوں میں ان کو دہرا لیا جا سکتا ہے۔ کبھی ایک بات پر زور دے کر کسی آیت کو سمجھیں اور دعا کریں کبھی دوسری آیت پر زور دے کر اس آیت کو سمجھیں اور دعا کریں۔ یہ ایک چھوٹا مگر بہت بڑا پیغام ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ لجنہ اماء اللہ توجہ سے سن رہی ہو گی اور اس پر عمل کا ارادہ بھی کیا ہو گا۔ تو آئندہ جب میں آؤں تو اس وقت پتہ چلے گا۔ لیکن اگر اس سے پہلے صدر لجنہ اماء اللہ باقاعدہ ایک ایک ممبر لجنہ کا جائزہ لے کر یہ رپورٹ کیا کریں کہ کتنوں کو سورۃ فاتحہ کا مضمون سمجھنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے، کتنی ہیں جو سمجھ چکی ہیں۔ تو چھوٹی سی رپورٹ میں مجھے بہت کچھ مل جائے گا۔ بجائے اس کے کہ تیس چالیس صفحے کالے کئے جائیں جن کا مجھے کوئی بھی فائدہ نہ ہو۔ یہ چھوٹی سی خبر مجھے ملے تو میرا دل اس سے بہت راضی ہو گا۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اس کی طرف توجہ کریں گی۔

دوسرے ایک اور بات ہے تبلیغ سے متعلق۔ کل آپ نے ایک نظارہ دیکھا ہے۔ وہی لوگ گھیر گھار کر لائے جاتے ہیں جن کو سلسلہ کی الف ب نہیں پتہ اور اپنی طرف سے گھیرنے والے اپنے نمبر بناتے ہیں کہ دیکھو ہم تیری تبلیغ کر رہے ہیں۔ حالانکہ میرے ہاں نمبر بنانے کا تو کوئی بھی فائدہ نہیں۔ نمبر تو اللہ کے گھر بنیں تو پھر فائدہ ہو گا۔ اور اللہ جانتا ہے کہ کیسی تبلیغ کی گئی ہے۔ کتنی تبلیغ کی گئی ہے۔ کل کے سوال و جواب کی مجلس میں میں نے یہی اندازہ کیا ہے کہ یہاں تبلیغ نام کی کوئی چیز نہیں ہے۔ محض ایک شور ڈالا جا رہا ہے۔ جب میں آتا ہوں تو لوگ اکٹھے کر کے دِکھا دئے جاتے ہیں یا اس سے پہلے پہلے تبلیغ کا کام کرنے والوں نے رپورٹوں کے ذریعے مجھ پر بہت اثر ڈالا ہوتا ہے کہ اس وقت ساری جماعت ایک طرف اور ہم ایک طرف اور ہماری تبلیغ دیکھو اتنا بڑا پھل لا رہی ہے۔ ان کو میں نے بارہا توجہ دلائی ہے کہ آپ کی تبلیغ کے دو دروازے ہیں ایک اندر کی طرف کھل رہا ہے، ایک باہر کی طرف کھل رہا ہے۔ اندر آنے والے زیادہ دیر جماعت میں نہیں ٹھہرتے۔ وہ آئے ایک طرف سے اور باہر دوسری طرف سے نکل جاتے ہیں۔ یہ کوئی تبلیغ نہیں۔ یہ چیز اللہ دیکھ رہا ہے۔ اس لئے مجھے بیکار خوش کرنے کا کیا فائدہ، میں تو ایک عاجز ناکارہ انسان ہوں۔ میں آپ کو کچھ بھی نہیں دے سکتا۔ دینے والا اللہ ہے، وہی جزاء دیتا ہے اور وہی سزا بھی دیتا ہے۔ اگر اس طرح ایک قسم کے دھوکے سے کام لیا جائے خواہ آپ کی نیت کچھ اور ہو اور دھوکہ دینا نہ بھی ہو تو اس آپ کی کوشش کی حقیقت کو اللہ ضرور سمجھتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ یہ کوئی تبلیغ نہیں۔ تبلیغ وہ ہے جس کے نتیجے میں آپ کی جماعت نئے آنے والوں سے بھر جائے۔ ان کے اندر جذبہ

ہو۔ان کے اندر ولولہ ہو۔وہ آگے بڑھ کر نیک کاموں میں حصہ لیں۔ ساری جماعت کے ہاتھ بٹائیں۔اگر ایسا ہوتا تو بھلا یہ چھوٹا سا ہال آپ کے کام آسکتا تھا؟ اتنا سا ہال تو شور مچانے والے بچوں سے ہی بھر جاتا پھر بھی چھوٹا پڑ جاتا۔ تو آپ لوگ ان نتیجوں کو کیوں نہیں دیکھتیں۔ نتیجے سے انسان کو اپنی کوشش کا پتہ لگنا چاہئے۔ اگر فٹ بال کے میدان میں جتنا مرضی آپ زور لگائیں ، خوب کھیلیں، اِدھر سے اُدھر فٹ بال کو اچھالیں مگر گول نہ ہو تو اس کھیل کا کیا فائدہ۔ گول ہو تو فائدہ ہوتا ہے۔ آپ کے ہاں گول نہیں ہو رہے۔ رپورٹوں میں یہ دیکھا جا رہا ہے کہ اس نے اُس کو پاس دیا، اُس نے اس کو پاس دیا، اتنا ہنگامہ برپا ہوا۔ بہت مزہ آیا تبلیغ کا۔ آخر پوچھو گول کتنے ہوئے؟ گول تو نہیں ہوا۔ تو اس رپورٹ کا کیا فائدہ۔ یہ محض ایک دکھاوا ہے۔ کہنے والا کہے گا کہ میں نے دکھاوے کی خاطر نہیں کیا۔ مگر اللہ جانتا ہے کہ حقیقت میں یہ دکھاوا ہے۔ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔

اخلاص کے ساتھ پیار و محبت کے ساتھ اگر پیغام پہنچایا جائے تو یہاں اچھے لوگ بے شمار مل سکتے ہیں۔ بیلجئم اچھے نیک لوگوں سے بھرا پڑا ہے۔ صرف ان کی صحیح تلاش ضروری ہے۔ بعض دفعہ آپ کو یہ دکھائی دے گا کہ بہت سے دہریہ ہیں جو مذہب میں دلچسپی نہیں لیتے حالانکہ ان کی دہریت، ان کی شرافت اور ان کے اچھے دماغ کی وجہ سے ہے۔ جوانہوں نے مذہبی لوگوں کے ماحول یہاں کے دیکھے ہیں اور جو ان کی عقل کہتی ہے کہ خدا کو ایسا ہونا چاہئے ویسا پیغام ان کو نہیں دیا گیا۔ اس لئے وہ اپنی عقل کی وجہ سے دہریہ ہوئے ہیں اور عقل کے ساتھ لاعلمی کی وجہ سے بھی۔ کیونکہ جو خدا اُن کو دکھایا گیا وہ سچا خدا ہے ہی نہیں۔ جو خدا اسلام کا خدا ہے ، جسے مُلّاں پیش نہیں کر سکتا، جسے آج لوگ پیش کر سکتے ہیں اگر یہ خدا اُن کو دکھایا جائے تو ہرگز اُن کو اِس خدا کے تصور پر اعتراض نہیں ہو سکتا۔ میرا یہ تجربہ پہلے بھی تھا۔ کل کی مجلس میں بھی یہی ہوا کہ ایک نوجوان جو کہہ رہا تھا کہ میں صرف خدا کا قائل ہوں۔ اسکے دل میں جو کچھ بھی مذہب پر اعتراض تھے جب میں نے جواب دیا تو بڑے زور سے سر ہلا کر انہوں نے مجھے بتایا کہ میں متفق ہو چکا ہوں۔ بالکل یہی بات درست ہے۔ اسی طرح انگلستان میں سوال و جواب کی مجالس میں مجھے بہت سے دہریوں سے بھی رابطہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر ان کی دہریت دل کی گندگی کی وجہ سے نہ ہو، صاف پھٹی (تختی) ہو جس پر کچھ نہ لکھا گیا ہو تو جب ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کا علم دیا جاتا ہے جیسا کہ حق ہے تو ضرور تسلیم کرتے ہیں۔ اور بعض بڑے بڑے دانشور جو ان مجالس میں آتے ہیں اور خواہ وہ اتنا خدا تعالیٰ کو مانیں یا نہ مانیں کہ ان کی زندگی کی روش بدل جائے مگر ذہنی طور پر قائل ضرور ہو جاتے ہیں۔

پس اس وجہ سے یہ خیال آپ کی راہ میں روک نہ ڈالے کہ لوگ بہت سے دہریہ ہیں۔ ان دہریوں میں ہی آپ کو بہت شریف لوگ مل جائیں گے۔ بہت اچھے سمجھدار ، عقل والے لوگ ملیں گے۔ ان سے ان کی عقلوں کے مطابق بات کریں اور اگر وہ بات آپ کو نہیں کرنی آتی تو اس زمانے میں تو جماعت احمدیہ کی طرف سے اتنا لٹریچر ہے ، اتنی ویڈیوز ہیں ، اتنی کیسٹس ہیں کہ دنیا کے اکثر سوالات کے جوابات خواہ وہ کسی پہلو سے کئے گئے ہوں سائنس کی رُو سے یا فلسفے کی رُو سے یا اقتصادیات کی رُو سے کسی پہلو سے بھی کئے گئے ہوں، اُن کے جواب قرآن کریم میں موجود ہیں، میں دے چکا ہوں ، بار بار دے چکا ہوں۔ ان کے تمام پہلوؤں کو بیان کر چکا ہوں تو کیوں نہیں آپ لوگ ان کیسٹس کو اپنے گھروں میں رکھتیں۔ مگر پہلے خود تو سنیں۔ اُن کیسٹس کو سن کر غور کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ واقعۃً دل کی تسلی والے جواب موجود ہیں۔ جب آپ کو یقین ہو جائے گا کہ جواب موجود ہیں پھر آپ میں تبلیغ کا ولولہ بھی پیدا ہو جائے گا۔ اس کے بغیر جب اپنی طرف سے کسی کو پیغام پہنچانے کی کوشش کریں گی تو وہ آپ کی باتوں کو سن کر مطمئن نہیں ہو گا۔ اور آپ کا دل بھی اکھڑ جائے گا۔ اس لئے جس طرح بات میں سمجھا رہا ہوں اس کو سمجھیں۔ آپ پہلے خود اپنی تربیت کے لئے ان ویڈیوز اور آڈیو کیسٹس کو سننا شروع کریں جن میں اس دور کے تبلیغی مسائل ہیں۔ عیسائیوں ، دہریوں، یہودیوں ، مسلمانوں کو جو احمدی نہیں ہیں ان کو تبلیغ کرنے کے لئے کیا کیا ضرورتیں ہیں ، کیا کیا مسائل ہیں جن کا آپ کو علم ہونا چاہئے۔ اگر ان مسائل کا آپ کو علم ہو گا تو آپ کے دل میں ایک ولولہ پیدا ہو گا، ایک جوش پیدا ہو گا کہ آپ دوسروں کو بھی یہ مسائل بتائیں اور سمجھائیں۔

پس تبلیغ کے میدان میں بہت کچھ کرنے کی ضرورت ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی ایک کمیٹی بیٹھ جانی چاہئے جو گھر گھر کا جائزہ لے، ہر گھر میں تبلیغی کیسٹس ہونی چاہئیں اور یہ جائزہ لینا چاہئے کہ وہ گھر والے ان کیسٹس سے فائدہ بھی اٹھا سکے ہیں کہ نہیں۔ اگر وہ فائدہ اٹھا چکے ہیں تو پھر آپ ان کو روکیں بھی تو انہوں نے ضرور تبلیغ کرنی ہے کیونکہ جن کو خود بات کی سمجھ آجائے وہ آگے سمجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر اس معاشرے سے آپ نے ڈر کر زندگی گزاری اور یہ سوچا کہ اس مصیبت میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے ۔ اچھے تعلقات ہیں بس اسی طرح رہنے دو۔ تو آپ ہزار سال بھی یہاں رہیں گی تو اسلام کا پیغام نہیں پہنچا سکیں گی۔

مردوں نے جو کام نہیں کیا عورتیں کر کے دکھائیں۔ بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں جب مردوں کی بجائے عورتوں کو بلانا پڑتا ہے اور اسلام کے پہلے زمانے میں جنگوں میں بھی ایسے واقعات گزرے ہیں جب مردوں کے پاؤں اکھڑے ہیں تو عورتیں آگے بڑھی ہیں۔ بعض عورتوں نے اپنے خیموں کے ڈنڈے اکھیڑ لئے اور اپنے بھاگتے ہوئے مَردوں پر جھپٹیں، تم ہوتے کون ہو اسلام کی خاطر جہاد ہو اور پیٹھ دکھاؤ۔ تم نے ہمارے ناک بھی کاٹ دئے ہیں۔ چنانچہ عورتوں کے ڈنڈے اپنے مردوں پر برسے۔ وہ مجبور ہو گئے واپس دوڑنے پر اور وہ جہاد کا میدان جو بظاہر ہارا ہوا تھا وہ جیت گئے۔ تو آج بھی مجھے ان باتوں کو دہرانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ مجھے یاد کروانا پڑتا ہے کہ آپ کی تاریخ بہت عظیم ہے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانے میں خواتین نے بہت اونچے مقامات حاصل کئے تھے ان سب کو آپ بھی حاصل کریں اور اپنے مَردوں کو ایک طرف چھوڑ دیں۔ خود تبلیغ میں آگے جائیں اور مَردوں کو دکھا دیں کہ اس طرح تبلیغ ہوتی ہے۔ اگر عورتیں یہ کام سنبھال لیں تو مجھے یقین ہے کہ مردوں کو بھی شرم آئے گی۔ یہ ترکیب ایک فرضی ترکیب نہیں ہے۔ میں اسے استعمال کر چکا ہوں۔ میں نے اس سے پہلے بعض ملکوں میں یہی ترکیب استعمال کی ، ان کی کایا پلٹ گئی۔ بعض ملک ایسے تھے جن میں پہلے سال میں چند ہزار سے زیادہ بیعتیں نہیں ہوا کرتی تھیں۔ واقعتاً بعض ایسے ممالک تھے جن میں سال میں ہزاروں تو نہیں ، ہزاروں کیا چند سو بیعتوں سے زیادہ نہیں ہوتی تھیں۔ اور لمبے عرصے تک میں ان کو یاد کرواتا رہا کہ خدا کا خوف کرو، اٹھو ہمت کرو۔ مانتے ہی نہیں تھے۔ پھر میں نے ان کی عورتوں سے کہا اٹھو اور ڈنڈے اپنے ہاتھوں میں اٹھا لو اور تبلیغ شروع کرو۔ انہوں نے چند قدم ہی اٹھائے تھے کہ مرد جاگ گئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جہاں سال میں چند سو سے زیادہ بیعتیں نہیں ہوتی تھیں وہاں کئی لاکھ بیعتیں ہونے لگ گئیں۔ علاقوں کے علاقے جو احمدیت کے نام سے خالی پڑے تھے وہ احمدیت کے ذکر سے بھر گئے ہیں۔ اور ہر طرف ایک شور برپا ہے احمدیت کے پھیلاؤ کا۔ تو یہ ہو سکتا ہے۔ یہ وہم دل سے نکال دیں کہ یہ نہیں ہو سکتا۔ جب آپ کو یہ یقین ہو کہ یہ کام ہو ہی نہیں سکتا، ہم نے پھیلنا ہی نہیں۔ بیلجئم بہت بڑا ملک ہے بیلجئم کے لوگ اخلاق سے بہت دور جا چکے ہیں۔ اگر یہ یقین کر کے آپ کام کریں گی تو کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا۔ اگر یہ یقین ہو کہ اللہ کی مدد ہو تو کچھ بھی ناممکن نہیں تو آپ کی کوششوں کو ضرور اچھے پھل لگیں گے۔

آپ کا یہ وہم بھی دل سے نکل جانا چاہئے کہ آپ اللہ کی زیادہ پیاری بندیاں ہیں، بیلجئم کی عورتیں اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔ خدا کے سب بندے خدا کے نزدیک برابر ہیں اور اس وجہ سے سب کی بھلائی چاہتا ہے۔ اور بیلجئم کی عورتوں میں بھی ضرور ایسی نیک بندیاں ہیں جن کو اگر خدا کا پیغام صحیح طریقے سے ملے تو بڑی تیزی سے وہ خدا کی طرف جائیں گی۔ یہ میرا تجربہ یورپ کی نئی احمدی خواتین کے متعلق ہے۔ غلطی سے یہ سمجھا جاتا تھا کہ یورپ تو آزاد ہے اپنے اقدار، اپنے اخلاق، اپنے کردار کے لحاظ سے بہت سی بد اخلاقیوں میں مبتلا ہے اس لئے ان کی عورتیں اسلامی شعار کے مطابق اپنی پاکیزگی کی حفاظت کرنا نہیں سیکھ سکتیں۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔ اب تک میرا تجربہ یہ ہے جنہوں نے واقعتاً سمجھ کر اسلام کے پیغام کو قبول کیا ہے وہ اپنی حفاظت کرتی ہیں اور اپنی پاکیزگی کو بچانے کی صلاحیت رکھتی ہیں اور بہت سی ایسی عورتوں سے بہتر نمونہ دکھاتی ہیں جو پیدا احمدیت میں ہوئی تھیں۔ اس لئے غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں کہ گویا آپ ہی ہیں جو پردہ کر سکتی ہیں، آپ ہی ہیں جو اپنی حفاظت کر سکتی ہیں۔ بات اس کے برعکس بھی ہے۔ جو پاکستان سے ، ہندوستان سے ، بنگلہ دیش سے آنے والیاں ہیں ان کے لئے یہ خطرہ ہے کہ وہ سمجھتی ہیں کہ ان کی حفاظت ہو رہی ہے مگر رفتہ رفتہ وہ اس معاشرے سے متاثر ہو رہی ہیں۔ ان کو اچھا لگتا ہے پردے اتار کر باہر نکلنا۔ بعض ایسے خاندان ہیں جو احمدیت سے دور ہی نکل گئے کیونکہ ان کو شرم آتی تھی پردے سے۔ تو کوئی پتہ نہیں آپ کے اندر کیا چیز چھپی ہوئی ہے۔ جو کچھ بھی چھپا ہوا ہے جب یہ باہر نکلے گا تو پھر اس کی شکل دیکھیں گے۔ ابھی تک تو آپ نے اس کو دبا کر رکھا ہوا ہے۔ لیکن وہ عورتیں جو مغرب سے تعلق رکھتی ہیں ان کے اندر کچھ بھی چھپا ہوا نہیں۔ جو کچھ مغربی تہذیب نے ان کو لاابالی پن عطا کیا تھا، بے پرواہی دی تھی اس کے باوجود جب وہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ اپنی حفاظت کرتی ہیں اور اچھی اسلامی قدروں پر قائم ہو جاتی ہیں تو وہ بالکل سچی ہیں اور یہ ایک گہرا انقلاب ہے جو برپا ہو رہا ہے۔ تو یہ عورتیں نمونہ ہیں اس بات کا کہ باقی مغربی دنیا کی عورتیں بھی یہ صلاحیت رکھتی ہیں۔ وہ مجالس میں خواہ بڑے بڑے سوال کریں، عورتوں مردوں کی برابری، پردے کے خلاف جتنی مرضی باتیں کریں اگر انہیں صحیح طور پر اللہ پر ایمان ہو جائے تو انکا دل اس بات پر قائل ہو جائے گا کہ ان کا پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔ جب تک وہ پاک نہ ہوں اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش نہیں کر سکتیں۔ ان کا دل ہی اٹھ جاتا ہے اس معاشرے سے۔

پس اس پہلو سے آپ لوگوں کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ یہاں کے لوگوں میں سچی صحیح تبلیغ پیار و محبت سے کریں اور ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت داخل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ مل گیا تو پھر ان کو آپ کی کوئی احتیاج نہیں ، کوئی ضرورت نہیں کہ وہ آپ ہی کے ہاتھ پکڑے رکھیں۔ ان کو اللہ مل جائے اور یقین ہو جائے کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے تو پھر آپ کو اُن کی انگلیاں پکڑنی پڑیں گے۔ وہ آپ سے آگے اور تیز رفتاری سے آگے بھاگیں گی۔ پس یہ باتیں جو تبلیغ کے سلسلہ میں میں کہہ رہا ہوں ان پر بھی عمل درآمد کے لئے ایک انتظام کی ضرورت ہے۔ وہ انتظام لجنہ کا کام ہے۔ وہ ایسی کمیٹیاں بنائے جو ان باتوں کو سمجھے ، سنے۔ تبلیغ کے تعلق میں جو میں نے آڈیوز ویڈیوز میں کہا ہے اس پر غور کریں اور پھر گھر گھر جائزہ لیں کہ واقعۃً عورتوں میں تبدیلی ہو بھی رہی ہے یا نہیں۔ تبدیلی نظر آجائے گی۔ یہ سارے لوگ جو آپ کے سامنے بیٹھے ہیں ان میں اگر تبدیلی آئی تو چہرے بتائیں گے ، ان کی پیشانیاں بولیں گی، ان کی کیفیتیں بدل جائیں گی۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ دل میں خدا ہو اور چہرے پر نہ ہو۔ اس لئے جن چہروں پر خدا دکھائی نہ دے ، جن پر صاف ان کے رجحانات نظر نہ آئیں ان کے متعلق فکر کریں۔ اور یہ ساری باتیں ان میں داخل کرنے کی کوشش کریں۔ خواہ آپ میں طاقت تھوڑی ہو تو تھوڑا تھوڑا کام شروع کریں۔

میں نے اس کے لئے ایک نیا نظام تجویز کیا تھا کہ ہر جماعت میں سے کچھ لجنہ والیاں ایسی آپ چن لیں جو پہلے سے قریب ہوں۔ یعنی جماعت کے اور خدا تعالیٰ کے پہلے ہی کچھ قریب ہوں۔ ان کے اندر نیکی پائی جائے۔ ان پر یہ کیسٹس اچھی طرح بار بار استعمال کریں۔ جب آپ دیکھ لیں کہ ان کو خوب سمجھ آگئی ہے تو آپ کو ہر شہر میں ایک یا دو معلّمہ خواتین مل جائیں گی اور تین یا چار بھی ہو سکتی ہیں۔ جتنی آپ کو خواتین ملیں گی جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ دل کا اطمینان نصیب ہو جائے ان کی توجہ دوسری باتوں سے ہٹ جائے گی۔ ان کو مزہ اس بات میں آئے گا کہ

باقی صفحہ ۹ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

نیک کی صحبت اپنے اندر ایک غلبہ رکھتی ہے

وہ لوگ جو فرشتوں کے نزول کے عادی ہوں، جن کی مجالس پاک ذکر سے بھری ہوئی ہوں، وہ ایک لمحہ کے لئے برداشت کیسے کر سکتے ہیں کہ ان مجالس کی طرف بھی رجوع کریں جہاں ذکر الٰہی کی بجائے دین پر گند اچھالا جاتا ہو

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ یکم مئی ۱۹۹۸ء بمطابق یکم ہجرت ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام بیت السلام، برسلز (بیلجئم)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿يٰا اَيّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوامَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (سورة التوبه آيت ۱۱۹)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے مومنو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کی جماعت کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ اس آیت کے مضمون کو چھیڑنے سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آج چار بجے جماعت احمدیہ جرمنی کی ۱۷ ویں مجلس شوریٰ ہمبرگ میں منعقد ہو رہی ہے جو انشاء اللہ تین دن جاری رہے گی اور انکی یہ خواہش تھی کہ میں ان کی مجلس شوریٰ کو بھی اسی بیلجئم کے اجلاس میں شامل سمجھ کر ان سے بھی مخاطب ہوں۔ اسی طرح جماعت احمدیہ سویڈن کی مجلس شوریٰ بھی آج ہی منعقد ہو رہی ہے اور ان کی خواہش تھی کہ اگر ہمیں مخاطب نہ کر سکیں تو کم از کم ہمارا نام ضرور لے دیں تا کہ ساری دنیا میں ہمارے لئے دعا ہو جائے اور انشاء اللہ مجلس شوریٰ آپ کی پہلی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے ہی بہترین روایات کے مطابق منائی جائے گی۔

جماعت احمدیہ میں مجلس شوریٰ کا نظام اب بڑھتا اور پھیلتا چلا جا رہا ہے اور میری کوشش یہی ہے کہ اس شوریٰ کے نظام کو پرانی مرکزی روایات کے مطابق کروں اور یہ نہ ہو کہ ہر جگہ الگ الگ شوریٰ نئی نئی روایات کے ساتھ منعقد ہو رہی ہو۔ آج ہی مثلاً جرمنی سے یہ اطلاع ملی ہے کہ انہوں نے غالباً بہت لمبا ایجنڈا بنایا ہوا تھا اس لئے بجائے اس کے کہ سب کمیٹیاں بنائی جاتیں ان کا خیال تھا کہ سارا ہاؤس یعنی پورے کے پورے حاضرین بیک وقت سارے مشوروں پر غور کریں۔ اب یہ ایک Innovation ہے، ایک بدعت ہے جس کا آغاز جرمنی جیسے اچھی کارکردگی والے ملک سے ہونے لگا تھا۔ تو الحمدللہ کہ میں نے اس سے پہلے ان کی شوریٰ کے ایجنڈا اور ان کے پروگرام کے متعلق معلومات حاصل کر لیں اور ان کو فوری ہدایت دی کہ ہر گز ایسا نہیں ہوگا۔ آپ کی مجلس شوریٰ دنیا میں منعقد ہونے والی تمام مجالس شوریٰ کے مطابق ہی ہوگی۔ الحمدللہ کہ انہوں نے فوری طور پر اس بات کی درستی کر لی ہے۔

ان کی شوریٰ میں جو ایجنڈا پیش ہے وہ بہت ہی غیر معمولی طور پر ایسے پروگراموں پر مشتمل ہے جو بہت زیادہ روپیہ بھی چاہتے ہیں کیونکہ جہاں تک میں نے غور کیا ہے وہ ایجنڈا ایسا ہے کہ جب تک غیر معمولی طور پر روپیہ خرچ نہ کیا جائے اس پر عمل درآمد ہو ہی نہیں سکتا اور جماعت جرمنی کا یہ حال ہے کہ پچھلے ایک دو سال سے ان کے چندوں میں کمی آ رہی ہے یعنی جو باقاعدہ چندے ہیں ان میں کمی واقع ہو رہی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں ایسے تاجر اور دوسرے اچھا کام کرنے والے امیر لوگ ہیں جو اگر اپنے بجٹ کو صحیح طور پر ادا کریں، وصیت ہی کا حصہ اگر پورا ادا کیا جائے تو جماعت جرمنی کی حالت پہلے سے بہت بہتر ہو سکتی ہے۔ (اس موقعہ پر لاؤڈ سپیکر میں آواز کی خرابی ظاہر ہونے پر حضور نے فرمایا: "یہ آپ کا لاؤڈ سپیکر کچھ خراب ہے۔ ذرا بھی میں اِدھر اُدھر منہ کروں تو پھر یہ آواز نہیں اٹھاتا اور یہی بیماری ہمیشہ سے لائوڈ سپیکر کے نظام میں چلی آتی ہے۔ باربار میں سمجھاتاہوں، باربار اسی مصیبت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یا تو سیدھا اکڑ کر بیٹھ جاؤں اور دائیں بائیں بالکل نہ دیکھوں ورنہ آواز میں فرق پڑ جائے گا۔ اب مجھے مجبوراً یہی کرنا پڑے گا کہ سیدھا مخاطب ہو کر آپ سے بات کروں اس لئے جو احباب دائیں یا بائیں توقع رکھتے ہیں کہ میں ان کی طرف بھی دیکھوں ان سے میری معذرت ہے اس میں میرا قصور نہیں یہ آپ کے انتظام کا قصور ہے")۔ پھر اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہوئے حضور نے فرمایا: "بہرحال جماعت جرمنی کے متعلق بات ہو رہی تھی کہ میں تفصیل سے تو نہیں کہہ سکتا کہ کس حد تک ان کے اندر مالی استطاعت موجود ہے مگر میرا یہ تاثر ضرور ہے کہ جن دوستوں پر میں نظر ڈالتا ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت غیر معمولی طور پر رزق عطا فرمایا ہے۔ اگر یہ سارے لوگ اپنے حصہ وصیت کو صحیح ادا کریں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ جماعت احمدیہ جرمنی کو کچھ مالی مشکلات در پیش ہوں۔ لیکن انہوں نے بہت ہی امیدوں کے ساتھ بہت اونچا پروگرام بنایا ہے اور آمدن اتنی دکھائی نہیں دے رہی تو اس حصے کو خاص طور پر زیر غور لائیں۔ آپکی آج کی مجلس شوریٰ میں مالی امور پر خصوصی بحث ہونی چاہئے اور اس کے متعلق مجھے تسلی بخش رپورٹ ملنی چاہئے کہ آپ نے جتنے پروگرام بنائے ہیں اپنی مالی استطاعت کے مطابق بنائے ہیں ورنہ ان پروگراموں کو کچھ کم کرنا پڑے گا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی طریق تھا کہ وہ ہمیشہ کسی تجویز کو بھی اس وقت تک زیر غور نہیں لاتے تھے جب تک اس کے متعلق مالی ضروریات کا پہلے سے انتظام نہ کیا جا چکا ہو اور یہ تسلی نہ ہو کہ ان نئی تجاویز کے اوپر جتنا خرچ بھی آنا ہے وہ سارے کا سارا مہیا کرنے کے لئے مجلس شوریٰ نے الگ انتظام کر رکھا ہے، ایسی صورت میں تجاویز پیش ہوا کرتی تھیں۔ اب میرے پاس اتنا وقت تو نہیں رہا کہ ان تجاویز میں سے بعض کو میں رد کر دیتا، بعض کو نسبتاً کم کرتا مگر اب مجلس شوریٰ اور امیر صاحب کا فرض ہے کہ وہ اس پہلو سے پہلے مالیات پر غور کریں پھر مالیات کے مطابق جتنی توفیق ہے اتنے پَر پھیلائیں اور اسی نسبت کے ساتھ اپنے آئندہ سال کے پروگرام کو مرتب فرمائیں۔

جہاں تک سویڈن کا تعلق ہے دعائیہ پیغام تو ہے لیکن اس کے علاوہ یہ بھی میں گزارش کروں گا کہ جماعت سویڈن نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے پرانے دلدر دور فرما دئے ہیں اور نئے ہلکے قدموں کے ساتھ جماعت تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان کی مجلس شوریٰ میں بھی یہی پاکیزہ ماحول جاری رہے گا اور جماعت سویڈن آئندہ پہلے سے زیادہ تیز قدموں کے ساتھ ترقی کرے گی۔

اب میں آپ کے سامنے وہ مضمون رکھتا ہوں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے۔ یٰا اَیّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُونُوامَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ وَکُونُوامَعَ الصّٰدِقِیْنَ اور سچوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ یہ آیت کریمہ میں نے اس لئے منتخب کی تھی کہ اس سے پہلے خطبے میں میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ بدوں سے پرہیز کرو اور جتنا دور بھاگ سکتے ہو بدوں سے دور بھاگو اور نیکوں کی مجلس میں بیٹھو کیونکہ بدوں سے خالی بھاگنا کافی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کس طرف بھاگو۔ اگر بدوں سے بھاگو گے تو اس سے بہتر مجلس پیش نظر ہونی چاہئے اور یہی وہ مضمون ہے جسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خوب کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اسی مضمون پر بہت روشنی ڈالی ہے۔

پہلی روایت جو اس وقت میرے سامنے ہے یہ جامع الترمذی سے لی گئی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ 'عن الاغرّ ابی مسلم انه شهد علی ابی هريرة و ابی سعيد الخدری ، کہ اغرّ ابو مسلم ابو ہریرہؓ اور سعید الخذریؓ کے پاس گئے اور ان سے سوال کیا جس کے جواب میں ابو ہریرہؓ یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اسے فرشتے

اپنے جلو میں لئے رہتے ہیں ان کو رحمت الٰہی ڈھانپے رکھتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں بھی کرتا ہے۔

یہ جو آخری فقرہ ہے جو بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا کہ جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے اس پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اب ذکر الٰہی تو ایک دن رات کا مومن کا مشغلہ ہے لیکن مجلس کے طور پر اگر ذکر الٰہی ہو رہا ہو تو ایک خاص موقع بن جاتا ہے اور اسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ یہ مضمون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے اور بھی بہت سی جگہ بیان فرمایا ہے۔

میں اس طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ **وہ لوگ جو فرشتوں کے نزول کے عادی ہوں، جن کی مجالس پاک ذکر سے بھری ہوئی ہوں، وہ ایک لمحہ کے لئے برداشت کیسے کر سکتے ہیں کہ ان مجالس کی طرف بھی رجوع کریں جہاں ذکر الٰہی کی بجائے دین پر گند اچھالا جاتا ہو۔** اس لئے دونوں باتیں اکٹھی چل ہی نہیں سکتیں۔ جو لوگ ذکر الٰہی کی مجالس کے عادی ہوں ان کا وہم و گمان بھی اس طرف نہیں جا سکتا کہ بدوں کی مجلس میں بھی جھانک کے دیکھیں کہ وہ کہیں بری باتیں تو نہیں کر رہے یا کوئی اچھی بات کر رہے ہیں۔ اسلئے جو غلط فہمیاں میں نے پچھلے خطبے میں دور کی تھیں ان کو پھر میں دوبارہ آپ کے سامنے کھول کر رکھ رہا ہوں کہ اس غلط فہمی میں ہرگز مبتلا نہ ہوں کہ نیک لوگ بدوں کی صحبت کا تصور بھی کر سکتے ہوں۔

ایک اور روایت ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اَیّ جُلَسَآءِ نَا خَیرٌ۔ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول کس کے پاس بیٹھنا بہتر ہے۔ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔

اب جن لوگوں کی یہ عادت ہو کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آ رہا ہو وہ اس مجلس میں جھانک کر بھی کیسے دیکھ سکتے ہیں جن کو دیکھ کر شیطان یاد آئے۔ اس لئے دو متضاد باتیں ہیں۔ انتہائی احمقانہ خیال ہے کہ کبھی کبھی دوسروں کی مجلس میں بھی چلے جاؤ جہاں شیطان کا ذکرِ خیر چل رہا ہو۔ اس لئے خوب اچھی طرح آنحضور ﷺ کے اِن الفاظ کو سنیں۔ آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے، جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو یعنی یاوہ گوئی نہ کر رہا ہو بلکہ جب کوئی بات کرے تو تمہارے علم میں، خواہ کیسا ہی علم ہو، اس میں اضافہ ہو۔ اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ جس کے نیک عمل کے نتیجے میں تمہیں یہ خیال آئے کہ یہ تو آخرت کی تیاری کر رہا ہے میں نے کیا تیاری کی ہے۔ اس پہلو سے وہ بھی آخرت کی تیاری کی طرف متوجہ ہو۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے۔ یہ روایت بخاری کتاب الایمان سے لی گئی ہے۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں ہیں جن میں وہ ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اول یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہو۔ دوسرے یہ کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔

اب محبتیں تو انسان کرتا ہی ہے۔ بغیر محبت کے تو انسانی زندگی، زندگی ہی نہیں رہتی۔ کسی نہ کسی چیز سے وہ ضرور محبت کرتا ہے۔ مگر حضور اکرمؐ نے یہ فرمایا ہے کہ اگر کسی انسان سے محبت کرنی ہو تو اللہ کی خاطر کرے۔ اب ظاہر بات ہے کہ ایسی صورت میں بیوی کا انتخاب اور خاوند کا انتخاب بھی اللہ کی خاطر ہی ہوگا اور اگر آپ غور کر کے دیکھیں تو ہمارے معاشرے کی بہت سی بدیاں صرف اس نصیحت پر عمل کرنے سے دور ہو سکتی ہیں اور ایک پاکیزہ معاشرہ وجود میں آسکتا ہے۔ اکثر لوگ شادی کرتے وقت یہ نہیں دیکھتے۔ خوبصورتی دیکھنا، اچھا خاندان دیکھنا اپنی جگہ مگر یہ نہیں دیکھتے کہ پہلی شرط اس میں پوری ہے کہ نہیں کہ وہ لڑکی اللہ والی ہے کہ نہیں یا وہ مرد اللہ والا ہے کہ نہیں۔ اگر یہ شرط پوری ہو جائے تو اس کے پیچھے پیچھے دوسری بعض اچھی باتیں بھی مل جائیں تو بہت بہتر ہے، اُن کا انکار نہیں ہے۔ مگر جب اس شرط کو آپ اولیت دیں گے تو اس کی محبت میں ہمیشہ اللہ کی محبت کا خیال غالب رہے گا اور اس وجہ سے معاشرہ انتہائی طور پر پاکیزہ اور دلکش ہو جائے گا۔

دوسرے یہ کہ صرف اللہ کی خاطر کسی سے محبت کرے اور تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

یہ جو بڑے بڑے ابتلاء جماعت پر آ رہے ہیں ان کو یہ آخری بات خاص طور پر پیش نظر رکھنی چاہئے اور ان ملکوں میں بھی جو آزاد ملک کہلاتے ہیں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ کثرت کے ساتھ ایسی خبریں ملتی ہیں کہ یہاں یا ہالینڈ میں یا جرمنی میں ایسے لوگ جو اپنے ماحول میں معزز سمجھے جاتے تھے جب انہوں نے احمدیت کو قبول کیا تو ان کو زبردستی پکڑ کے مولویوں کے پاس لے کر گئے اور بعض دفعہ شدید بدنی تکلیف پہنچائی گئی۔ اتنی کہ بعض دفعہ جینے مرنے کا سوال پیدا ہو جاتا تھا۔ تو یہ جو رویہ ہے یہ ہر جگہ ہے صرف پاکستان میں نہیں۔ پاکستان میں تو حد سے زیادہ ہے مگر باقی ملکوں میں بھی موجود ہے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کا یہ ارشاد پیش نظر رکھیں کہ وہ اپنے پہلے حال کی طرف واپس لوٹنے کی بجائے یہ زیادہ پسند کرے کہ اسے وہاں آگ میں جھونک دیا جائے ورنہ اس کے نتیجے میں وہ آگ ہو گی جو ہمیشگی کی آگ ہے۔ تو آگ میں ڈالے جانے کو زیادہ پسند کرے یا جتنا آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے اس سے زیادہ اس بات کو ناپسند کرے کہ وہ اپنے پہلے غلط خیالات کی طرف لوٹ جائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے خدا تعالیٰ کی محبت کے ذکر میں حضرت داؤد علیہ السلام کی ایک دعا کو حرز جان بنایا ہوا تھا۔ آنحضرتؐ کو یہ دعا بہت ہی پیاری تھی اور انہی الفاظ میں یہ دعا کیا کرتے تھے۔ عن ابی الدرداء یعنی ابو درداء سے روایت ہے قال رسول الله کا ن من دعاء دائود علیه السلام، کہ داؤد علیہ السلام کی دعاؤں میں سے یہ دعا تھی اَللّٰھُمّ اِنِی اَسْئَلُكَ حُبكَ وَحُب مَنْ یُحِبّكَ کہ اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس شخص کی محبت مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے وَالعَمَلَ الَذِیْ یُبَلِغُنِی حُبكَ اور ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ کیسا پیارا مضمون ہے اور بہت جانچ تول کے بیان فرمایا گیا ہے۔ ایسے عمل کی محبت چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ وہ تجھ سے مانگتا ہوں۔ اَللّٰھُم اجْعَلْ حُبكَ اے میرے اللہ اپنی محبت کو بنا دے۔ اَحَب اِلَی میرے لئے سب سے زیادہ پیاری مِنْ نَفسِی اپنے نفس سے بھی زیادہ پیاری وَ اَھْلِی اور اپنے اہل سے بھی زیادہ پیاری وَمِنَ المَآءِ البَارِدِ اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پیاری۔

یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے ہمیں دعا سکھائی ہے میں تعجب کیا کرتا تھا کہ اس میں آپ نے حضرت داؤد کی طرف واحد کا صیغہ استعمال فرمایا اور جمع کا نہیں۔ واحد کے صیغے میں صرف اپنے لئے دعا بنتی ہے اور جمع کی صورت میں سب کے لئے دعا بن جاتی ہے۔ اتنی پیاری دعا سب کے لئے کیوں نہ مانگی۔ دراصل حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے وجود میں جب وہ اِنّی کہتے ہیں تو وہ سارے جو آپ کے پیروکار ہیں، جو حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم سے گہرا تعلق رکھتے ہیں وہ بھی شامل ہو جاتے ہیں اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بعض دفعہ آپ کو اکیلے کو مخاطب فرمایا اور سارے مسلمان آپ کے پیروکار اس خطاب میں شامل ہو گئے۔ تو اس مضمون کو سمجھنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جب اپنے لئے دعا مانگتے ہیں یا حضرت داؤد نے جب اپنے لئے دعا مانگی تو بحیثیت نبی اللہ ہونے کے ان کے متبعین اور ان سے سچی محبت کرنے والے اس دعا میں شامل ہوتے تھے۔

پس احترام کے طور پر میں بھی جب دعا مانگتا ہوں اسی اِنّیْ کے ساتھ مانگتا ہوں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم نے الفاظ نہیں بدلے اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ دوسرے الفاظ کے ساتھ یہ دعا مانگی جائے۔ آپ بھی یہی کریں مگر ساتھ خدا تعالیٰ سے التجا کیا کریں کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے انبیاء کی جماعتوں کو بھی شامل کر دیا تھا اسی طرح ہمارے اہل خانہ، ہمارے دوست، ہمارے قریبی جن سے ہم پیار کرتے ہیں، جو ہم سے پیار کرتے ہیں ان سب کو اس دعا میں شامل فرما لے کیونکہ یہ دعا بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ اگر یہ مقبول ہو گئی تو سب کچھ مقبول ہو گیا۔ جسے اللہ کی محبت نصیب ہو جائے اسے اور کچھ بھی نہیں چاہئے کیونکہ اللہ کی محبت کے اندر ساری محبتیں، تمام دنیا کے وہ مسائل جن مسائل سے انسان کو واسطہ پڑتا ہے وہ اس میں شامل ہو جاتے ہیں، اُن سارے مسائل کا حل اللہ کی محبت ہے۔ پس اس میں ایک ادنیٰ بھی مبالغہ نہیں کہ **اللہ کی محبت کے نتیجے میں آپ کی زندگی کے سارے مقاصد**

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 0181-265-6000

پورے ہو جائیں گے اور یہ ہے تو سب کچھ رہ گیا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے الفاظ میں اگرچہ اپنے آپ کو محض پیش کریں کہ مجھے محبت عطا فرما لیکن جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے سب قریبیوں اور عزیزوں کو جن سے آپ کو پیار ہے یا جو آپ سے پیار کرتے ہیں ان کو بھی شامل کر لیں۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات اسی مضمون کے تعلق میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

فرمایا، "یاد رکھو میں جو اصلاحِ خلق کے لئے آیا ہوں جو میرے پاس آتا ہے وہ اپنی استعداد کے موافق ایک فضل کا وارث بنتا ہے لیکن میں صاف طور پر کہتا ہوں کہ جو سرسری طور پر بیعت کر کے چلا جاتا ہے اور پھر اس کا پتہ بھی نہیں ملتا کہ کہاں ہے اور کیا کرتا ہے اس کے لئے کچھ نہیں ہے۔ وہ جیسا تہی دست آیا تھا تہی دست جاتا ہے"۔

پس آج کل جو ہمارا تبلیغ کا غیر معمولی دور چل رہا ہے جن ممالک میں بھی خصوصیت سے تبلیغ ہو رہی ہے ان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مغرب میں جرمنی سر فہرست ہے اور ان کے ایجنڈے میں بھی تبلیغ کے موضوع پر بہت زور دیا گیا ہے، ان کو میں یاد دلاتا ہوں کہ تبلیغ کے ذریعے ایسے لوگ چاہئیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قریب ہوں اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا قرب ان کو ان جماعت کے ممبران کے ذریعہ نصیب ہو سکتا ہے جو تبلیغ میں ایک ذریعہ بنے ہوئے ہیں، براہ راست غائب کا تصور مشکل ہے۔ غائب کا قرب خواہ وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو کسی ذریعے کو چاہتا ہے اسی لئے اللہ کا قرب حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے قرب کو چاہتا ہے اس لئے کہ آنحضرت کو دیکھا تو خدا کو دیکھا کیونکہ رسول اللہ کی صفات میں خدا جلوہ گر ہے۔

پس یہ بہت ہی اہمیت کا مضمون ہے۔ جس کو آپ قریب سے دیکھیں وہ آپ کے دل پر قابض ہو جاتا ہے۔ اللہ کو آپ براہ راست قریب سے دیکھ نہیں سکتے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کا کوئی وسیلہ ہو۔ جسے قریب سے دیکھیں تو اس کی محبت آپ پر غلبہ کرے مگر وہ محبت ایسی ہو کہ اس کے غلبے کے ساتھ اللہ کی محبت از خود غلبہ کر جائے۔ یہ وہ مضمون ہے جو آج بھی اسی طرح اہمیت رکھتا ہے اور آپ سب میں اگر مسیح نمائی کی صفات موجود نہ ہوں یعنی مسیح موعود دکھانے کی صفات موجود نہ ہوں تو آنے والے جیسے سوکھے آئے تھے ویسے سوکھے چلے جائیں گے اور ان کا کوئی بھی مستقل گہرا تعلق جماعت احمدیہ سے قائم نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ فرمایا "جیسا تہی دست آیا تھا تہی دست جاتا ہے"۔

"یہ فضل اور برکت صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس صحابہ بیٹھے آخر نتیجہ یہ ہوا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا الله الله فی اصحابی۔ اللہ ہی اللہ ہے میرے صحابہ کے اندر"۔ کتنا عظیم الشان تعریف کا فقرہ ہے جو صحابہ کے حق میں حضرت اقدس محمدؐ رسول اللہ نے بیان فرمایا الله الله فی اصحابی۔ میرے صحابہ میں اللہ ہے، اللہ ہے۔ جس نے اللہ کو ڈھونڈنا ہے تو میرے صحابہ کو دیکھے۔ فرماتے ہیں "گویا صحابہ خدا کا روپ ہو گئے"۔ اور جو بات میں نے بیان کی تھی اس میں صرف حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم ہی روپ نہیں تھے بلکہ جن جن پر حضرت رسول اللہ کی محبت غالب آئی وہ بھی خدا ہی کا روپ ہو گئے۔

"یہ درجہ ممکن نہ تھا کہ ان کو ملتا اور دور ہی بیٹھے رہتے"۔ یعنی یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ صحابہ جن کی تعریف میں فرمایا گیا الله اللهُ وہ رسول اللہ ﷺ سے دور بیٹھے رہتے اور ان کو یہ درجہ مل جاتا۔ "یہ بہت ضروری مسئلہ ہے خدا تعالیٰ کا قرب بندگانِ خدا کا قرب ہے"۔ یہ وہ فقرہ ہے جس کو بہت احتیاط سے جانچنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے۔ اس کی حقیقت کو سمجھنے میں اگر ادنیٰ سا بھی فرق کیا گیا تو ایسا شخص شرک میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ جتنی صوفیاء کی تحریکات چلی ہیں وہ بالآخر اسی شرک میں مبتلا ہو گئیں کہ وہ بزرگ جن کو دیکھ کر خدا یاد آیا کرتا تھا کسی زمانے میں اس بزرگ کو دیکھ کر وہ بزرگ ہی یاد آنے لگ گیا اور خدا کا تصور غائب ہو گیا۔ ایسے لوگ خدا رسیدہ نہ بن سکے بلکہ بزرگوں کا خیال کر کے اسی تصور میں مگن رہے اور اللہ کا یاد آنا بھلا بیٹھے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم جن بندگان خدا کے اندر خدا دکھا رہے ہیں وہ وہ تھے جن کو دیکھ کر وہ بندے یاد نہیں رہتے تھے، خدا ہی یاد آتا تھا۔ جتنے صحابہ تھے ان کو دیکھ کر یہ نہیں تھا کہ کسی کو فلاں صحابی سے عشق ہو گیا، کسی کو فلاں صحابی سے عشق ہو گیا۔ سارے صحابہ میں، جیسے اصحابی کالنجوم فرمایا ہے، سارے صحابہ میں وہ خدا کی روشنی تھی اور ہر ایک کو دیکھ کر خدا یاد آتا تھا اور سب کو دیکھ کر بھی خدا یاد آتا تھا۔ تو ایسا خدا نما نہ بنیں کہ آپ اپنی ذات کو اچھال دیں اور آنے والے آپ کو دیکھ کر آپ کے مداح تو ہو جائیں مگر مسیح موعود کو آپ میں نہ دیکھ سکیں اور خدا کو آپ کی ذات میں نہ دیکھ سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ کا ارشاد کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اس پر شاہد ہے کہ تم سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔ یہی جو میں نے آیت پڑھی ہے اسی آیت کے حوالے سے فرما رہے ہیں "خدا تعالیٰ کا ارشاد کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ اس پر شاہد ہے۔ یہ ایک سرّ ہے جس کو تھوڑے ہیں جو سمجھتے ہیں"۔ اب دیکھنے میں تو ظاہری بات ہے سچوں کے ساتھ ہو جاؤ اس میں سرّ کیا ہے۔ فرمایا اس میں ایک راز ہے تھوڑے ہیں جو اسے سمجھتے ہیں۔ اور یہی میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں کہ سچوں کے ساتھ ہوں تو اس شرط کے ساتھ ہوں کہ آپ کو سچوں کو دیکھ کر خدا یاد آئے اور آپ کو دیکھ کر دوسروں کو خدا یاد آئے۔ اس طرح کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ہو سکتے ہیں ورنہ کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ نہیں رہیں گے، باہر بیٹھے ان کی تعریفیں کر رہے ہونگے۔ بہت ہی اہم نکتہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ اور اسی لئے فرمایا اس میں ایک راز ہے اس راز کو نہیں سمجھو گے تو کچھ بھی فائدہ نہیں ہو گا۔ اکثر لوگ جو سچوں سے محبت کا دعویٰ رکھتے ہیں وہ باہر بیٹھے ان کی تعریفیں کر رہے ہوتے ہیں ان کے اندر شامل نہیں ہوتے کہ خود وہ بھی قابل تعریف ٹھہریں۔ اور جب اندر ہونگے اور قابل تعریف ٹھہریں گے تو سچوں کے ساتھ ہونے کے نتیجے میں وہ بھی خدا نما بن جائیں گے۔ ان کی طرف انگلی نہیں اٹھے گی وہ انگلی خدا کی طرف اٹھ رہی ہو گی۔

فرمایا "مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کر سکتا"۔ ایک اور بہت اہم نکتہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا بیان فرمایا ہے جس کے متعلق پہلے مجھے تو خیال نہیں آیا تھا لیکن شاید کسی اور کو خیال آیا ہو، بہت عمدہ نکتہ ہے۔ جہاں تک میں نے تفاسیر دیکھی ہیں اس نکتے کو پہلے کسی نے بیان نہیں کیا۔ فرماتے ہیں "مامور من اللہ ایک ہی وقت میں ساری باتیں کبھی بیان نہیں کر سکتا"۔ مامور من اللہ کے بھی اپنے مزاج ہوتے ہیں یا اپنی اس کی کیفیات ہوتی ہیں اور وہ کیفیات ہمیشہ ایک جیسی نہیں رہتیں۔ کبھی ایک کیفیت ہے کبھی دوسری کیفیت ہے۔ کبھی جذب کا ایک خاص عالم ہے کبھی علم اور فلسفے کی باتیں بیان کرتا ہے۔ تو فرمایا کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا مطلب ہے ایسے بزرگ سے چمٹے رہو جو خدا سے چمٹا ہو کیونکہ وہ کچھ نہ کچھ باتیں، کبھی نہ کبھی نئی ضرور بیان کرے گا اور تم ان باتوں سے محروم رہ جاؤ گے۔ یہ جو مضمون ہے یہی مضمون حضرت ابوہریرہؓ کے اوپر صادق آ رہا ہے۔ اپنی ساری زندگی جو بقیہ تھوڑی سی زندگی تھی یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد جو ان کی باقی ساری زندگی تھی وہ مسجد سے چمٹے رہے۔ صرف یہ حرص تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے منہ سے نکلی ہوئی کوئی بات بھی ایسی نہ ہو جو میں خود نہ سن سکوں۔ اپنی ساری عمر کی ساری دوری کی تلافیاں فرما دیں اور چند سالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے وہ فیض پا گئے جو بعض دوسرے بڑے بڑے صحابہ کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ کبھی کسی صحابی سے اتنی روایات بیان نہیں کی گئیں جتنی حضرت ابوہریرہؓ سے بیان کی گئی ہیں حالانکہ ان کا وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت میں تھوڑا تھا۔ آخری عمر میں ایمان لائے تھے اور چند سال سے زیادہ آپ کو توفیق نہیں ملی مگر ہر وقت تیار رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کے منہ سے جو موتی جھڑیں اسے اپنے دامن میں چُن لیں۔

پس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں مامور من اللہ ہمیشہ ایک جیسی باتیں نہیں کرتا۔ کبھی کوئی نکتہ بیان کر رہا ہے، کبھی کوئی نکتہ بیان کر رہا ہے۔ وہ لوگ جو دور رہنے کے عادی ہوں اکثر نکات سے محروم رہ جائیں گے۔ دوسری بات آپ یہ فرماتے ہیں، "وہ اپنے دوستوں کے امراض کی تشخیص کر کے حسبِ موقع ان کی اصلاح بذریعہ وعظ و نصیحت کرتا رہتا ہے"۔ اب جو لوگ بھی ایسے مامورین کے قریب آتے ہیں وہ ان کے حالات دیکھ کر ان کی بیماریوں کی تشخیص بھی کرتا ہے اور ہر موقع پر ایک ہی طرح کے بیمار نہیں آتے۔ کبھی کوئی بیمار آیا، کبھی کوئی بیمار آیا ان کی تشخیص کرتا ہے اور ان کا علاج تجویز کرتا ہے۔ تو آپ دیکھ لیں احادیث کو سمجھنے کی کتنی زبردست کنجی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمارے ہاتھوں میں تھما دی ہے۔

حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے جب کوئی شخص سوال کیا کرتا کہ بتائیں میں کیا کروں۔ کسی کو کوئی نصیحت فرماتے تھے، کسی کو کوئی نصیحت فرماتے تھے حالانکہ بعض دفعہ سوال ایک ہی جیسا ہوتا تھا۔ عرض کرنے والا عرض کیا کرتا تھا کہ سب سے اچھا عمل کون سا ہے۔ کسی مجلس میں آپ یہ جواب دیتے تھے کہ سب سے اچھا عمل ماں کی خدمت کرنا ہے۔ کسی مجلس میں ماں کی خدمت کی بجائے جہاد کا ذکر فرما دیتے تھے۔ تو وہ لوگ جنہوں نے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی احادیث پر غور کیا ہے ان میں سے کوئی بھی اس نکتے کو نہیں پہنچا، ایک بھی نہیں جس نے یہ بات ہمیں سمجھائی ہو جو حضرت مسیح

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 0181-553-3611

موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سمجھائی ہے کہ وہ حسب موقع دیکھ دیکھ کر باتیں فرماتے تھے۔ اس لئے بظاہر سوال ایک جیسا بھی ہو جواب الگ الگ ہوتے تھے کیونکہ سوال کرنے والا الگ تھا اس کی بیماری کی تشخیص کئے بغیر جواب دیا ہی نہیں جاسکتا تھا۔ پس یہ تشخیص والا پہلو ہے جو اس سے پہلے آپ کو کہیں دکھائی نہیں دے گا۔ آنحضور ﷺ ہر شخص کی تشخیص فرماتے تھے اور یہ وہ نکتہ ہے جو قرآن کریم سے سو فیصد درست ثابت ہوتا ہے۔ آپ پیشانیوں کے آثار پڑھ لیتے تھے۔ سوال کرنے والے سے بعض دفعہ اس کے سوال سے پہلے ہی پوچھا کرتے تھے تم یہ سوال کرنے آئے ہو اور پھر اس کا جواب دیتے تھے۔ پس مامور من اللہ کے پاس ہر حال میں بیٹھنا بہت ضروری ہے تاکہ ان سب قسم کے حالات میں مامور من اللہ جو باتیں کرے وہ آپ کے علم اور عمل اور تقویٰ میں اضافہ کرنے والی بن سکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمارہے ہیں، "اب جیسے آج میں ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں جو آج ہی تقریر سن کر چلے جاویں اور بعض باتیں ان میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں تو وہ محروم گئے"۔

اب یہ ایک اور نکتہ ہے جو بہت ہی اہم ہے۔ میں نے بھی اکثر اپنے تجربے میں دیکھا ہے کہ بعض دفعہ نئے آنے والے ہوتے ہیں اس مجلس میں جو میں بات کر رہا ہوتا ہوں وہ ان میں سے بعض کے مزاج کے خلاف ہوتی ہے اگر وہ چھوڑ کر چلے جائیں تو ہمیشہ گمراہ ہی رہتے ہیں۔ جب وہ بار بار آئیں تو اللہ ان کو وہ نکتہ سمجھا دیتا ہے اور یہ بات میں ان آنے والوں کے اعتراف کے مطابق بیان کر رہا ہوں۔ ان آنے والوں نے بارہا مجھ سے اعتراف کیا ہے کہ جب ہم پہلی دفعہ مجلس میں آئے تھے تو فلاں چیز دل کو نہیں لگی لیکن ہم پھر بھی آئے، پھر بھی آئے اور یہاں تک کہ آپ نے ایک ایسا پہلو بیان کیا جس کی طرف ہمارا خیال بھی نہیں گیا تھا اور وہ پہلی بات دل میں اس طرح جاپائی گئی کہ پھر کبھی وہ دل کو چھوڑ کر کہیں نہ جائے۔

یہ وہ مضمون ہے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تحریرات میں باریکی کے ساتھ کھول رہے ہیں، "جیسے آج میں ساری باتیں بیان نہیں کر سکتا ممکن ہے کہ بعض آدمی ایسے ہوں جو آج ہی تقریر سن کر چلے جاویں اور بعض باتیں ان میں ان کے مذاق اور مرضی کے خلاف ہوں تو وہ محروم گئے لیکن جو متواتر یہاں رہتا ہے وہ ساتھ ساتھ ایک تبدیلی کرتا جاتا ہے اور آخر اپنے مقصد کو پالیتا ہے"۔ (الحکم جلد ۶ صفحہ ۲۶، ۲۴؍جولائی ۱۹۰۲ء)۔

"انسان کو انوار و برکات سے حصہ نہیں مل سکتا جب تک وہ اسی طرح عمل نہ کرے جس طرح خدا تعالیٰ فرماتا ہے کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْن کہ سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"۔ اب اس آیت کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار دہرایا ہے لیکن میں تو جب بھی اس کی تشریح پڑھتا ہوں اس میں نئے نکات دیکھتا ہوں۔ بظاہر ایک ہی جیسی بات ہو رہی ہے مگر کوئی نہ کوئی زاویہ ایسا ہے جس کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کے اندر مخفی بعض دوسرے مضامین بھی بیان فرماجاتے ہیں۔ فرماتے ہیں "بات یہی ہے کہ خمیر سے خمیر لگتا ہے"۔ اب یہ نئی بات ہے۔ سچوں کے ساتھ اس لئے ہو کہ تم خمیر کو دیکھو جب تک خمیر نہ ڈالا جائے دوسرے آٹے کو خمیر لگتا ہی نہیں۔ تم اس لئے سچوں کے ساتھ ہو کہ تمہیں ان کا خمیر لگ جائے اور جب خمیر لگ گیا تو خمیر غالب آجاتا ہے۔ اور بڑی سے بڑی چیز کو بھی آخر مغلوب کر لیتا ہے۔ خمیر لگنے کا مضمون بہت گہرا مضمون ہے۔ میں نے پہلے ایک دفعہ یا کئی دفعہ شاید بیان کیا ہے کہ اگر ایک سمندر بھی ہو اور اس میں تھوڑا سا خمیر ڈال دیں یعنی دودھ کا ایک سمندر بھی ہو تو وہ اس خمیر سے پھٹ سکتا ہے۔ اگر آٹے کا سمندر ہو تو ایک کونے میں تھوڑا سا خمیر ڈال لیں وقت لگے گا لیکن ہو نہیں سکتا کہ وہ سارا سمندر خمیر نہ ہو جائے۔

پس یہ مضمون ہے کہ **نیک کی صحبت اپنے اندر ایک غلبہ رکھتی ہے، ایک طاقت رکھتی ہے۔ نیکی میں جو غلبے کی طاقت ہے اگر تم نیک نیتی سے اس نیک کے پاس بیٹھو گے تو خواہ تمہارا باقی سارا وجود نیکی سے بے تعلق ہی کیوں نہ ہو یقین رکھو کہ اگر پیار اور محبت کے نتیجے میں کسی نیک کے پاس بیٹھے رہو گے تو اس کا خمیر تمہارے سارے وجود پر غالب آجائے گا۔**

اب اس ایک سر میں ہمارے بے انتہاء مسائل بیان ہو گئے ہیں۔ بارہا میں نے جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اپنے وجود کے اندر ہر پہلو پر نظر ڈالو، ہر پہلو سے نیک ہونا ضروری ہے ورنہ کلیۃً خدا کے حضور قبول نہیں کئے جاسکتے۔ اس کے اور بھی بہت سے رستے تھے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے میں نے بیان کئے مگر ایک یہ رستہ مجھے بہت ہی پیارا لگا ہے اتنا آسان کہ اس میں کوئی بھی زور نہیں لگتا کوئی مصیبت پیش نہیں آتی محنت کے ساتھ قدم نہیں اٹھانے پڑتے خمیر از خود لگتا چلا جاتا ہے۔ اور اگر آپ کسی نیک کی صحبت اس کی نیکی کی وجہ سے اختیار کریں گے تو آپ حیران ہونگے کہ آپ کے اندر تبدیلی ہو رہی ہے، ہوتی چلی جارہی ہے۔ پتہ بھی نہیں لگ رہا کہ کیسے ہوئی۔ مگر بغیر مشقت، بغیر محنت کے اگر کوئی انسان نیک ہونا چاہتا ہے تو اس نکتے کو پکڑ لے۔

فرماتے ہیں، "خمیر سے خمیر لگتا ہے یہی قاعدہ ابتداء سے چلا آرہا ہے۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم آئے تو آپ کے ساتھ انوار و برکات تھے جن میں سے صحابہ نے بھی حصہ لیا۔ پھر اسی طرح خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ ایک لاکھ تک ان کی نوبت پہنچی"۔ سارے عرب کی جو کایا پلٹی ہے وہ خمیر در خمیر سے کایا پلٹی ہے ورنہ اکیلے آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کس طرح عرب پر اپنے پاک وجود کو نافذ فرما سکتے تھے۔ یہی ایک طریقہ ہے جو مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ازل سے اسی طرح چلا آرہا ہے کہ خمیر کی لاگ کی طرح آہستہ آہستہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے صحابہ کی تعداد ایک لاکھ تک جا پہنچی۔

پھر فرماتے ہیں "شریعت کی کتابیں حقائق اور معارف کا ذخیرہ ہوتی ہیں لیکن حقائق اور معارف پر کبھی پوری اطلاع نہیں مل سکتی۔ جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق کے ساتھ اختیار نہ کی جاوے"۔ صادق کی صحبت میں اخلاص اور صدق ضروری ہے۔ کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْن میں صدق کے بغیر کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْن کا مضمون چلتا ہی نہیں ہے۔ **جس نے بھی صادقین کے پاس بیٹھنا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ صدق کے ساتھ، سچائی کے ساتھ بیٹھے اور اخلاص کے ساتھ اسکی صحبت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔** فرماتے ہیں "جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق کے ساتھ اختیار نہ کی جاوے" اور امر واقعہ یہ ہے کہ صادقوں کی صحبت مشروط ہے اس بات سے کہ صحبت اختیار کرنے والا صادق ہو ورنہ وہ کوئی فائدہ نہیں دے گی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ظاہری صحبت میں تو ابوجہل بھی بیٹھ جایا کرتا تھا اور مکہ کے بہت سے ایسے بدباطن شخص جو بدی کی حالت میں پہلے سے زیادہ گمراہ ہو کر مر گئے وہ بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت میں آجایا کرتے تھے۔ آپ کی مجالس میں خبیث ترین منافقین بھی ہوا کرتے تھے۔ ان کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت سے صرف انہوں نے فائدہ اٹھایا جن کے اپنے اندر صدق کا بیج تھا۔ پس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْن کی یہ تشریح آپ کے سامنے پیش فرمارہے ہیں۔ "جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق کے اختیار نہ کی جاوے اس وقت تک حقائق و معارف کی جو کتابوں میں ہیں اطلاع نہیں ہوتی"۔

اب ایک قرآن کریم کو سمجھنے کا بھی رستہ بیان فرمادیا۔ اس لئے محض صحبت کی باتیں نہیں ہو رہیں، صحبت کے مختلف فوائد کا ذکر فرمارہے ہیں اور جب بھی اس آیت کی تشریح فرماتے ہیں ایک نیا نکتہ بیان فرماتے ہیں۔ یہ بات دنیا کے کسی اور مفسر کو نصیب نہیں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے زمانے سے آج تک کے زمانے پر نظر ڈال کر دیکھیں یہ باتیں مسیح موعود علیہ السلام کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوئیں۔ فرماتے ہیں شریعت کی کتابیں حقائق و معارف کا ذخیرہ ہوتی ہیں لیکن لوگ انہی کتابوں کو پڑھتے ہیں اور گمراہ ہو جاتے ہیں، انہی کتابوں کے حوالے سے لوگوں کو گمراہ کر دیتے ہیں۔ حقائق اور معارف پر کبھی پوری اطلاع نہیں مل سکتی جب تک صادق کی صحبت اخلاص اور صدق سے اختیار نہ کی جاوے۔

"اسی لئے قرآن شریف فرماتا ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوا مَعَ الصّٰدِقِیْن اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ **ایمان اور ارتقاء کے مدارج کامل طور پر کبھی حاصل نہیں ہو سکتے جب تک صادق کی معیت اور صحبت نہ ہو**"۔ ایمان اور ارتقاء کے مدارج"۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ایک ارشاد بہت باریک نظر سے پڑھنے کے لائق ہے اور لوگ سرسری نظر سے پڑھ کر گزر جاتے ہیں ان کو پتہ نہیں کہ کتنے معارف اس میں چھپے ہوئے ہیں۔ ایمان کے ساتھ مومن کے اندر ایک ارتقاء ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر وہ سچا ہے اور سچوں کی صحبت اختیار کرتا ہے تو لازم ہے کہ اس کے اندر ارتقاء ہو۔ ہر روز حالت بدلے اور وہ کبھی بھی پہلا وجود نہ رہے۔ مسلسل آگے بڑھتا ہوا، قرب الٰہی کی نعمت سے فیض یاب ہوتا ہوا آگے سے آگے بڑھتا رہے اس کو ارتقاء کہتے ہیں۔ فرمایا ایمان اور ارتقاء کے مدارج کامل طور پر سچوں کو حاصل ہو ہی نہیں سکتے جب تک صادق کی معیت اور صحبت نہ ہو۔ کیونکہ اس کی صحبت میں رہ کر وہ اس کے انفاس طیبہ، عقد ہمت اور توجہ سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

یہ جو مضمون ہے اس میں مجھے ایک اور مضمون بھی نظر آرہا ہے کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی

اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق یہ کیوں فرمایا گیا کہ ہر حال میں، ہر لمحہ آپ کی حالت پہلے سے بہتر ہو رہی ہے کُونُوامَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا مضمون آپؐ پر صادق آرہا تھا کیونکہ آپ کا تعلق خدا سے تھا اور مسلسل اللہ سے تعلق کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی وہ صفات جن کا کوئی انت نہیں، جن کی کوئی انتہاء نہیں وہ صفات آپ کو اپنی طرف بلا رہی تھیں جو ہمیشہ آپ کو ایک لامتناہی سفر میں مبتلا کر رہی تھیں۔ اور جو خدا تعالیٰ کی طرف سفر اختیار کرتا ہے وہ ہمیشہ ہر حال میں پہلے سے بہتر ہو رہا ہوتا ہے۔ پس کتنا عظیم مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان چھوٹے چھوٹے اشاروں میں بیان فرما دیتے ہیں کہ صادقوں کی معیت میں تم اگر صدق کے ساتھ بیٹھو گے تو لازم ہے کہ صادق کی طرح بننے کی کوشش کرو گے۔ پس اس کے صدق کے ساتھ تمہارے اندر ارتقاء کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔

جب تک تم اس صادق کی تمام حسین صفات کو اپنا نہیں لیتے اس وقت تک تم آگے بڑھتے چلے جاؤ گے اور ایک صادق اگر خود لامتناہی صفات نہیں رکھتا تو صادق بنتا ہی جب ہے جب اس کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے ہو۔ وہ ایک منزل ہوتا ہے، راستے کی منزل، جس پہ قدم رکھ کر وہاں قدم رک نہیں جایا کرتے۔ وہ آگے آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی صحبت کی طرف لے جاتا ہے اور وہ صحبت ایسی ہے جو خدا کی صحبت ہے۔ پس اسلام کے اندر لامتناہی ترقیات کے رستے کھول دئے گئے ہیں اور اس آیت کُونُوامَعَ الصّٰدِقِیْنَ کی ہر تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک نئے رستے کی طرف اشارہ فرمایا ہے اور وہ ہر رستہ آسان بھی ہے اور کامل بھی ہے۔

پس آپ سب کو مجالس شوریٰ کے ممبران ہیں یا ویسے ہی ان سب کو جو شوریٰ کی وساطت سے میرے مخاطب ہیں یعنی تمام دنیا کے احمدی، ان سب کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ کُونُوامَعَ الصّٰدِقِیْنَ کا سبق پلے باندھ لیں۔ جو باقی باتیں رہ گئی ہیں وہ انشاء اللہ آئندہ جمعہ میں بیان کر دوں گا مگر جو بیان کی ہیں یہ بھی بہت ہیں۔ اتنی ہیں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو ساری زندگی سنور سکتی ہے۔ نومبایعین کو بھی پیار اور حکمت کے ساتھ یہی باتیں سمجھائیں،۔ پھر انشاء اللہ آپ کو قرآن کی سچی معرفت نصیب ہونا شروع ہو گی کیونکہ قرآن کی معرفت حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کردار کے حوالے کے بغیر نصیب نہیں ہو سکتی۔ پھر آپ کو یہ عادت پڑ جائے گی کہ قرآن کریم کی جو بھی تشریح کرنے لگیں اپنے نفس اور اپنی خواہش کے مطابق نہ کریں جیسا کہ آج کل کے بدنصیب علماء کرتے ہیں۔ ہر تشریح کو رسول اللہ ﷺ کے کردار پر پرکھیں۔ آپ کا کردار غلط تشریحات کو جھٹک دے گا، اپنے جسم سے مس تک نہیں ہونے دے گا اور جو سچی تشریحات ہیں وہ بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے کردار کے مطابق ہونگی۔ پس آج جبکہ علوم کا زمانہ ہے اور ہم سب نے دنیا میں کثرت سے قرآنی علوم پھیلانے ہیں اس کا بھی یہی رستہ ہے کہ کُونُوامَعَ الصّٰدِقِیْنَ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر ۴

وہ خدا کی خدمت کر رہی ہیں۔ ایسی خواتین پھر اپنی اپنی جگہ وہ کام کریں گی جس کا حوالہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات میں سے لیا تھا کہ جاگ لگائیں گے۔ یہ جاگ لگانے والا مضمون بہت ہی پیارا مضمون ہے۔ وہ جاگ لگانا شروع کریں گی کیونکہ خود وہ جاگ لگی صفات اپنے اندر رکھیں گی۔ اور پھر دیکھنا کہ اگلے سال تک آہستہ آہستہ ایک بہت بڑا انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اس کی مجھے بیلجئم میں ضرورت ہے۔ اس کی دراصل ساری دنیا میں ضرورت ہے مگر آپ سے چونکہ خاص طور پر مخاطب ہوں اس لئے میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اس کی مجھے بیلجئم میں ضرورت ہے کیونکہ بیلجئم میں جب بھی میں آتا ہوں وہی پرانا منظر پیش ہوتا ہے۔ وہی چہرے، وہی لوگ اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اخلاص تو ہے کہ اکٹھے ہونے کے لئے وقت نکالتے ہیں، کوشش کرتے ہیں یہاں پہنچیں۔ مگر اس اخلاص کا کیا فائدہ جو چند دن رہے اور پھر فضا میں تحلیل ہو جائے، پھر اس کا کوئی نشان دکھائی نہ دے۔ برسات اگر صحرا میں ایک ہی دفعہ ہو تو صحرا کی کایا نہیں پلٹ سکتی۔ برسات ہو گی تو کچھ جھاڑ جگہ جگہ اگ جائیں گے پھر جب لمبا خشکی کا زمانہ آئے گا تو دھوپ سے مر بھی جائیں گے۔ اس لئے ایسی تبدیلی مجھے نہیں چاہئے جو چند روزہ ہو۔ جب بھی آپ لوگ میرے خطابات میں خود حاضر ہوتی ہیں تو نظر آرہا ہوتا ہے کہ آپ کے دل پر کچھ اثر پڑ رہا ہے مگر اس اثر کو وہ ٹھوس باتیں سنبھال سکتی ہیں جو میں نے بیان کی ہیں ورنہ چند دن کے بعد پھر ویسی کی ویسی۔ واپس اپنے سکول میں، اپنے کالج میں، اپنے کاموں میں کچھ دیر کے بعد کہیں گی یہ تو بوجھ ہی تھا چلو اتارو اور پھینکو، اپنی زندگی کے مزے لوٹو۔ یہ چیز ہو نہیں سکتی اگر دل میں اللہ کا پیار پیدا ہو جائے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو جائے پھر محبت آپ کو پکڑ لے گی۔ آپ پھر اس محبت سے اپنا پیچھا چھڑا ہی نہیں سکتیں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت بہت عظیم چیز ہے۔ اور جن لوگوں کے دل میں ہو وہ لوگ ہیں جو خمیر کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ یہ محبت پھیلنے والی چیز ہے۔ آگے لگے گی اور ہر دل میں مشتعل ہوتی چلی جائے گی۔

پس وہ کام کریں جو آپ کا ساتھ دے۔ ایک سال نہیں ساری زندگی آپ کے ساتھ رہے اور اس کے نتیجے میں ماحول میں جو تبدیلیاں ہوں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستقل ہوں۔ ایک طرف سے آیا دوسری طرف سے چلا گیا یہ کوئی تبلیغ نہیں۔ جو آجائے اس کا پھر اٹھ کر جانے کو دل ہی نہ چاہے۔ یہ ہے جو مجھے چاہئے۔ اور میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ان امور کی طرف پوری توجہ دیں گی۔

میں اب آپ کا زیادہ لمبا وقت نہیں لینا چاہتا۔ مختلف خواتین نے شاید مختلف جگہ کام پر بھی جانا ہو۔ (حضور نے اپنی صاحبزادی مونا سلمھا اللہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا، 'کیوں مونا! آج دوکانیں کھلی ہیں'۔ ان کے اثبات پر حضور نے فرمایا) اور جس چیز کی محبت میں آپ کے دل سے نکال سکوں نکال سکتا ہوں لیکن دوکانوں میں جانے کی محبت نہیں نکال سکتا۔ میرا خیال ہے یہ عورتوں کا پیدائشی حق ہے اس لئے وہ محبت صرف دین پر نہیں غالب آنی چاہئے۔ اس لئے میں نے مونا اور طوبیٰ کو کہا تھا کہ دوکانوں پر جانا الگ بات ہے مگر اس مجلس میں جہاں دور دور سے احمدی خواتین آئی ہیں اس مجلس کو چھوڑنا جائز نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دوکان کی محبت آپ کے دل پر زیادہ غالب ہے اور دین کی کم ہے الحمد للہ کہ یہ میری بات سمجھ گئیں اور انہوں نے جو جانے کا پروگرام تھا اس کو کینسل کر دیا۔ لیکن اب میرا خیال ہے کافی وقت ہو گا۔ (حضور کے استفسار پر بتلایا گیا کہ چھ بجے تک دوکانیں کھلی ہونگی۔ اس پر فرمایا) چھ بجے تک جتنا مرضی گھومو۔ تھک ہار کر جب جسم دکھنے لگ جائے تو پھر واپس آجانا۔ اس کے ساتھ ہی میں اب دعا کرواتا ہوں۔ آپ لوگ میرے ساتھ شامل ہو جائیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں جو آپ کو کہی تھیں یا بڑی بڑی باتیں جو کہی تھیں امید ہے آپ کو سمجھ آگئی ہو گی۔ میں نے اپنی طرف سے تو پوری کوشش کی ہے کہ سمجھا سمجھا کر، کھول کھول کر مضمون کو بیان کروں۔ اللہ کرے کہ یہ دلوں میں داخل ہو چکا ہو۔ آیئے اب دعا میں شامل ہو جائیں۔

☆......☆......☆

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

ایک مفید عام مشروب

(ڈاکٹر نذیر احمد مظہر۔ احمد نگر)

جس مشروب کا ہم ذیل میں ذکر کرنے لگے ہیں وہ چائے سے کہیں بڑھ کر مفید اور خوش ذائقہ و سستا ہے۔ موجودہ مہنگائی کے دور میں اس کے رواج عام سے بہت سارو پیہ بچایا جا سکتا ہے۔ نیز چائے کے صحت پر جو نقصانات مرتب ہو رہے ہیں ان سے بھی محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ ہم نے اسے خود بکثرت استعمال کیا۔ دوسروں سے کرایا۔ ہمیشہ ہر ایک نے پسند کیا اور تعریف کی۔ یہ مشروب 'دار چینی کا قہوہ' ہے۔ کثیر الفوائد ہونے کی وجہ سے اسے غذائی علاج کہنا بے جا نہ ہو گا۔

ترکیب تیاری :

دو تا چار چمچ سفوف دار چینی کو ایک لیٹر پانی میں ڈال کر حسب ذائقہ چینی ملا کر ڈھکنے سے ڈھانک کر اس طور پکائیں کہ پانی میں بخوبی اثر آجائے۔ چھاننی سے چھان کر استعمال میں لائیں۔

چند طبّی خواص :

مقوی معدہ و ہاضم ہے۔ ریاح کو خارج کرتا ہے۔ اس کا مزاج گرم خشک ہے لہٰذا سرد مزاجوں کو اور سردی سے پیدا ہونے والے عوارض میں مفید ہے۔ ریاحی دردوں کو دور کرتا ہے۔ مقوی قلب و دماغ ہے نیز ان اعضاء کو فرحت و شگفتگی بخشتا ہے۔ مقوی و محرک اعصاب ہے۔ بینائی کو طاقت دیتا ہے۔ نسیان و کمزوری حافظہ کو مفید ہے۔ اعصابی دردوں کو دور کرتا ہے۔ نظام تنفس کے اعضاء کے لئے مفید ہے۔ اور بلغمی مادوں کے اخراج میں ممد و معاون ہے۔ اس کے بخارات سونگھنے سے سردی کے نزلہ و زکام کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ اور قہوہ پینے سے ناک و گلے کی خراش و سوزش جاتی رہتی ہے۔ سرما میں اس کا کثرت سے استعمال نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں۔

چند اضافی خصوصیات :

(۱)...... جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں کہ چائے کی پتی نسبتاً مہنگی بھی ہے اور نقصان دہ بھی۔

(۲)...... دار چینی کے قہوہ کے لئے دودھ ضروری نہیں۔ اس طرح دودھ کا خرچ بچ جاتا ہے۔ اور پھر خالص دودھ کا ملنا ایک لاینحل مسئلہ ہے۔ ہوٹلوں میں اکثر کریم نکلا دودھ اور خشک دودھ چلتا ہے۔ اکثر پتی بھی جلی ہوئی استعمال ہوتی ہے۔ جو ایک ضرر رساں شئے ہے۔

(۳)...... قہوۂ دار چینی کے برتن ذرا پانی مارنے سے صاف ہو جاتے ہیں اور ہرگز تعفن نہیں رہتا۔

(۴)...... پتی والی چائے کو تھرماس وغیرہ میں ڈال کر رکھنے سے اس کا ذائقہ بدل جاتا ہے مگر اس میں یہ پرابلم نہیں۔ بلکہ اس کی خوشبو اور مہک سے منہ معطر ہو جاتا ہے۔ دار چینی خود کسی قدر میٹھا ذائقہ رکھتی ہے لہٰذا چینی کم پڑتی ہے۔ یہ قہوہ سستا ہونے کے سبب ہر امیر و غریب کی معاشی دسترس میں ہے۔

(۵)...... جو لوگ ہوٹلوں سے چائے منگواتے ہیں ان کا بل بچ سکتا ہے۔ نیز اگر ہوٹلوں والے اس قہوہ کو رواج دیں تو ان کے منافع کی شرح بھی بڑھ سکتی ہے۔ سستا ہونے کے سبب سیل میں اضافہ ہونے کی وجہ سے انہیں زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ ہمارے ہاں جو بھی مہمان آتے ہیں ہم ان کی اس قہوہ سے ضیافت کرتے ہیں اور یہ عمل دعوت الی اللہ کا ذریعہ بھی بنا ہوا ہے۔ زیر دعوت ۲۵ تا ۵۰ مہمانوں کی روزانہ اس خوش ذائقہ مشروب سے مہمان نوازی کی جاتی ہے اور سستا ہونے کے سبب ذرا بھی معاشی بوجھ محسوس نہیں ہوتا۔ ہمارا تمام احمدی بہن بھائیوں کو مشورہ ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کے لئے بالخصوص اس مشروب سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(بشکریہ ماہنامہ مصباح مئی ۱۹۹۸ء)

مِسیتہ پدروباد

(محمد اقبال بٹ۔ لیوٹن)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے مبشر فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے اپنی خلافت کے اکیاون سالہ دور (۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) میں دنیا کے بہت سے اہم ممالک میں جماعت کے تبلیغی مشن قائم فرمائے۔ انہی میں سے ایک مشن سپین میں کھولا گیا۔ جنگ عظیم دوئم ختم ہونے کے بعد آپ کے حکم پر مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر ۳/ جون ۱۹۴۶ء کو سپین پہنچے۔

اس وقت سپین اپنی تاریخ کے انتہائی مشکل دور سے گزر رہا تھا۔ ۱۹۳۱ء میں سپین کے عوام نے بادشاہت کے خلاف ووٹ دے دیا تھا۔ شاہ الفونسو XIII بھاگ کر روم چلا گیا جہاں وہ ۱۹۴۱ء میں فوت ہو گیا۔ سپین میں ریپبلک کا اعلان کر دیا گیا۔ انتخابات جیت کر ترقی پسند پارٹیوں نے ملک میں ایک مخلوط حکومت بنائی۔ حقوق انسانی پر مبنی ایک عمدہ آئین تیار کیا گیا اور ملک کے اندر اصلاحات نافذ کیں۔ یہ تبدیلیاں مخالف گروپ کو سخت ناگوار گزریں۔ مخالف گروپ میں شاہ پسند بڑے بڑے زمیندار، فوجی جرنیل اور کلیسیائے روم شامل تھے۔ ۱۹۳۶ء میں فوج نے ری پبلک کے خلاف بغاوت کر دی۔ سارے ملک میں خونریز خانہ جنگی کی آگ بھڑک اٹھی۔ جس میں چھ لاکھ افراد ہلاک اور قریباً اتنے ہی ملک سے فرار ہو گئے اور اتنے ہی اپاہج بن کر سڑکوں پر بھیک مانگنے لگے۔ آخر کار باغی کامیاب ہوئے جن کا لیڈر جنرل فرانکو تھا۔ ۱۹۳۹ء میں جنرل فرانکو قائد آہن بن کر ابھرا اور سپین میں ۳۵ سالہ آمریت کا مہیب دور شروع ہوا۔ اگرچہ فرانکو، ہٹلر اور مسولینی کا ہم رکاب تھا لیکن جنگ عظیم دوئم کے دوران وہ فریق نہ بنا۔ جنگ کے بعد جب اس نے اتحادیوں کے تیور دیکھے تو خوف زدہ ہو گیا۔ ۱۹۴۷ء میں اس نے اعلان کر دیا کہ سپین بدستور ایک بادشاہت ہی ہے۔ اور یہ کہ اس کا جانشین بادشاہ کہلائے گا۔ ساتھ ہی اس نے واضح کر دیا کہ ڈان جوان (جو اپنے باپ کی موت کے بعد تخت کا وارث تھا) کو سپین کا بادشاہ کبھی نہیں بنایا جائیگا۔ ڈان جوان ان دنوں لزبن میں رہتا تھا۔ اس کی ایک تمنا تھی کہ اس کا بیٹا جان کارلوس اپنے آبائی وطن سپین میں تعلیم و تربیت حاصل کرے۔ اس رعایت کو حاصل کرنے کیلئے اس نے فرانکو سے استدعا کی۔ فرانکو نے اجازت دے دی۔ جان کارلوس ۱۹۴۹ء میں لزبن سے میڈرڈ پہنچا۔ اس وقت وہ گیارہ سال کا ایک بھولا بھالا بچہ تھا۔ فرانکو نے اسکے لئے اعلیٰ رہائش اور تعلیم و تربیت کا انتظام کیا اور اسے اپنی نگرانی میں رکھا۔ جنرل فرانکو ایک پکا کیتھولک تھا۔ اس فرقہ کو سرکاری مذہب کا درجہ دیا گیا۔ سیاست کے اندر اس فرقہ کی دخل اندازیاں قبول کرتا رہا۔ چرچوں میں فرانکو کی کامیابی کیلئے دعائیں مانگی جاتی تھیں۔ ملک کے اندر تبلیغ اور تبدیلی مذہب کا حق صرف اسی فرقہ کو حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ سپین میں مذہبی آزادی کا نام لینا ایک جرم بھی تھا اور گناہ بھی۔

ان نامساعد حالات میں مکرم مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر نے اسلام کی تبلیغ کا کام شروع کیا۔ آپ مارکیٹوں اور میلوں میں سٹال لگاتے۔ میز پر عطر اور خوشبوئیات کی شیشیاں سجا دیتے۔ لوگ آپ سے عطر وغیرہ بھی خریدتے اور آپ کو مشرقی لباس میں دیکھ کر دلچسپی لیتے اور بات چیت شروع ہو جاتی اور پھر وہی سٹال ایک تبلیغی مجمع بن جاتا۔ پچیس برس تک آپ اسی طرح صبر اور استقلال کے ساتھ کام کرتے رہے۔

۱۹۷۰ء میں جماعت احمدیہ کے تیسرے امام حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ سپین تشریف لے گئے۔ آپ قرطبہ کی جامع مسجد کو بے آباد دیکھ کر بے چین ہو گئے۔ چشم رواں اور درد دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگیں کہ اے خدا اس سرزمین کو ایک بار پھر آباد مسجدوں سے معمور کر دے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی دعائیں سنیں۔ آپ کو ان الفاظ میں تسلی دی کہ قَدْجَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیٔءٍ قدراً۔ یعنی ہر کام کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک وقت مقرر ہے۔

آپ کی خواہش کے مطابق مسجد کے لئے ایک قطعہ اراضی کی تلاش شروع ہوئی۔ قرطبہ سے قریباً تیس کلومیٹر جانب مشرق قرطبہ کو میڈرڈ سے ملانے والی شاہراہ پر جس کو N-IV کہتے ہیں ایک پرانا گاؤں پیدرو آباد ہے۔ یہاں پر بر لب شاہراہ ایک قطعہ اراضی حاصل کر لیا گیا۔

دور دراز کنذورلا کے بلند سرسبز پہاڑوں کے بطن سے جو چشمے پھوٹتے ہیں وہ حسین وادیوں کی آغوش میں آب رواں بن کر بہنے لگتے ہیں۔ یہ دریائے کبیر کا منبع ہے۔ کبھی چھپتا، کبھی سامنے آتا، آنکھ مچولیاں کھیلتا ہوا یہ دریا جب جنوبی سفر کے بعد قرطبہ کے میدانوں میں داخل ہوتا ہے تو پیدرو آباد کو چھوتا ہوا قرطبہ کے شہر کی طرف چلا جاتا ہے۔

مرد درویش کی ۱۹۷۰ء میں گریہ وزاری سے مانگی ہوئی دعاؤں کو خدا نے سن لیا تھا اور قبولیت کا شرف بخشا تھا۔ سپانیہ میں وہ طویل اندھیری رات جو ۱۴۹۲ء سے جاری تھی اب اس میں سحر پیدا ہونے لگی۔ قبولیت دعا اور ہستی باری تعالیٰ کا یہ ایک روشن نشان ہے۔

جان کارلوس میڈرڈ میں فرانکو کی زیر نگرانی تعلیم و تربیت حاصل کرتا رہا۔ جب وہ ۳۱ برس کا ہوا تو اس کی شادی یونان کی شہزادی صفیہ سے ہو گئی۔ یہ لڑکی نہایت روشن دماغ تھی۔ اپنے خاوند کے لئے تقویت کا باعث بنی۔ کارلوس فرانکو کی تعظیم اپنے باپ کی طرح کرتا تھا اور نہایت فرمانبردار نوجوان تھا۔ خود فرانکو کی نرینہ اولاد نہ تھی اگرچہ اس کی بیٹی کو امید تھی کہ اس کا داماد اس کے باپ کا جانشین بنایا جائے گا لیکن فرانکو نے کارلوس کو جانشین بنانے کا فیصلہ کر لیا۔ ۲۰/ نومبر ۱۹۷۵ء کو جنرل فرانسسکو فرانکو اس جہان فانی سے کوچ کر گیا۔ ابھی اس کی میت شاہی محل میں ہی پڑی تھی کہ دو دن بعد جان کارلوس سپانیہ کا بادشاہ بنا دیا گیا۔ جب فرانکو کو میڈرڈ سے باہر دفن کیا جا رہا تھا تو ملک سخت خطرہ کی حالت میں تھا۔ آمریت کا کارخانہ جوں کا توں تھا جس کا محافظ وزیر اعظم نویڈو تھا۔ بادشاہ محض کٹھ پتلی تھا۔ آمریت کا نام تبدیل کر کے بادشاہت رکھ دیا گیا تھا۔ جان کارلوس نویڈو کو ہٹانا چاہتا تھا لیکن وہ بے بس تھا۔ بادشاہ نے صبر کے ساتھ انتظار کیا۔ خود دیگر حالات میں ملوث ہو کر نویڈو یکم جولائی ۱۹۷۶ء کو مستعفی ہو گیا۔ بادشاہ نے بلا تاخیر ایک ایسے شخص کو وزارت عظمیٰ کے لئے چنا جس کو نیا سپین ہمیشہ یاد رکھے گا۔ وہ ایک زیرک قانون دان اور گوہر قابل تھا۔ ایڈولف سوریز نے آتے ہی بھانپ لیا کہ ہر طرف آمریت کے محافظ کھڑے ہیں۔ فرانکو کے دور حکومت میں تمام مخالف سیاسی پارٹیوں کو غیر قانونی قرار دیا جا چکا تھا اور کوئی بھی سیاسی حرکت کرنا سخت جرم تھا۔ سوریز نے ایک قانون بنایا جس کا نام "قانون اصلاح سیاست" رکھا۔ یہ بل پارلیمنٹ نے منظور کر لیا۔ اس بل کی رُو سے آمریت کی تمام باقیات خس و خاشاک کی طرح بہہ گئیں۔ میدان صاف ہو گیا۔ مارچ ۱۹۷۷ء میں ملک کی سب سے اہم پارٹی سوشلسٹ بحال کر دی گئی۔ ۹/ اپریل ۱۹۷۷ء کو کمیونسٹ پارٹی بحال کر دی گئی۔ ملک میں تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا۔ ۱۴/ مئی ۱۹۷۷ء کو ڈان جوان نے جو جان کارلوس کا باپ تھا اپنے بیٹے کے حق میں دستبرداری کا اعلان کر دیا۔ اس طرح بادشاہت مستحکم ہو گئی۔ ۱۵/ جون ۱۹۷۷ء کو ملک بھر میں پہلے انتخابات ہوئے۔ سوریز فتحیاب ہوا۔ نئی پارلیمنٹ اور نئی حکومت وجود میں آئی۔ سوریز نے سات مختلف پارٹیوں سے سات نمائندہ قانون دان طلب کئے۔ یہ سات قانون دان مجلس آئین ساز ہے۔ آئین بنایا گیا۔ ۶/ ستمبر ۱۹۷۸ء کو ساری قوم نے اس آئین کے حق میں ووٹ ڈال دیئے۔ ۲۷/ دسمبر ۱۹۷۸ء کو شاہ کارلوس نے ملک میں یہ آئین نافذ کر دیا جس میں یہ درج تھا کہ کوئی فرقہ ریاست کا سرکاری مذہب قرار نہیں دیا جائیگا۔ حکام سوسائٹی کے مذہبی جذبات کا احترام رکھتے ہوئے کیتھولک چرچ اور دیگر مذاہب کے ساتھ تعاون کی فضا کو قائم رکھیں گے۔ اور یہ کہ تمام سپانوی باشندے قانون کی نگاہ میں برابر ہونگے۔ پیدائش، نسل، مرد یا عورت، مذہب، فرقہ یا رائے کی بنا پر کوئی امتیاز نہیں ہوگا۔ سپین نے نیٹو (Nato) کی ممبر شپ کو قبول کر لیا اور اس کو یورپی کمیونٹی کا ممبر بھی تسلیم کر لیا گیا۔

پانچ سو برس سے سپانیہ کے اہل دانش جس اندھیری رات میں سحر پیدا ہونے کی امیدیں کرتے کرتے گزر گئے تھے۔ وہ سحر ایک مرد درویش کی گریہ وزاری سے چند سالوں کے اندر طلوع ہو گئی۔

۹/ اکتوبر ۱۹۸۰ء کو حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے پرسوز دعاؤں کے ساتھ مسجد بشارت کا سنگ بنیاد رکھا۔ اہل سپانیہ کو محبت کا پیغام دیا۔ "اے اہل سپانیہ، ہم نے تجھے معاف کر دیا۔ کوئی عداوت نہیں ہوگی۔ ہم تیرا مستقبل عظیم بنانے کے لئے بشارت لے کر آئے ہیں۔ یہ کام پیار سے ہوگا، محبت سے ہوگا۔ اے سپین تو ہمارا ہے۔ ترے چپہ چپہ پر ہمارے بزرگوں کی پیشانیوں کے نشان ہیں۔ تو ہماری عظمت رفتہ کا ایک نشان ہے۔ ہم تیرے ہیں۔ اے وادی کبیر، کتنا خوش بخت ہے تو۔ تیرے کنارے پر ایک مرد حق نے مشاکاتیہ کا چراغ جلایا ہے۔

مسجد بشارت کی بنیاد رکھنے کے بعد مسیح محمدی کا وہ تیسرا خلیفہ، ہر حال میں مسکرانے والا اور دوسروں کو ہمیشہ مسکراتے رہو کا سبق دینے والا ہمارا امام پاکستان چلا گیا اور پھر کبھی واپس نہ لوٹا۔ ۹/ جون ۱۹۸۲ء کو آپ کی وفات ہوئی۔ اور ۱۰/ جون ۱۹۸۲ء کو سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ منصب خلافت پر متمکن ہوئے۔

۱۰/ ستمبر ۱۹۸۲ء کو جماعت احمدیہ کے چوتھے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سپین تشریف لے گئے اور مسجد بشارت کا افتتاح فرمایا۔ اہل سپانیہ نے اس پر فخر کیا۔ دنیا بھر سے جماعت کے وفود شامل ہوئے۔ سپانوی حکام اور ان کے نمائندے بھی موجود تھے۔ پاکستان سے کثیر جماعت پہنچی تھی۔ انگلستان سے بھاری تعداد میں افراد شریک ہوئے۔ دعاؤں کے ساتھ افتتاح کیا گیا۔ دعوت عام تھی۔ سارا گاؤں بچوں، عورتوں، بوڑھوں سمیت مسجد کے لان میں امڈ آیا تھا۔ کھانا اور پھل وافر تھا۔ ایک جشن کا سماں تھا۔ یہ خاکسار بھی اس تقریب میں شامل تھا۔

آج پندرہ برس گزر گئے ہیں۔ مسجد بشارت میں توسیع ہو چکی ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت پھیل رہی ہے۔ اللہ کے فضل نازل ہو رہے ہیں۔ اگر آپ کو سپین جانے کا موقع ملے تو مسجد بشارت ضرور جائیں۔ مقامی لوگوں میں یہ "مسیتہ پدروباد" کے نام سے موسوم ہے۔ یقیناً یہ مسجد خدا تعالیٰ کے بہت سے فضلوں کو تازہ کرتی ہے اور اہل سپین کے دل محبت اور پیار سے جیتنے کے اہم فریضہ کو یاد دلاتی ہے۔

☆......☆......☆

IMPORTANT NOTICE

All Rights in the transmissions on Muslim Television Ahmadiyya International are reserved. No part of these transmissions, programmes and materials including those on MTA website 'alislam', and the 'ADMONISH' teletext service, may be reproduced by any means, electronic (i.e. INTERNET or others) or mechanical including photocopying, recording or any Information Storage and Retrieval systems save with the written permission from the Board of Management MTA International: 16 Gressenhall Road London SW18 5QL. Tel: +44 181 870 0922, Fax: +44 181 870 0684.

Any unauthorized or restricted acts in relation to the said transmissions, programmes and materials may result in civil proceedings for damages and/or criminal prosecution.

copyright (c) 1998 by Muslim Television Ahmadiyya International London.

بقیہ:مختصرات از صفحہ اول

☆......مذاہب کی بنیاد الٰہی کتب پر رکھی گئی ہے۔ جس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ادب کرنے اور امن سے رہنے کی تعلیم دی گئی ہے تو پھر یہ جھگڑے کیوں پائے جاتے ہیں ؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ کا سوال یہ ہوتا کہ لوگ اپنے مذاہب کی تعلیمات پر عمل کیوں نہیں کرتے تو میں اتفاق کرتا کیونکہ تمام مذاہب سچائی اور محبت اور اتحاد کی تعلیم دیتے ہیں۔ اگر عامل ہوتے تو یہ آئرلینڈ، انگلینڈ اور کیتھولک اور پراٹسٹنٹ کا جھگڑا کبھی نہ اٹھتا۔ آج کل ذاتی اقتدار کی خواہش کے لئے مذہب کو استعمال کیا جاتا ہے اور ذاتی اغراض کے حصول کے لئے لڑائیاں اور جھگڑے ہوتے ہیں۔

☆......اگر کسی کھیل میں چوٹ آجائے تو کیا وہ کھیل جاری رکھنا چاہئے ؟ حضور انور نے فرمایا چوٹ تو ہر جگہ لگ سکتی ہے۔ چوٹ کا امکان تو ہر جگہ موجود ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے، کار چلاتے ہوئے، سڑک پر چلتے ہوئے۔ اس لئے صرف کھیلوں ہی کو کیوں چھوڑا جائے۔ احتیاط کے ساتھ کھیل جاری رکھیں۔

☆......خدا تعالیٰ قادر ہے اور رحیم ہے تو پھر سوڈان وغیرہ کو خدا نے کیوں چھوڑ دیا ہے ؟

☆......پاکستان کے ایٹمی دھماکے پر Super Powers اس کی مذمت کیوں کر رہی ہیں ؟

سوموار، یکم جون ۱۹۹۸ء :

آج حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ساتھ ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۳۱ جو ۱۲ / دسمبر ۱۹۹۵ء کو براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

منگل، ۲ / جون ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۴۹ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ کلاس کے آغاز میں حضور انور نے فرمایا کہ پچھلی کلاس میں سجدہ تلاوت کے بارے میں ایک مسئلہ کی تحقیق کے لئے کہا گیا تھا وہ مرکز سے موصول ہو گئی ہے۔ حضور نے آنحضرتؐ اور صحابہؓ کے اس بارہ میں طرز عمل کے متعلق بتایا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ : حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب بھی سجدہ والی آیت پڑھتے اور ہم آپ کے ساتھ ہوتے تو آپ اور ہم سب سجدہ کرتے۔ حضرت عبد اللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے سورۃ نجم کی سجدوں والی آیت کی تلاوت پر سجدہ کیا اور ہم سب نے بھی سجدہ کیا۔ حضرت زیدؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورۃ نجم پڑھ کر سنائی تو آنحضرت ﷺ نے اس آیت پر سجدہ نہ کیا اور نہ ہی میں نے کیا۔

حضور انور نے فرمایا تو کیا یہ نتیجہ ہے کہ کسی اور کی تلاوت پر سجدہ کرنا فرض نہیں اگر وہ امام نہ ہو۔ حنفی لوگ تو سجدہ ضروری سمجھتے ہیں اور دیگر فقہاء اسے اختیاری عمل قرار دیتے ہیں جیسے سورہ نجم کی تلاوت کے دوران ہوا۔ جہاں آنحضرت ﷺ نے سجدہ کیا وہاں تلاوت حضور خود فرما رہے تھے۔ کسی اور کی تلاوت سے آپ پر کوئی اثر نہ پڑا۔ گویا اگر کوئی شخص خود پڑھ رہا ہو تو وہ سجدہ کرے۔ حنفیوں کے علاوہ باقی لوگ کہتے ہیں کہ اگر سجدہ نہ کرنا گناہ ہوتا تو حضور اکرمؐ زیدؓ کو حکم فرماتے کہ تم پڑھ رہے ہو اور سجدہ کیوں نہیں کر رہے۔

☆......ایک اور روایت یہ ہے کہ ایک جمعہ کے روز حضرت عمرؓ نے ممبر پر بیٹھ کر سورۃ النحل کی تلاوت کی اور پھر ممبر سے نیچے اتر کر سجدہ کیا۔ اگلے جمعہ حضرت عمرؓ نے پھر سورۃ النحل کی تلاوت کی اور لوگوں سے کہا، "اے لوگو! ہم سجدے والی سورۃ پڑھتے ہیں اگر سجدہ کر لیں تو اچھا ہے اور اگر نہ کریں تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سجدہ تلاوت فرض نہیں کیا۔ ہم پر چھوڑ دیا ہے۔

گویا حضرت عمرؓ نے دوران خطبہ سجدہ تلاوت کے بارے میں جو کچھ کہا اس سے کسی صحابی نے کوئی اختلاف نہ کیا تو یہ صرف حضرت عمرؓ کی رائے نہ تھی بلکہ اجماع ہو گیا۔ سجدہ کرنے پر ثواب ہو گا اور نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ حنفی لوگ کہتے ہیں کہ یہ حضرت عمرؓ کا ذاتی استدلال تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضرت عمرؓ آنحضرت ﷺ کی سنت کو زیادہ جانتے اور سمجھتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجماع کو اہم قرار دیا ہے۔ آخر میں حضور نے فرمایا کہ میں ذاتی طور پر اطمینان قلب کے لئے یہی اعتقاد رکھتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہے سجدہ کر لیا جائے اس میں روح کی تسکین ہے۔

اس کے بعد ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۴۹ سورۃ حٰمٓ سجدہ کی آیت نمبر ۵۲ سے ہوئی۔ اس کے بعد سورۃ الشوریٰ شروع کی گئی۔ آیت نمبر ۶ کے ذکر میں فرمایا کہ فرشتوں کا نیک انسانوں کے لئے استغفار کرنا مومنین کے لئے پر امید بات ہے اور مستحقین کے بارے میں ان کا استغفار قبول بھی ہو گا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے رحم کا اظہار ہے۔ اللہ تعالیٰ جن کو بچانا چاہے ان کے لئے نیک لوگوں سے دعاؤں کی تحریک ہو جاتی ہے۔ فرشتوں سے مراد ہے فرشتہ سیرت لوگ استغفار کر رہے ہونگے۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ وہ ایسے گنہگار لوگوں کے لئے بھی دعائیں کر رہے ہونگے جن کے پکڑے جانے کا احتمال موجود ہے۔ اس لئے آپ یعنی اے رسولؐ خدا آپ بھی ان کے لئے استغفار کریں کیونکہ آپ مجاز ہیں اور آپؐ کی سفارش برحق ہے۔

بدھ، ۳ / جون ۱۹۹۸ء :

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۲۵۰ ریکارڈ اور براڈکاسٹ کی گئی۔ آج کی کلاس سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر ۱۱ سے شروع ہوئی جس میں ذکر ہے کہ ہر قسم کے اختلافات دینی ہوں یا دنیوی ان کا آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ آیت نمبر ۱۲ میں فاطِرُ السَّمٰوٰت والارض سے مراد یہ ہے کہ وہ عدم سے پیدا کرنے والا ہے پھر تمہاری افزائش نسل کرتا ہے۔ فطور کے ایک اور معنی بھی ہیں کہ اولاً پیدا کرنے والا اور پھر مخلوق چیزوں کو پھاڑ کر نئی چیزیں بنانے والا۔ یعنی آسمان اور زمین کو پھاڑے گا اور نئی مخلوق پیدا کرے گا اور جب وہ تمہیں از سر نو اٹھائے گا تو اس وقت اس کی وحدانیت کا اظہار ہو گا۔

آیت نمبر ۱۳ میں ہے کہ آسمانوں اور زمین کے تمام اسرار کی چابیاں خدا کے ہاتھ میں ہیں۔ یہ تمام سائنسی انکشافات اس آیت کے تحت ہو رہے ہیں اور ان ہی ایجادات کے نتیجے میں رزق پیدا ہوتا ہے۔ ساری بحث ہی علم اور عدم علم کی ہے۔ علم دولت ہے جو بھی علم ہے اس کا آخری نکتہ دولت کمانا ہے اور تسلط کو بڑھانا ہے۔

آیت نمبر ۱۴ میں حضرت نوح اور آنحضرت ﷺ، حضرت ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام کی طرف شرعی احکامات کا نچوڑ یہی تھا کہ تم دین کو قائم کرو اور انتشار نہ کرو۔ لیکن یہی باتیں مشرکین پر گراں گزرتی تھیں۔ آیت نمبر ۱۵ میں انسان کی تفرقہ پرستی کی نفسیات یہ بتائی گئی ہے کہ ان کا اختلاف عقائد اور تعلیمات کے غلط یا صحیح ہونے کے بارے میں نہیں ہوتا بلکہ صرف ایک دوسرے کی برتری اور بالادستی کو نہ قبول کرنے کے لئے ہوتا ہے۔

جمعرات، ۴ / جون ۱۹۹۸ء :

آج ہومیوپیتھی کلاس نمبر ۱۳۲ جو ۱۸ / دسمبر ۱۹۹۵ء کو پہلی بار ریکارڈ اور براڈکاسٹ ہوئی تھی دوبارہ نشر کی گئی۔

جمعۃ المبارک، ۵ / جون ۱۹۹۸ء :

آج فرنچ بولنے والے زائرین کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا دن تھا۔ کارروائی اختصار کے ساتھ اپنی ذمہ داری پر درج ذیل ہے :

☆......کیا انڈونیشیا کے صدر کے بدلنے سے حالات بدل جائیں گے ؟

☆......جب ہم بیمار ہوتے ہیں تو ڈاکٹر کو فیس دیتے ہیں تو کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم ڈاکٹر کو صحت کی بحالی میں بھی کچھ نہ کچھ فیس دیتے رہیں ؟۔

☆......کیا سود کو ایم ٹی اے پر خرچ کیا جا سکتا ہے ؟ حضور انور نے فرمایا نہیں۔ سود کی رقم آپ کی نہیں۔ اس کا جائز مصرف یہ ہے کہ اسے جماعت کو دے دیں اور وہ آپ کے کھاتے میں نہیں لکھی جائے گی۔ مرکز جہاں چاہے خرچ کرے۔ آپ اسے نامزد نہیں کر سکتے۔

☆......کعبہ میں حجر اسود کی کیا اہمیت ہے، کیا اس کی پرستش کی جاتی ہے ؟ حضور انور نے فرمایا کہ اسے صرف بوسہ دیا جاتا ہے جو پرستش نہیں۔ ماں بچے کو بوسہ دیتی ہے پرستش نہیں کرتی۔

☆......ان کے علاوہ Genetic Engneering، آواگون اور خودکشی کے بارے میں بھی سوالات کئے گئے۔

(امتہ المجید چوہدری)

نماز جنازہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مؤرخہ ۴ / جون ۱۹۹۸ء بروز جمعرات قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرمہ ناصرہ ندیم صاحبہ اہلیہ محترم محمد یامین ندیم صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ نماز جنازہ سے قبل مرحومہ کا مختصر ذکر خیر کیا گیا :

محترمہ ناصرہ ندیم صاحبہ : جس طرح ندیم صاحب سلسلہ کے فدائی ہیں اسی طرح ناصرہ صاحبہ بھی فدائی تھیں۔ ان کی جوڑی اس لحاظ سے جماعت انگلستان میں ایک نمونہ کی جوڑی تھی۔ مسلسل وفا کے ساتھ انہوں نے جماعت سے تعلق رکھا اور اپنی اولاد کو بھی دین کا عاشق بنایا۔ ایسی ماں پر جس حد تک بھی ممکن ہو بچوں کو فخر کرنا چاہئے اور انہیں ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے۔

اس موقعہ پر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی :

۱۔ مکرم عبید اللہ علیم صاحب : آپ ۱۸ / مئی کو کراچی میں حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ ۱۹۳۹ء میں بھوپال میں پیدا ہوئے اور بعد میں ہجرت کر کے پاکستان تشریف لے آئے۔ بطور شاعر تو یہ معروف تھے ہی مگر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ ان کی غیر معمولی قدر اس لئے کرتے تھے کہ یہ احمدیت کے حق میں بڑے غیرتمند اور ایک ننگی تلوار کی طرح رہے ہیں اور اسی طرح اپنے ذاتی معاملات میں بھی یہ ہمیشہ غیرتمند رہے ہیں۔ اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔

۲۔ مکرمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ربوہ : ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب سلسلہ کی تاریخ میں اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خصوصی تعلق کی بناء پر ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان کی اہلیہ محترمہ نور بیگم صاحبہ نہایت کم گو اور سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ ان کے اخلاص کی وجہ سے حضور انور نے خود انکی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا فیصلہ فرمایا۔

۳۔ مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم حافظ بشیر احمد صاحب آف لاہور : اپنے سب بہن بھائیوں میں فدائیت اور وفا میں بہت اونچا مرتبہ رکھتی ہیں اور اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ اسی طرف بلایا۔ ان کے اخلاص اور دیرینہ تعلق کی بناء پر، نہ کہ ان کی اولاد کے کہنے پر، حضور نے خود اپنے دل سے ان کی نماز جنازہ پڑھانے کا فیصلہ فرمایا۔

۴۔ مکرمہ فضیلت بی بی صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ : ایک درویش صفت غریب مسکین خاتون تھیں جو دعاگو اور بہت سادہ طبیعت کی تھیں۔ ان کی نماز جنازہ بھی ساتھ ہی ہو گی۔ احباب ان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

☆......☆......☆

اذکروا موتاکم بالخیر

مکرم عبیداللہ علیم صاحب مرحوم

جماعت احمدیہ کے معروف شاعر مکرم عبیداللہ علیم صاحب گزشتہ ماہ کراچی میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ ان میں سے ایک نمایاں خوبی آپ کی خلافت احمدیہ سے بے پناہ محبت اور عشق تھا جس کا اظہار مختلف رنگ میں ہوتا رہتا تھا۔ اسی تعلق میں ذیل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے نام ۲۸ ؍جولائی ۱۹۹۵ء کے آپکے ایک مکتوب کا متن مرحوم کیلئے تحریک دعا کی غرض سے ہدیہ قارئین ہے:

"پیارے حضور گرامی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ پرسوں مجھے نگار نے کلام طاہر کا بیش بہا تحفہ عطا فرمایا۔ اللہ انہیں جزا دے۔ کلام طاہر کی پہلی باضابطہ اور مستند اشاعت دیکھ کر آنکھیں شاداب اور دل باغ باغ ہوگیا۔ جہاں یہ مجموعہ لجنہ کراچی کے ذوق، سلیقہ اور نزاکت کا شاہکار ہے وہاں یہ مجموعہ لجنہ کراچی کی بے پناہ عقیدت کا مظہر بھی ہے۔ اور ان کی محنت وریاضت کا بھی منہ بولتا نمونہ ہے۔ اللہ انہیں جزاء دے۔ حضور ایدہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے جو مقام عطا فرمایا ہے وہ داد و تحسین سے بے نیاز اور مستغنی ہے مگر ایک غلام کا وجود اپنے آقا کے کلام کا صوری و معنوی حسن دیکھ کر رشک و رقص کی کیفیت میں تو آسکتا ہے اور تصور میں داد و تحسین کا یہ عالم تو ہو سکتا ہے کہ لاؤ کھینچ بغل میں تجھ کو دیر تلک ہم پیار کریں۔ ہر چند یہ عالم کب نہیں ہوتا۔ مگر کبھی کبھی رنگ ترنگ کا عالم اور ہی ہوتا ہے۔ میں تو ہر خطبے کی بلاغت سے، اشارت سے، ادا سے جب اپنی ذات کا محاسبہ کرتا ہوں تو ایک چپ لگ جاتی ہے اور میر کے اس شعر کی تصویر بن جاتا ہوں۔ یہی جانا کہ کچھ نہ جانا، ہائے سو بھی اک عمر میں ہوا معلوم۔ اے اللہ کے نور میرے لئے دعا کریں کہ میری ہر تاریکی اور ہر جہل دور ہو جائے اور میں وجود خلافت سے ایسا جوڑ دیا جاؤں کہ دیکھنے والے اپنے اور غیر میر کی زبان میں بے اختیار پکار اٹھیں۔ کچھ نہ دیکھا بجز یک شعلۂ پر پیچ و تاب۔ شمع تک تو ہم نے دیکھا تھا کہ پروانہ گیا۔ اے میر پیارے کل سے جلسہ شروع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ہر طرح کی نعمت وبرکت کا نزول فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ صحت دے۔ آپ جگ جگ جئیں۔ ہماری آنکھوں سے ہمارے دلوں میں اترتے چلے جائیں۔ ہم ایسے ہو جائیں جیسے آپ کی تمنا ہے۔ اے وجود طاہر آپ کو کلام طاہر مبارک ہو۔ جلسہ مبارک ہو۔ آپ کی دعاؤں کا ہمیشہ سے زیادہ محتاج۔ آپ کا ایک ادنیٰ غلام۔ عبیداللہ علیم

☆......☆......☆

مکرمہ منصورہ اعجاز صاحبہ مرحومہ

مکرمہ منصورہ اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب آف لندن ایک لمبی علالت کے بعد گزشتہ ماہ بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے احاطہ مسجد فضل لندن میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بروک وڈ کے قبرستان میں مرحومہ کی تدفین عمل میں آئی۔ ذیل میں مرحومہ کا ایک خط جو انہوں نے ۳۰ ؍اکتوبر ۱۹۹۷ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا تھا حسب ہدایت حضور ایدہ اللہ دعا کی تحریک کی غرض سے شائع کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پیارے آقا! سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

پیارے حضور اقدس! یہ عریضہ خاکسارہ کی طرف سے دعائیہ درخواست دعا ہے۔ آپ اتنی توجہ سے بہت وقت دے کر خاکسارہ کیلئے دوائیں اور دعائیں کر رہے ہیں۔ میرا رواں رواں خدا تعالیٰ اور آپکا مشکور ہے۔ ؎

اگر ہر بال ہو جائے سخنور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

خاکسارہ کو یہ زندگی کے چند ماہ آپکی اور جماعت کی دعاؤں سے مل گئے ہیں۔ میں ابتلاء اور آزمائش کا یہ زمانہ اپنی انتہائی کوشش سے بہت صبر کے ساتھ گزار رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور میری مغفرت کر دے۔ اور اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے یونہی۔ آمین

خاکسارہ نے اپنے آپ کو ایلوپیتھک دوائیوں سے بچا کر ہومیوپیتھک کے لئے وقف کر دیا ہوا ہے۔ اب پیٹ میں پانی بھر گیا ہے جو محسوس ہوتا ہے کہ پھیپھڑوں کو پار کر کے دل تک آگیا ہے۔ پانی کو نکلوانا ایک تکلیف دہ امر ہے۔ پہلے زندگی لیٹ کر گزار لیتی تھی۔ اب بیٹھنا، پھرنا اور لیٹنا سب دشوار ہو گیا ہے۔ میرے سب پیارے مجھے تکلیف دہ حالت میں دیکھ کر بے چین ہو جاتے ہیں۔

میرے پیارے آقا! اللہ تعالیٰ سے میرے لئے آسانی کی زندگی، رحم اور مغفرت کی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے سارے گناہ معاف کر کے مجھے حضرت رسول کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ خاکسارہ کو اس آزمائش سے صبر سے گزرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(۱) اپنی صحت کے زمانہ میں خدا تعالیٰ سے ایک جذباتی سی خواہش کرتی ہے اور نماز میں مانگا کرتی تھی کہ میرے جسم کو حضرت بیگم صاحبہ آپا آصفہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے قرب میں جگہ مل جائے۔

(۲) اور میرے لئے اللہ تعالیٰ خلیفہ وقت سے (اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی والی بہت لمبی زندگی عطا فرمائے اور ساری دنیا میں جماعت کی ترقی دکھائے۔ فرشتوں کی فوج سے آپ کو فتح و نصرت عطا فرمائے۔ آمین۔ جماعت کے افراد کو تقویٰ پر چلائے اور آپ کی اولاد در اولاد اور نسل بعد نسل سچے احمدی بنے اور قرۃ العین بنے اور ان کی طرف سے ہر پریشانی سے بچائے آمین) میرا جنازہ پڑھا جانا میرا مقدر بنا دے۔ اور مجھے مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے آمین۔ آخر میں حضور اقدس سے آپ کیلئے اور اپنے سب پیاروں کیلئے صبر جمیل کی درخواست کروں گی۔ سب کو تا ابد خاکسارہ کی نیک دعائیں لگ جائیں۔ آمین۔ والسلام

آپ کی ادنیٰ کنیز جس کو اتنی زیادہ شفقت دی
منصورہ اعجاز

مکتوب آسٹریلیا

(چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا)

کھچاؤ اور دباؤ کے حاملہ عورتوں اور ان کے ہونے والے بچوں پر بداثرات

حال ہی میں ملبورن؛ آسٹریلیا میں ایک سائنس کانفرنس منعقد ہوئی ہے اس میں Dr Miodrag Dodic نے بتایا کہ حاملہ بھیڑوں کے بچوں پر دوران حمل ان کی ماؤں کو جس کھچاؤ اور دباؤ (Stress) سے گزرنا پڑا ہم نے اس کے اثرات کا مشاہدہ کرنے کے لئے تجربات کئے ہیں۔ اس غرض کے لئے انہوں نے حاملہ بھیڑوں کو صرف دو روز کے لئے ان کو وہ ہارمون زیادہ مقدار میں دئے جو ان کا جسم Stress کے دوران پیدا کرتا ہے یعنی ان کو Stress Hormones کی نارمل سے زیادہ مقدار دی گئی۔ پھر جب ان کے بچے جوان ہوئے تو ان کے معائنہ سے پتہ لگا کہ ان کو ہائی بلڈ پریشر کی تکلیف ہو گئی ہے جو ان بھیڑوں کو نہیں جن کی ماؤں کو دوران حمل فکر و تشویش کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ البتہ ابھی یہ کہنا قبل از وقت ہے کہ ایسے بچوں پر لمبا عرصہ چلنے والے بداثرات کیا مرتب ہونگے۔

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جس چیز کا علم ہم سب کو ہونا چاہئے وہ یہ ہے کہ عورتوں کے آغاز حمل کے تین مہینے بالخصوص اہم ہوتے ہیں کیونکہ اس دوران بچہ کے تمام اعضاء بن رہے ہوتے ہیں اور اس کا وہ ماحول تیار ہو رہا ہوتا ہے جس میں بچہ نے پرورش پانی ہوتی ہے لہذا اس عرصہ میں ماں پر جو گزرتی ہے اس کا بچہ کی نشوونما اور نفسیات پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

وہ کہتے ہیں ہماری آبادی کا چوتھا حصہ ۴۵ سال کی عمر کے بعد ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہو جاتا ہے جس سے فالج اور امراض قلب پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا یہ بہت ضروری ہے کہ حاملہ عورتوں کا ماحول خوشگوار رکھا جائے اور ان کو Stress سے بچایا جائے ورنہ امکان ہے کہ ان کے بچوں کو اس کے بدنتائج ۴۵ سال کی عمر کے بعد بھگتنا پڑیں گے۔

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ جب حاملہ عورتوں کو کوئی تشویش کی بات پیش آئے تو وہ اپنی توجہ ادھر سے ہٹانے کے لئے ایک سے دس تک گنتی توجہ سے شروع کریں اس سے افاقہ ہوگا۔ (ماخوذ سڈنی ہیرلڈ ۸.۵.۹۸)

گنتی کی بجائے اگر نماز، دعا، استغفار اور درود شریف سمجھ سمجھ کر پڑھا جائے اور خدا کی رضا پر راضی رہنے کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کیا جائے تو امید ہے کہ یہ فارمولا سٹریس کو دور کرنے کے لئے گنتی کی نسبت کہیں زیادہ مؤثر ہوگا۔ نیز اس تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ اپنے گھر کے ماحول کو خوشگوار رکھنا اور فکر و تشویش (Stress & Tension) کو خواہ مخواہ پیدا نہ ہونے دینا نہ صرف اپنی صحت کے لئے بلکہ اپنے بچوں کی صحت کے لئے بھی ضروری ہے۔ جو طبائع ہر وقت فکر و تشویش میں مبتلا رہتی ہیں ہو سکتا ہے کہ ان کے لاشعور میں وہی تشویش ڈیرے ڈالے ہوئے ہو جو ان کی ماں کو ان کی پیدائش سے پہلے رہا کرتی تھی۔ بہر حال خدا کے قانون میں ہر چیز خواہ ایٹم کے برابر چھوٹی ہو، اچھی یا بُری اپنا نتیجہ پیدا کئے بغیر نہیں رہتی۔ جیسے فرمایا کہ 'جو ذرہ برابر بھی نیک یا برا عمل کرے گا وہ اس کا نتیجہ دیکھ لے گا' (سورۃ الزلزال) سوائے اس کے کہ خدا اس کے بدنتائج کو اپنے فضل سے محو کر دے جیسا کہ قرآن کریم میں دوسرے مقامات پر مذکور ہے۔

☆......☆......☆

بھونکے کُتّا کاٹے قانون

وہ بھی کیا دن تھے کہ جب کتے بھونک بھونک کر ہی اپنا غصہ نکال لیتے تھے اس لئے جو بھونکتے تھے وہ کاٹتے نہیں تھے لیکن آج کل تو کتے بھونکتے بھی ہیں اور کاٹتے بھی ہیں۔ چنانچہ لوگوں کی شکایات اتنی بڑھیں کہ حکومت نیو ساؤتھ ویلز (آسٹریلیا) قانون بنا رہی ہے کہ مالک اپنے کتوں کو پٹہ بھی ڈالیں اور چھینکا بھی۔ ورنہ بھونکنے والے کتوں کے مالکوں کی قانون خبر لے گا۔

خبر کے مطابق کتا پہلی بار بھونکے گا تو ۱۰۰ ڈالر جرمانہ ہوگا اس کے بعد ہر بار بھونکنے پر پھر اتنا ہی جرمانہ یہاں تک کہ جرمانہ کی کل رقم ۴۴۰۰ ڈالر ہو جائے (یہ واضح نہیں کہ اتنا جرمانہ ادا کرنے کے بعد فری بھونکنے کی اجازت ہوگی یا نہیں)۔ جو کتے زیادہ خطرناک ہیں ان کے مالکوں کو جرمانہ بھی ہوگا یعنی ۵۵۰۰ ڈالر تک۔ سڑکوں پر گند ڈالنے کی صورت میں موقعہ پر ہی ۲۰۰ ڈالر جرمانہ ہوگا۔ رجسٹریشن فیس بھی بڑھا کر ۱۰۰ ڈالر کر دی گئی ہے۔

ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ آئندہ جو بھی بلیاں کتے رجسٹر کئے جائیں گے ان کے اندر ایک مائیکروچپ لگایا جائے گا جس سے ان کی نقل و حرکت ہر وقت معلوم کی جاسکے گی۔ یوں مفرور کتوں اور بلیوں کو پکڑنا اور مالکوں کو لوٹانا آسان ہو جائے گا۔ یہ مائیکروچپ صرف دس ڈالر کی ہوگی۔

یاد آیا کہ چند روز قبل یہ خبر بھی آئی تھی کہ نیو ساؤتھ ویلز کے جو قیدی جیل سے باہر کام کرنے کے لئے جاتے ہیں ان کے گھٹنوں پر ایسا چھوٹا سا آلہ باندھ دیا جایا کرے گا جس سے ان کی نقل و حرکت ہر وقت جیل میں ریکارڈ کی جاسکے گی۔ اور وہ جونہی اپنی مقررہ حدود سے تجاوز کریں گے ان کے خلاف فوری کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی۔ ☆......☆......☆

دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے
(حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

TOWNHEAD PHARMACY
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
☆......☆......☆......☆
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

آسمانی قرنا - ایم ٹی اے

(محمد سعید احمد - لاہور)

انبیاء آسمانی قرنا ہوتے ہیں۔ آسمان سے ان میں وحی پھونکی جاتی ہے جس کا انتشار الٰہی نوشتوں اور منشائے باری تعالیٰ کے مطابق ہوتا ہے۔ بگڑے ہوئے لوگ اور بگڑے ہوئے مذہبی راہنما آسمانی پیغام کو قبول کرنے کی بجائے اس کو مٹانے کے لئے کمر بستہ ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ ایک صدی سے حق و باطل کا معرکہ جاری ہے۔ انسان اپنی بہتری اور ترقی کے لئے جو بھی ایجادات کر رہا ہے ابلیسی اور شیطانی قوتیں انہیں ابن آدم کو گمراہ کرنے کے لئے استعمال کر رہی ہیں مگر فرشتے انہیں پیغام حق کے غلبہ اور مومنین کی فتح کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ اس نظارہ کی ایک شاندار مثال ایم ٹی اے ہے۔

ایم ٹی اے در حقیقت نفخ صور ہے۔ عامۃ الناس یہ خیال کرتے ہیں کہ نفخ صور قیامت کے دن ہوگا مگر نبی کا آنا بھی ایک طرح کی قیامت ہوتا ہے۔ وہ مومنین کے لئے جنت پیدا کر دیتا ہے اور مکفرین کے لئے دوزخ۔ کیونکہ وہ بشیر اور نذیر ہوتا ہے۔ ایم ٹی اے پر عالمی بیعت جیسی خوشخبریاں مومنوں کو ملتی ہیں اور مباہلہ کے چیلنج ملاؤں اور علماء سو کو زندہ در گور کر دیتے ہیں۔

قرآن کریم میں نفخ صور کا ذکر دس جگہوں پر آیا ہے یعنی سورۃ انعام، کھف، طٰہٰ، مومنون، النمل، یٰس، الزمر، قٓ، الحاقہ اور النباء میں۔ ان مقامات پر مذکور نفخ صور کے مناظر کے کچھ پہلو درج ذیل ہیں:

☆...... اللہ تعالیٰ کی شان کُنْ فَیَکُوْن ظاہر ہوتی ہے۔

☆...... آسمانوں اور زمین کی پیدائش کی حکمت ظاہر ہوتی ہے یعنی ایک طرح سے پھر نیا آسمان اور نئی زمین پیدا ہوتی ہے۔

☆...... بے ہودہ باتوں اور یاوہ گوئی سے الگ رہنے کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔

☆...... ایک ذوالقرنین فساد فی الارض کے خلاف دیوار بناتا ہے جس پر دشمن چڑھ نہ سکیں اور نہ اس میں سوراخ کر سکیں۔

☆...... عالمی وحدت پیدا ہوتی ہے۔

☆...... امت محمدیہ میں جب دوبارہ نفخ صور ہوگی تو نیلی آنکھوں والی قومیں اقتدار میں ہونگی۔

☆...... نفخ صور کے وقت قرابتیں ختم ہو جائیں گی۔

☆...... گھبراہٹ پیدا ہوگی سوائے ان کے جو خدا تعالیٰ کی امان میں ہونگے۔

☆...... قبروں میں لیٹے ہوئے لوگ نکل آئیں گے۔

☆...... زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی۔

☆...... منکرین پر عذاب نازل ہوگا اور حق و باطل میں فرق نظر آجائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نفخ صور کی جو تصویر کشی فرمائی ہے وہ درج ذیل ہے:

۱...... "ایک فرقہ دوسرے فرقہ کو کھا جائے گا اور یاجوج ماجوج سر بلندی پائیں گے اور تمام سطح زمین پر ان کے نکلنے کی خبریں سننے میں آئیں گی اور ان دنوں میں اسلام بوڑھی عورت کی طرح ہوگا............ تب آسمان سے نصرت اور خدا تعالیٰ کی طرف سے بغیر تلوار اور بغیر نیزے اور لڑنے والوں کے عزّت کے نشان اتریں گے اور اسی کی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے" ونفخ فی الصور ......الخ" اے عقلمندوں کے گروہ یہ مسیح موعود کی بعثت سے مراد ہے۔(ترجمہ عربی عبارت ازخطبہ الہامیہ.تفسیر سورۃ یونس تا کہف بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴)

۲...... "و نفخ فی الصور فجمعنا ھم جمعاً یعنی آخری زمانہ میں خدا اپنی آواز سے تمام سعید لوگوں کو ایک مذہب پر جمع کر دے گا جیسا کہ وہ ابتداء میں ایک مذہب پر جمع تھے کہ اول اور آخرت میں مناسبت پیدا ہو جائے"۔(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۱۴۶)

۳...... آخری دنوں میں جو یاجوج ماجوج کا زمانہ ہوگا۔ دنیا کے لوگ مذہبی جھگڑوں اور لڑائیوں میں مشغول ہو جائیں گے اور ایک قوم دوسری قوم پر مذہبی رنگ میں ایسے حملے کرے گی جیسے ایک موجِ دریا دوسری موج پر پڑتی ہے اور دوسری لڑائیاں بھی ہونگی اور اس طرح پر دنیا میں بڑا تفرقہ پھیل جائے گا اور بڑی پھوٹ اور بغض اور کینہ لوگوں میں پیدا ہو جائے گا اور جب یہ باتیں کمال کو پہنچ جائیں گی تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دے گا یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے جو اس کی قرنا ہے ایک ایسی آواز دنیا میں پہنچا دے گا جو اس آواز کے سننے سے سعادت مند لوگ ایک مذہب پر اکٹھے ہو جائیں گے اور تفرقہ دور ہو جائے گا اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائے گی۔(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۸۳)

۴...... "صور پھونکنے سے اس جگہ یہ اشارہ ہے کہ اس وقت عادت اللہ کے موافق خدا تعالیٰ کی طرف سے آسمانی تائیدوں کے ساتھ کوئی مصلح پیدا ہوگا اور اس کے دل میں زندگی کی روح پھونکی جائیگی اور وہ زندگی دوسروں میں سرایت کرے گی۔ یاد رہے کہ صُور کا لفظ ہمیشہ عظیم الشان تبدیلیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ گویا جب خدا تعالیٰ اپنی مخلوقات کو ایک صورت سے منتقل کر کے دوسری صورت میں لاتا ہے تو اس تغیّر صُور کے وقت کو نفخ صُور سے تعبیر کرتے ہیں"۔(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۱۱)

۵...... "نفخ حقیقت میں دو قسم پر ہے۔ ایک نفخ اضلال اور ایک نفخ ہدایت۔ جیسا کہ اس آیت میں اس کی طرف اشارہ ہے 'و نفخ فی الصور...... الخ'۔ یہ آیتیں ذوالوجوہ ہیں۔ قیامت سے بھی تعلق رکھتی ہیں اور اس عالم سے بھی"۔(شہادت القرآن روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۲۱)

۶...... "خدا تعالیٰ کی آواز تو ہمیشہ آتی ہے مگر مرُدوں کی نہیں آتی۔ اگر کہیں کسی مرُدے کی آواز آتی ہے تو خدا تعالیٰ کی معرفت یعنی خدا تعالیٰ کوئی خبر ان کے متعلق دے دیتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ کوئی ہو خواہ نبی ہو یا صدیق یہ حال ہے کہ آں را خبر شد خبر ش باز نیامد۔ اللہ تعالیٰ ان کے درمیان اور اہل و عیال کے درمیان ایک حجاب رکھ دیتا ہے۔ وہ سب تعلق قطع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے فرمایا فلا انساب بینھم". (الحکم جلد ۶ نمبر ۲۹ مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۰۲ء - بحوالہ تفسیر سورۃ مریم تا سورۃ عنکبوت از حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۲۴۱)

۷...... "انہی دنوں میں آسمانی قرنا اپنا کام دکھلائے گی اور تمام قومیں ایک ہی مذہب پر جمع کی جائیں گی۔ بجز اُن ردّی طبیعتوں کے جو آسمانی دعوت کے لائق نہیں۔ یہ خبر قرآن شریف میں لکھی ہے۔ مسیح موعود کے ظہور کی طرف اشارہ ہے"۔(لیکچر سیالکوٹ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۲۱۱)

۸...... **"اسی اثناء میں آسمان سے ایک صور پھونکی جائے گی یعنی خدا تعالیٰ مسیح موعودؑ کو بھیج کر اشاعت دین کے لئے ایک تجلّی فرمائے گا۔ تب دین اسلام کی طرف ہر ایک ملک میں سعید الفطرت لوگوں کو ایک رغبت پیدا ہو جائے گی۔ اور جس حد تک خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے تمام زمین کے سعید لوگوں کو اسلام پر جمع کرے گا۔ تب آخر ہوگا"**۔(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۹)

دجال اور یاجوج ماجوج کا بحر و بر پر تو قبضہ تھا ہی اب فضاؤں اور خلا پر بھی کمند ڈال دی گئی ہے۔ سیٹلائٹ کے ذریعہ روئے زمین کے ذرائع ابلاغ پر غلبہ حاصل کر لیا گیا ہے۔ دین و دنیا میں فساد پیدا کر دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مناجات کو قبول فرمایا اور ایم ٹی اے کا اجرا ہو گیا۔ الحمد للہ۔ آنحضرت ﷺ نے دجّال کے ظہور سے اپنی امت کو خبردار کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ اس کا مقابلہ تدبیر سے بہت مشکل ہوگا البتہ مسیح موعود اور ان کے ساتھیوں کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہوئے دجّال کو ہلاک کر دے گا۔(مسلم کتاب فتن باب ذکر الدجال)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۹۸۴ء میں ہجرت فرمائی اور تثلیث اور دہریت کے گڑھ میں قیام پذیر ہوئے۔ بتدریج حالات میں خوشگوار تبدیلی ہونی شروع ہوئی اور آج ایم ٹی اے جیسی عظیم الشان نعمت سے احمدیوں کو سرفراز فرما دیا گیا ہے۔ شب و روز توحید، رسالت، قرآن، اسلام، احمدیت اور حق و صداقت کا نور ہر سو پھیل رہا ہے۔ ۱۶۰ ممالک میں احمدیت کا جھنڈا گاڑا جا چکا ہے۔ عالمی وحدت کا بیج جو آج سے قریباً ایک صدی قبل بویا گیا تھا اب ایک خوشنما سایہ دار اور ثمر آور درخت بن چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی فتح ہو چکی ہے۔ مخالفین احمدیت میں اب علمی اور روحانی مقابلہ کی تاب نہیں۔ وہ ملکی قانون اور آئین میں ترمیم کروا کر اپنی شکست کا سیاہ داغ مٹانا چاہتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے دئے گئے مختلف چیلنج خصوصاً دعوت مباہلہ تلوار بن کر ان کے سروں پر لٹک رہے ہیں۔ علماء سوٗ بہانہ سازی اور کذب بیانی سے راہ فرار اختیار کر چکے ہیں۔

ایم ٹی اے نے ثابت کر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو وعدہ فرمایا تھا کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا" برحق تھا۔ برکات خلافت بارش کی طرح نازل ہو رہی ہیں۔ درس قرآن، خطبات جمعہ، سوال و جواب کی محافل، مختلف ممالک کے سالانہ جلسوں کی کارروائی اور حضرت خلیفۃ المسیح کی تقاریر اور مجالس شوریٰ سے خطابات، بچوں کے پروگرام، علماء کی تقاریر، درس حدیث اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ورزشی مقابلہ جات، مختلف دینی اجتماعات، دنیا کی آٹھ بڑی زبانوں میں پروگرام اور تراجم، نظم و نثر کے پروگرام چوبیس گھنٹے جاری رہتے ہیں۔ ہر ملک میں بسنے والوں کی بلکہ ہر گھر کی سہولت کے وقت کے مطابق پروگرام، لقاء مع العرب، مختلف ممالک کی سیر گاہیں اور قابل دید مقامات کی سیر، غرض ہر ذوق سلیم کی تسکین کے سامان پیدا کر دئے گئے ہیں۔ یہ آسمانی قرنا ہے جو سعادت مندوں کے قلوب پر تجلّی کر رہی ہے۔ یہ نفخ صور ہے جس سے مردہ زندہ ہو رہے ہیں۔ یہ ایم ٹی اے ہے جس سے احمدیت کی فتح کے ترانے گائے جاتے ہیں۔ الحمد للہ۔

☆......☆......☆

انگریزی ترجمہ قرآن مجید

انگریزی ترجمہ قرآن مجید از حضرت مولوی شیر علی صاحب رضی اللہ عنہ جو ایک عرصہ سے نایاب تھا اب خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔ اس ایڈیشن میں ایک مفید ضمیمہ بھی منسلک ہے جس میں بعض اہم آیات کا متبادل ترجمہ اور ضروری نوٹس شامل کئے گئے ہیں۔ اس کے حصول کے لئے اپنے ملک کے مرکزی مشن سے رابطہ کریں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas Ahmad Khan

204 Merton Road London SW18 5SW

Tel: 0181-333-0921 \ 0181-448-2156

Fax: 0181-871-9398

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم اور دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں- اردو یا انگریزی کے علاوہ دیگر زبانوں میں رسائل بھجوانے والوں سے درخواست ہے کہ براہ کرم اہم مضامین اور اعلانات کا خلاصہ اردو یا انگریزی میں بھی ارسال فرمایا کریں- اپنے رسائل ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

"الفضل ڈائجسٹ" کے بارے میں آپ اپنے تاثرات اب e-mail کے ذریعے بھی ارسال کرسکتے ہیں:

mahmud@btinternet.com

وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم

۱۹۵۳ء کا سال وہ تھا جب قیام پاکستان کے بعد پہلی مرتبہ شر پسند مُلّاؤں کی فتنہ فساد کی بھڑکائی ہوئی آگ کے باعث ملک میں پہلی مرتبہ مارشل لاء کا نفاذ ہوا- دراصل فسادات بھی حکومت ہی کے بعض اعلیٰ اور ذمہ دار افراد کے ایماء پر ان کی ذاتی اغراض پورا کرنے کے لئے شروع کئے گئے تھے- اُس وقت پنجاب بھر میں احمدیوں کی جائیدادوں کو لوٹا جا رہا تھا اور انہیں شہید کیا جا رہا تھا- جب بظاہر یہ نظر آتا تھا کہ کم از کم لاہور میں تو شائد کوئی احمدی بھی زندہ نہیں بچے گا، ایسے میں حضرت مصلح موعودؓ نے ربوہ سے ایک پُر جلال اعلان فرمایا جو اخبار "فاروق" لاہور میں ۴؍مارچ ۵۳ء کو شائع ہوا- حضورؓ نے فرمایا:-

"انشاء اللہ فتح ہماری ہوگی- کیا آپ نے گزشتہ چالیس سال میں کبھی دیکھا کہ خدا نے مجھے چھوڑ دیا؟ تو کیا اب وہ مجھے چھوڑ دے گا؟ ساری دنیا مجھے چھوڑ دے مگر وہ انشاء اللہ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا- سمجھ لو! کہ وہ میری مدد کو آرہا ہے وہ میرے پاس ہے اور مجھ میں ہے- خطرات ہیں اور بہت ہیں مگر اس کی مدد سے سب دور ہو جائیں گے"-

حضورؓ کی اس پیشگوئی کو ابھی چند دن بھی نہ گزرے تھے کہ ۶؍مارچ ۵۳ء کو لاہور میں مارشل لاء نافذ ہوگیا اور معاندین احمدیت کے منصوبے خاکستر ہوگئے اور وہ گرفتاریوں سے بچنے کے لئے جگہ جگہ چھپنے لگے- یوں حضرت مصلح موعودؓ کا یہ اعلان جو الٰہی تصرف سے آپؓ کی زبان پر جاری ہوا تھا لفظ بلفظ پورا ہوا-

ان دنوں روزنامہ "الفضل" محترم شیخ روشن دین تنویر صاحب کی ادارت میں لاہور سے شائع ہوتا تھا اور مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نائب مدیر تھے جن کے قلم سے حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں ایک واقعہ ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا فروری ۹۸ء کی زینت ہے- وہ بیان کرتے ہیں کہ مارشل لاء کے نفاذ کے چند ہی دن بعد حضرت مصلح موعودؓ نے "الفضل" کے ایک اداریے پر شدید ناراضگی کا اظہار فرماتے ہوئے الفضل کے سارے سٹاف کو معطل کرکے اگلی صبح سے پہلے پہلے ربوہ پہنچنے کا حکم دیا- ہم استغفار کرتے ہوئے ربوہ جانے کی تیاری کرنے لگے- مارشل لاء کے نفاذ کے بعد لاہور سے باہر جانے کے تمام راستے بند تھے چنانچہ اجازت نامے حاصل کئے گئے اور رات کی ٹرین میں سوار ہوکر صبح ربوہ پہنچ گئے- جب حضورؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؓ نے ناراضگی سے پوچھا "تنویر صاحب! آپ نے اتنا سخت مضمون کیاں لکھا؟ کیا آپ کو اور آپ کے عملہ کو علم نہیں کہ جماعت کی پالیسی کیا ہے؟ اس کی وجہ سے اگر جماعت کو کوئی نقصان پہنچا تو کون ذمہ دار ہوگا؟"

تنویر صاحب نے سب کی طرف سے معافی چاہی اور کچھ دیر بعد ڈرتے ڈرتے یہ بھی عرض کیا کہ مخالفین تو دن رات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور احمدیت کے متعلق اتنی بدزبانی کرتے ہیں کہ ہمارا خون کھولنے لگتا ہے، اسی حالت میں میری قلم سے کچھ سخت الفاظ نکل گئے اور میں صدق دل سے معافی کی درخواست کرتا ہوں- یہ سن کر حضورؓ کے چہرہ پر ہلکا سا تبسم ظاہر ہوا اور حضورؓ نے فرمایا خیر جو غلطی آپ سے ہوگئی وہ تو ہوگئی، آئندہ اپنے غصے کو قابو میں رکھا کریں...... میری اطلاع کے مطابق آپ لوگوں کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوچکے تھے، اگر میں آپ کو معطل نہ کرتا اور فوری طور پر ربوہ پہنچنے کا حکم نہ دیتا تو آپ اس وقت حوالات میں پہنچ چکے ہوتے- اطلاع یہ ہے کہ حکومت پنجاب اخبار "زمیندار" کو بند کر رہی ہے اور اپنے خیال میں توازن برقرار رکھنے کی خاطر "الفضل" کی اشاعت پر بھی پابندی عائد کر رہی ہے- اس لئے آپ لوگ جلد کراچی روانہ ہو جائیں اور وہاں جاکر پندرہ روزہ "المصلح" کو سنبھال لیں اور اس کو روزنامہ بنانے کی اجازت لیں تاکہ احمدی جماعتوں سے ہمارا رابطہ قائم رہے-

حضورؓ کے ارشاد نے ہماری آنکھیں کھول دیں اور ہمارے قلوب روحانی لذت محسوس کرتے ہوئے اس یقین سے بھر گئے کہ واقعی پیشگوئی مصلح موعود کے عین مطابق "خدا کا سایہ" حضورؓ کے سر پر ہے-

-......☆......☆......☆......-

حضرت مصلح موعودؓ اور قبولیتِ دعا

ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" کینیڈا کے فروری ۹۸ء کے شمارہ میں مکرم مولوی عبدالرحمٰن دہلوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ دہلی کے مکرم ماسٹر محمد حسن آسان صاحب، جو مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب کے والد محترم تھے، سرکاری دفتر سے فارغ ہوتے تو سارا وقت تبلیغ میں صرف کردیتے یا جماعتی کاموں میں جُتے رہتے- اُن کی ایک صاحبزادی اچانک بیمار ہوگئیں- ڈاکٹروں نے بتایا کہ تپدق ہوگئی ہے اور اس درجہ پر ہے کہ مریضہ لاعلاج ہے- تاہم مکرم ماسٹر صاحب نے علاج جاری رکھا اور حضرت مصلح موعودؓ کی خدمت میں تفصیلی خط لکھ کر دعا کی درخواست کی- حضورؓ کا جواب آیا "میں نے دعا کی ہے اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے گا"-

چند دنوں کے بعد مکرم ماسٹر صاحب نے محسوس کیا کہ مریضہ رُوبصحت ہے چنانچہ وہ اُسے ڈاکٹر کے پاس لے گئے- ڈاکٹر نے طبّی معائنہ کیا اور ایکسرے لئے تو کہا کہ ماسٹر صاحب! آپ غلطی سے اپنی دوسری بیٹی لے آئے ہیں، اس کو تو تپدق نہیں ہے- ماسٹر صاحب نے اصرار کیا کہ یہ وہی بچی ہے جس کا ریکارڈ بھی موجود ہے- ڈاکٹر نے دوبارہ تفصیلی معائنہ کیا اور کہا کہ رپورٹ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اس بچی کو کبھی تپ دق ہوئی ہی نہیں-

-......☆......☆......☆......-

محترم محمد برکات الٰہی جنجوعہ صاحب

محترم برکات الٰہی جنجوعہ صاحب ۲۲؍اکتوبر ۳۶ء کو پیدا ہوئے اور ۹؍ستمبر ۹۷ء کو کینسر کے مرض میں کچھ عرصہ مبتلا رہنے کے بعد وفات پاگئے- آپ کے والد حضرت ماسٹر نور الٰہی صاحبؓ جنجوعہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے اولین اساتذہ کرام میں سے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کے صحابی تھے- آپ کی والدہ بھی صحابیہ اور ایک صحابی کی بیٹی تھیں- چنانچہ آپ کے بزرگوں کی پاکیزہ صحبت کا آپ پر گہرا اثر تھا- آپ دین کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہے- قرآن کریم اور کتب سلسلہ کا مطالعہ بہت وسیع تھا- آپ جماعت احمدیہ مانٹریال کے سالہاسال تک صدر بھی رہے اور آپ نے مانٹریال میں علمی مذاکرات کا سلسلہ بھی شروع کیا تھا جس میں یونیورسٹی کے پروفیسروں کے علاوہ صاحب ذوق اور علم دوست احباب کثرت سے شریک ہوتے تھے- آپ کا مختصر ذکر خیر مکرم عبداللطیف چودھری صاحب کے قلم سے ماہنامہ "احمدیہ گزٹ" فروری ۹۸ء میں شامل اشاعت ہے-

-......☆......☆......☆......-

ایک موجد کی کہانی

ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" فروری ۹۸ء میں مکرم نجم الاعلیٰ ثاقب صاحب ٹیلیویژن کے موجد جان لوئی بیئرڈ کی کہانی بیان کرتے ہیں جو ۱۸۸۸ء میں ایک درزی کے ہاں پیدا ہوا- سائنس میں ڈگری کرنے کے بعد ایک انجینئرنگ کمپنی میں ملازم ہوگیا لیکن جلد ہی ملازمت ترک کرکے کوئی نئی چیز بنانے کے بارے میں سوچنے لگا- پہلے اس نے کاربن کی سلاخوں کو بجلی کی مدد سے توڑ کر ہیرا بنانے کی کوشش کی لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی- چونکہ اسے سردی بہت لگتی تھی اس لئے اُس نے گرم جرابیں بنانے کی بھی کوشش کی جس میں کچھ کامیابی ہوئی لیکن وہ سردی سے بیمار پڑ گیا اور ٹرینیڈاڈ چلا گیا- وہاں اُس نے جام بناکر بیچنے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی- پھر اُس نے کھاد اور صابن بیچ کر گزارا کرنا چاہا لیکن اس کام میں محنت بہت تھی- اُس نے جوتوں کے ایسے تلے بنانے کی کوشش بھی کی جن میں ہوا بھری ہو اور وہ نرم اور گرم ہوں لیکن ناکام ہوا- ۳۵ سال کی عمر میں اسے خیال آیا کہ کیوں نہ ریڈیو کے ساتھ تصویر بھی ہو؟ اس نے کباڑ خانے سے پرانی چیزیں خریدیں اور ایک ایسی مشین بنالی جو کسی چیز کی تصویر ایک سفید کاغذ پر بنا سکتی تھی- پھر اس نے اخبارات میں بہتر مشین بنانے کے لئے عطیہ کی درخواست کی تو ایک وائرلیس ڈیلر نے اسے دو سو شلنگ دیدیئے- ایک دن جب تجربہ کرتے ہوئے اس نے بیٹریاں جوڑ کر دو ہزار وولٹ کا کرنٹ پیدا کیا تو غلطی سے ننگی تاروں کو چھو لیا- بڑی مشکل سے اسکی زندگی بچ گئی لیکن اس کی حرکتوں کو دیکھ کر مالک مکان نے کمرہ خالی کروالیا- تب وہ لندن چلا آیا- یہاں ایک بڑے سٹور کے مالک نے اسے ۲۵ شلنگ فی ہفتہ پر ملازم رکھ لیا تاکہ وہ ہر روز اس کی دکان پر آکر اپنی مشین سے تماشا دکھایا کرے- پھر تجربات کرتے کرتے ۲؍اکتوبر ۱۹۲۵ء کو بیئرڈ ایک مجسّمے کی شکل کو صاف طور پر اپنی مشین پر لانے میں کامیاب ہوگیا- ۱۹۲۹ء میں BBC نے پہلا TV پروگرام نشر کیا لیکن ۱۹۳۷ء میں BBC نے بیئرڈ کی بجائے ایک اور کمپنی سے معاہدہ کرلیا- اور اس طرح بیئرڈ ۱۹۴۶ء میں زخمی دل کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوگیا-

-......☆......☆......☆......-

صوفی ازم!!

ماہنامہ "نوائے ظفر" نیویارک کے فروری ۹۸ء کے شمارہ میں جماعت احمدیہ امریکہ کے جنرل سیکرٹری کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خط کا ایک حصہ شائع کیا گیا ہے جس میں حضور انور نے صوفی ازم کے بارے میں فرمایا کہ صوفی ازم کے مطالعہ کی کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ ایک احمقانہ نظریہ ہے اور اس کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں اسلام سے دوری کا اندیشہ ہے کیونکہ اسلام کا اس قسم کے صوفی ازم سے کوئی تعلق نہیں ہے-

-......☆......☆......☆......-

اعزازات

☆ مکرم شفقت اللہ خان صاحب کو بہاؤالدین زکریا کانووکیشن میں گورنر پنجاب نے 92-91ء میں B.Sc میں اول آنے پر گولڈ میڈل دیا-

☆ انٹرنیشنل بائیوگرافیکل سنٹر کیمبرج (انگلینڈ) نے محترمہ پروفیسر ڈاکٹر محمودہ مبشر صاحبہ کو پبلک ہیلتھ میں اپنی قائدانہ صلاحیتوں اور منفرد کامیابیوں کی بدولت گرانقدر خدمات سرانجام دینے پر 98-97ء کی عظیم بین الاقوامی شخصیات میں شامل کیا ہے-

-......☆......☆......☆......-

امرِ معروف کو تعویذ بناؤ جاں کا
بیکسوں کے لئے تم عقدہ کشا ہو جاؤ
دمِ عیسٰی سے بھی بڑھ کر ہو دعاؤں میں اثر
یدِ بیضا بنو موسیٰ کا عصا ہو جاؤ
(کلام محمود)

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

19/06/98 - 25/06/98

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced After Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone or Fax +44 181 874 8344

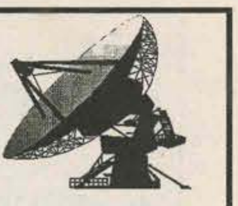

Friday 19th June 1998
22 Safar

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.50 Children's Corner: Let's Learn Salat with Imam Sahib, No. 13
01.15 Liqa Ma'al Arab: Session No.250
02.25 Quiz Programme: 'History of Ahmadiyyat' Part No. 45
03.05 Urdu Class - Lesson 224 (R) Rec. 15/11/96
04.20 Learning Dutch: No. 16, Part 2
04.50 Homoeopathy Class - No.136 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.35 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No. 13
07.00 Pushto Item: Dars ul Hadith
07.10 An introduction to an inteligent student: 'Amtul Sabour'.
07.45 From the Archives: Speech by Maulana Jaleel Uddin Sahib, J/S Rabwah, 1965
08.45 Liqa Ma'al Arab: No. 250 (R)
10.00 Urdu Class - Lesson No. 224 (R)
11.10 Computers for Everyone, Part 64
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.45 Nazms, Darood Shareef.
13.00 Friday Sermon by Huzoor.
14.05 Bengali Service: Q/A Session (N) Rec. 22/03/98
14.35 Rencontre Avec Les Francophones Rec. 15/06/98
15.50 Liqaa Ma'al Arab: (New)
16.50 Friday Sermon by Huzoor (R)
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.25 Urdu Class (New) Rec. 17/06/98
19.35 German Service: Wilkommen in Deutschland, more......
20.35 Children's Corner with Huzur Class No. 89, Part 1
21.05 Medical Matters: A talk about Fazl-e-Omar Hospital.
21.35 Friday Sermon (R)
22.45 Rencontre Avec Les Francophones Rec. 15/06/98

Saturday 20th June 1998
23 Safar

00.05 Tilawat, Dars Hadith, News
00.30 Children's Class with Huzoor Class No. 89, Part 1 (R)
01.00 Liqa Ma'al Arab, Rec. 16/06/98
02.05 Friday Sermon (R)
03.10 Urdu Class (New) Rec. 17/06/98
04.15 Computers For Everyone, Pt 64
04.55 Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat of French speaking guests with Huzoor. Rec. 15/06/98 (R)
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner: with Huzoor Class 89, Part 1
07.30 Saraiky Programme Mulaqat with Huzoor. Rec. 06/01/98
08.35 Medical Matters: A talk about the Fazl-E-Omar Hospital.
09.05 Liqa Ma'al Arab Rec. 16/06/98
10.10 Urdu Class (New) Rec. 17/06/98
11.35 Documentary: Photography, Pt 5
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Swedish: Lesson No. 21
12.50 Indonesian Hour: Indonesia in miniature model, more....
14.00 Bengali Programme: Address to Daiyaan Illah workshop, more....
15.00 Children's Mulaqat with Imam Sahib Rec 20/06/98
16.15 Liqa Ma'al Arab (New) Rec. 17/06/98
17.20 Tafsir ul Kabir: by M. Adilbi Sb
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Session No. 225 Rec. 16/11/97
19.30 German Service: Sport - Volleyball Turnier, more.....
20.40 Children's Corner: Quran -e- Karim Quiz, Part 11 (Rabwah)
21.00 Q/A Session with Huzoor. Rec. 30/05/95
22.30 Children's Class. Rec. 20/06/98 With Imam Sahib
23.35 Learning Swedish, No. 21

Sunday 21st June 1998
24 Safar

00.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News
01.00 Children's Corner: Quran -e- Karim Quiz, Part 11 (Rabwah)
01.20 Liqa Ma'al Arab Rec. 17/06/98
02.30 MTA Variety: Speech by Mubarak Zaffar Sb from Jalsa Salana, Norway, 1996.
03.00 Urdu Class: Session No. 225
04.20 Learning Swedish - Lesson 21
04.50 Children's Class with Imam Sahib Rec. 20/06/98 (R)
06.05 Tilawat, Seerat un Nabi, News.
07.00 Children's Corner: Quran -e- Karim Quiz, Pt 11 (Rabwah)
07.20 Friday Sermon by Huzoor
08.25 Q/A Session with Huzoor Rec. 30/05/98
09.55 Liqa Ma'al Arab. Rec. 17/06/98
10.50 Urdu Class: Session No. 225 Rec. 16/11/96
12.05 Tilawat, News
12.30 Learning Chinese, Lesson No. 85
13.00 Indonesian Hour: Speech by Maulvi M. Islam Sb, J/S 1997.
14.05 Bengali Service: A sitting with a new Ahmadi couple, more....
15.05 Mulaqat with Huzoor With English speaking guests
16.10 Liqa Ma'al Arab, Rec. 18/06/98
17.15 Albanian Programme: Q/A with Huzoor, Germany. Rec. 20/08/97
18.05 Tilawat, Seerat un Nabi
18.40 Urdu Class: Session No. 226 Rec. 17/11/96
19.45 German Service: Ihre Fragen, Buch Gottes.
20.40 Children's Corner: Children's Workshop No. 4
21.15 Dars-Ul-Quran: No. 21 (1997) With Huzoor. Rec. 03/02/97
22.45 MTA Variety: Discussion Hua Mein Teray Fazlon Ka Munadi
23.30 Learning Chinese, Lesson No. 85

Monday 22nd June 1998
25 Safar

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.35 Children's Corner: Children's Workshop, No. 4
01.10 Liqa Ma'al Arab Rec. 18/06/98
02.15 MTA USA: Seekers of the Truth
03.20 Urdu Class: Session No. 226 Rec. 17/11/96
04.25 Learning Chinese, Lesson No. 85
04.50 Mulaqat with Huzoor With English speaking guests
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.45 Children's Corner: Workshop, No. 4
07.20 Dars-ul-Quran: No. 21 (1997) By Huzoor. Rec. 03/02/97
09.00 Liqa Ma'al Arab, Rec. 18/06/98
10.05 Urdu Class: Session No. 226 Rec. 17/11/96
11.10 Sports: Ringh Final, 1997
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Norwegian - Lesson 61
13.05 Indonesian Hour: Quiz Basyasat.
14.00 Bengali Programme: A member of the New York Jamat, More...
15.05 Homeopathy Class with Huzoor, Class No. 137. Rec. 08/01/96
16.05 Liqa Ma'al Arab: No. 251 Rec. 19/02/97
17.10 Turkish Programme: 'Turkishe Presseschou'.
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.25 Urdu Class; Session No. 227 Children's Quran-
19.30 German Service:
20.30 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 89, Part 2
21.05 Rohani Khazaine:
21.30 MTA Variety: A talk about Umme Nasir Sayyedah Mahmoodah Begum Sahiba
21.55 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson 137 (R)
22.55 Learning Norwegian, No. 61
23.25 MTA Variety: Speech Contest.

Tuesday 23rd June 1998
26 Safar

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.45 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 89 part 2 (R)
01.15 Liqa Ma'al Arab Session No. 251
02.20 Sports: Ringh Final, 1997.
02.50 Urdu Class: (R) No. 227 Rec. 22/11/96
03.55 Learning Norwegian - No. 61
04.25 MTA Variety: Speech.
05.00 Homoeopathy Class With Huzoor - Lesson No. 137
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.50 Children's Corner - Mulaqat With Huzoor, Class 89, Part 2
07.20 Pushto Programme: Friday Sermon of Huzoor, Rec. 20/12/96
08.30 Roohani Khazaine:
08.50 Liqa Ma'al Arab - No. 251 Rec. 19/02/97 (R)
10.05 Urdu Class - (R) Lesson No. 227
11.10 Medical Matters: Host, Dr. S.A. Mubashir Sahib
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning French, Lesson No. 8
13.10 Indonesian Hour: Friday Sermon of 30/05/97 by Huzoor
14.10 Bengali Service: Quiz, more...
15.15 Tarjumatul Quran Class with Huzoor
16.20 Liqa Ma'al Arab (R) - Session No. 252 Rec. 24/02/97
17.20 Norwegian Programme: A Contemporary Issue, Book No.16
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.30 Urdu Class: Lesson No. 228
19.35 German Service:
20.35 Children's Corner : With Imam Sahib, Let's Learn Salat No. 14
21.00 M.T.A. Variety: The life of Seerat Sahba Hadhrat Masih-E-Maud (A.S.)
21.35 Around The Globe - Hamari Kaenat No. 130
22.00 Tarjumatul Quran Class with Huzoor.
23.05 Learning French: Lesson No. 8
23.40 Hikayat- e - Shereen

Wednesday 24th June 1998
27 Safar

00.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
00.45 Children's Corner : Let's Learn Salat, Lesson No. 14
01:15 Liqa Ma'al Arab, No. 252
02.15 Medical Matters (R) Host: Dr. S.A. Mobashir Sahib
02.55 Urdu Class: Class No. 228 Rec. 23/11/96 (R)
04.00 Learning French: Lesson No. 8
04.35 Hikayat - e - Shereen.
04.50 Tarjumatul Quran Class With Huzoor
06.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
06.45 Children's Corner: Let's Learn Salat, No. 14
07.15 Swahili Programme: Muzakhrah Part 2.
08.10 Around The Globe -Hamari Kaenat No. 130
08.35 M.T.A Variety: Speech (R)
09.10 Liqa Ma'al Arab, No. 252 Rec. 24/02/97 (R)
10.10 Urdu Class: Lesson No. 228 Rec. 23/11/96 (R)
10.15 MTA Variety: Host; Masood Ahmad Khan Sahib.
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Turkish, Lesson No. 4
13.05 Indonesian Hour: Perbincangan Homeopathy, Quiz.
14.00 Bengali Service: Friday Sermon of 19/12/97 by Huzoor.
15.05 Tarjumatul Quran Class with Huzoor.
16.10 Liqa Ma'al Arab, No. 253 Rec. 25/02/97
17.20 French Programme: Children's Class from Belgium, Part 3
18.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat
18.30 Urdu Class, Lesson No. 229 Rec. 24/11/96
19.35 German Service:
20.35 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor, No. 90, part 1
21.05 Al-Maidah
21.20 MTA Lifestyle: Perahan
21.55 Tarjumatul Quran class with Huzoor.
23.00 Learning Languages: Learning Turkish, Lesson No. 4
23.30 MTA Variety: A speech by Haidar Ali Zaffar Sb.

Thursday 25th June 1998
28 Safar

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
00.30 Children's Corner - Mulaqat with Huzoor. (R) No. 90 Part 1
01.00 Liqa Ma'al Arab, No. 253 Rec. 25/02/97
02.10 Canadian Desk: Tech Talk, No. 7
02.45 Urdu Class, Lesson No. 229 Rec. 24/11/96
03.55 Learning Languages: Learning Turkish, Lesson No. 4
04.25 MTA Variety: Masood Ahmad Khan Dehlvi Sahib.
04.50 Tarjumatul Quran Class with Huzoor
06.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
06.30 Children's Corner: Mulaqat with Huzoor (R) No. 90, part 1.
07.00 Sindhi Programme: Friday Sermon of 29/03/96 by Huzoor
08.15 MTA Lifestyle: Perahan
08.45 Liqa Ma'al Arab, Session No. 253, Rec. 25/02/97
09.50 Urdu Class, Lesson No. 229 Rec. 24/11/96
11.05 Quiz - History of Ahmadiyyat Part No. 46
11.40 Durre Sameen - Correct Pronunciation of Nazms
12.05 Tilawat, News
12.35 Learning Dutch Lesson No. 17 Part 1
13.05 Indonesian Hour:
14.10 Bengali Service: Q/A Session with Huzor Rec. 03/08/97
15.20 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 138, Rec. 09/01/96
16.25 Liqa Ma'al Arab, Session No. 254. Rec. 26/02/97
17.30 Bosnian Programme: Answering allegations about Ahmadiyyat Presented by Ibrahim Sahib.
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class, Lesson No. 230 Rec. 06/12/96
19.35 German Service:
20.35 Children's Corner: Let's Learn Salat, No. 15
21.00 From The Archives: Tabarrukat
22.10 Homoeopathy Class with Huzoor Class No. 138. Rec. 09/01/96
23.15 Leraning Languages Dutch. Learning Dutch, No. 17, Part 1

Translations for Huzur's Programmes are available on following Audio frequencies:

English: 7.02mhz;
Arabic: 7.20mhz;
Bengali: 7.38mhz;
French: 7.56mhz;
German: 7.74mhz;
Indonesian/Russian: 7.92mhz;
Turkish: 8.10mhz.

Prepared by: MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (0181) 870 8517

Fax: (0181) 870 1095

Vol. 5 Friday, June 19, 1998 No. 25

بقیہ رپورٹ دورہ جرمنی از صفحہ ۲

احمدیوں کی اکثریت ہے وہاں بھی کبھی غیر احمدیوں کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا-

☆ اسلامی پردے پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ عورتیں جب پردہ اتار دیتی ہیں تو پھر Cosmetics استعمال کرتی ہیں اور اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ مردوں کو متوجہ کیا جائے- حالانکہ اگر وہ صرف خاوندوں کے لئے ایسا کرتی ہیں تو پھر اپنا بناؤ سنگھار وہ گھروں میں ہی کر سکتی ہیں- لیکن وہ تو بازار جاتے ہوئے سنور کر نکلتی ہیں - جبکہ مرد ایسا نہیں کرتے...... اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ جب عورتیں بن سنور کر باہر نکلتی ہیں تو معاشرہ خراب ہونے لگتا ہے-...... پھر ایڈز کا مسئلہ بھی اسی وجہ سے ہے اور آپ کسی ایک مسئلے کو دوسرے سے علیحدہ نہیں کر سکتے-

حضور نے فرمایا کہ مردوں کو بھی حکم ہے کہ وہ اپنی نظروں کی حفاظت کریں- یہ مساوات ہے مردوں اور عورتوں میں- اگر مرد ایسا نہیں کریں گے تو خدا کی نظر میں قابل سزا ٹھہریں گے- یہ ایک عمومی جواب ہے- لیکن اب میں خاص طور پر پردے کے بارے میں کچھ بیان کرتا ہوں-

حضور نے فرمایا کہ یہ پردہ جو آپ کے خیال میں اسلامی پردہ ہے، وہ اسلامی پردہ نہیں ہے- عورتوں کو تمام صحتمندانہ معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی اجازت ہے- حتّٰی کہ اسلامی جنگوں میں مسلم خواتین بغیر کسی پردے کے شامل ہوئیں- آج بھی احمدی عورتیں ڈاکٹر، نرس اور پروفیسر ہیں اور وہ اپنی ڈیوٹی کے دوران پردہ نہیں کر سکتیں- اسلام اس چیز سے منع نہیں کرتا بلکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ خود کو باوقار طور پر ملبوس رکھو تاکہ مردوں کی بدنظری سے محفوظ رہ سکو-

حضور نے مزید فرمایا کہ اسلام سر ڈھانکنے کو پسند کرتا ہے اور یہی بات آپ کو ابتدائی عیسائیت میں بھی نظر آئے گی- اس زمانے کی تصاویر دیکھیں- یہ اس لئے ہے کیونکہ عورت کے بال اس کے حسن کا حصہ ہیں اور یہ بات پسندیدہ ہے کہ انہیں پردے میں رکھا جائے-

☆ غیر شادی شدہ عورتوں کے علیحدہ آزاد رہنے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسلام اس کو پسند نہیں کرتا- جو عورتیں اپنی عمر کو پہنچ جاتی ہیں انہیں شادی کر لینی چاہئے کیونکہ جب تک ان کے پاس حسن ہوتا ہے وہ مختلف مردوں کے ساتھ Dating کرتی رہتی ہیں اور جب یہ حسن ختم ہو جاتا ہے تو مرد اُن سے نظریں چرا لیتے ہیں- لیکن دراصل اس بات کو اسلام کی نگاہ سے یوں دیکھیں کہ وہ مرد جو کسی عورت کو پسند کرے اس کو کہا گیا ہے کہ وہ اس عورت سے شادی کرلے لیکن آزادی کی راہ کو اسلام نے پسند نہیں کیا-

حضور نے فرمایا کہ یہ بھی اہم بات ہے کہ جس معاشرے میں بھی ایسی آزادی ہوگی اس کا فائدہ صرف مردوں کو ہی پہنچتا ہے، عورتوں کو نہیں- وہ آپ کو آزادی دیتے ہیں کیونکہ وہ آپکی آزادی سے لطف اندوز ہوتے ہیں-...... شادی کے ٹوٹنے کی ایک وجہ وفاداری میں کمی بھی ہے- میرے تجربہ میں ایسے شادی شدہ جوڑے ہیں جو خوش باش زندگی بسر کر رہے ہیں اور ایک دوسرے سے وفادار ہیں اور یہ چیز عمر کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے- لیکن جو لوگ بدکرداری میں پڑ جاتے ہیں وہ کچھ عرصے بعد ہی وفاداری سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں- آپ اپنے معاشرے میں ہی دیکھ لیں کہ جو لوگ شادی سے پہلے کسی اور سے تعلقات قائم نہیں کرتے وہ خوشگوار ترین زندگیوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں-

☆ پاکستان میں لاگو توہین مذہب کے قانون میں سزائے موت دیئے جانے کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ اسلام کسی زبانی جرم کی بدنی سزا نہیں دیتا- اسلام کہتا ہے کہ ہر جرم کا بدلہ برابر ہوگا لیکن اگر تم معاف کر دو یہ بات بہت بہتر ہے-

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم اور آنحضور ﷺ کی زندگی سے ثابت ہے کہ کسی بدزبان کو سزا نہیں دی گئی- آپؐ کی زندگی میں آپ کو انتہائی بدزبانی سے دُکھ دیا گیا- کیا آج کا مُلّا آنحضور ﷺ سے بھی زیادہ قرآن کو سمجھتا ہے؟ نہیں، بلکہ یہ اس کی اپنی اختراع ہے-

☆ خدا پر ایمان لانا کیوں ضروری ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ خدا پر ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے جس طرح ہم حقائق پر یقین رکھتے ہیں- اگر حقائق خدا کی طرف راہنمائی کریں تو ہمیں بھی خدا کو مان لینا چاہئے-

حضور نے فرمایا کہ آنکھ کے نظام کو دیکھئے- کوئی انسانی کیمرہ اس کا متبادل نہیں ہو سکتا- یہ محض ایک مثال ہے اور اسی طرح کی کروڑوں مثالیں ہیں- پس آپ کیوں خالق کے اس ہاتھ کو نہیں دیکھتے جو مخلوق کے ذریعہ ہمیں نظر آ رہا ہے- یہ سوال بہت وسیع جواب چاہتا ہے- اس کے بعد حضور انور نے اپنی تازہ کتاب Revelation, Rationality, Knowledge and Truth کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کتاب میں ایسے زاویوں سے اس سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ کوئی دہریہ، خواہ ایمان لائے یا نہ لائے، ان شواہد کا انکار نہیں کر سکتا- اور وہ شواہد ایسے ہیں جو غیر مسلم دنیا نے اکٹھے کئے ہیں-...... اسکے بعد حضور انور نے مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کو کہا کہ اس کتاب کا جلد جرمن ترجمہ کرنے کیلئے سکالرز کا ایک گروپ تیار کریں لیکن چونکہ اس کام میں ابھی دیر لگے گی اسلئے جو جرمن انگریزی جانتے ہیں وہ براہ راست اس کتاب سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں-

☆ ساٹھ کی دہائی میں جرمن سکولوں میں مخلوط تعلیم کا آغاز کیا گیا تھا لیکن اب دوبارہ لڑکوں اور لڑکیوں کے علیحدہ تعلیمی اداروں کا رجحان ہو رہا ہے- اس بارے میں حضور انور نے اپنی رائے یوں بیان فرمائی کہ میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ طریق تعلیم کے فروغ کے لئے نہایت عمدہ ہے اور بہت سے مسائل جو مخلوط تعلیم کی وجہ سے کلاس کے اندر اور باہر پیدا ہوتے ہیں وہ ختم ہو سکتے ہیں- اکٹھے بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے کی صورت میں پڑھائی کی بجائے ایک دوسرے میں دلچسپی پیدا ہوتی ہے اور بہت سے معاشرتی مسائل جنم لیتے ہیں-

☆ مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان محبت کی شادی کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اسلام میں Arranged Marriages اس طرح نہیں ہیں جس طرح مغرب نے پیش کی ہیں- بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف لڑکی کو تنہا رہ کر اپنا خاوند چننے کی اجازت نہیں ہے بلکہ اس معاملہ میں والدین بھی شامل ہوں گے- کیونکہ بہت سے مرد جس طرح اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، دراصل وہ اُس طرح نہیں ہوتے- وہ دھوکہ دیتے ہیں- بعض لڑکیاں بھی جس طرح خود کو پیش کرتی ہیں وہ بھی اُس طرح نہیں ہوتیں- چنانچہ والدین تھرڈ پارٹی ہیں- اگر تو والدین اپنی لڑکی کا انتخاب مان لیں یا والدین کا انتخاب لڑکی مان لے تو پھر تو کوئی مسئلہ ہی پیدا نہیں ہوتا- لیکن اگر اختلاف ہو جائے تو لڑکی کو بالا اتھارٹیز Higher Authorities تک جانے کی اجازت دی گئی ہے- کئی بار احمدی لڑکیاں بھی مجھے خط لکھتی ہیں اور جب بھی تحقیق کی گئی ہے اکثر معاملہ فوراً حل ہو جاتا ہے- کبھی کبھی آخری فیصلہ مجھ پر بھی چھوڑ دیا جاتا ہے-

☆ ایک دلچسپ سوال میں حضور انور سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے یہ حکمت و دانائی کہاں سے لی ہے کیونکہ اس سے پہلے ہم نے اس طرح جواب دیتے ہوئے کسی کو نہیں دیکھا- حضور انور نے سوال کرنے والے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ حکمت اور چالاکی دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں- غیر متعصب اور دیانتدار ہونا حقیقت پسند ہونے کا متقاضی ہے-

☆ احمدیت کو قائم کرنے کا کیا جواز ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کو ہی معلوم ہے کیونکہ اسی نے اس کی بنیاد رکھی ہے، کسی دوسرے نے نہیں رکھی- اگر ہم سچے ہیں تو ہماری حکمت آپ کو دوسروں کے مقابل پر نمایاں نظر آئے گی اور اگر آپ دیانتداری اور معقولیت کے ساتھ فیصلہ کریں گے تو ہمیشہ یہ فیصلہ احمدیت کے حق میں ہی ہوگا اور دراصل احمدیت اسلام ہی ہے-

☆ جماعت احمدیہ کے مالی نظام کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ ہماری آمد کا راز دو باتوں میں ہے- ایک تو یہ کہ ہر احمدی اپنی آمد کا مخصوص حصہ جماعت کے لئے پیش کرتا ہے- اور جرمنی کی جماعت اپنے فنڈز پر کنٹرول رکھتی ہے جسے حکومت آڈٹ کرواتی ہے اس لئے فراڈ کا کوئی شائبہ نہیں ہو سکتا-

دوسرے یہ کہ ہزاروں احمدی بغیر کسی معاوضہ کے جماعت کے لئے رضاکارانہ خدمات انجام دے رہے ہیں- چونکہ وہ خاموش خدمت بجا لا رہے ہیں- اسلئے دوسروں کو اس کا علم ہی نہیں ہوتا-

اس کے ساتھ ہی یہ کامیاب مجلس سوال و جواب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی-

(باقی آئندہ شمارہ میں)

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ اول

مطلب ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکامات میں سے کسی کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہی مثال جماعت پر چسپاں ہوتی ہے۔ اگر افراد جماعت اس بات سے ڈرتے رہیں کہ ان کے عمل میں کمی کے نتیجہ میں جماعت کو کوئی نقصان نہ پہنچ جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے عمل کی کمزوری کے بد اثر سے جماعت کو محفوظ رکھتا ہے۔ حضور نے سمجھایا کہ مقامی طور پر جو صاحب امر ہوتے ہیں انہیں اپنے دائرہ سے نکل کر حکم دینے کا اختیار نہیں اور اگر وہ کوئی ایسا حکم دیں جو قرآن اور حضرت محمدؐ رسول اللہ کے فرمودات کے دائرہ سے باہر ہو تو اس کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ حضور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اطاعت کے مضمون کے نہایت اہم پہلوؤں کی وضاحت کرتے ہوئے سچی اطاعت کے اثرات و برکات کا بھی ذکر فرمایا اور بتایا کہ اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک سچی لذت اور روشنی کرتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ تم جو مسیح موعود کی جماعت کہلاتے ہو اور صحابہ سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔

☆☆☆☆☆☆☆

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے-